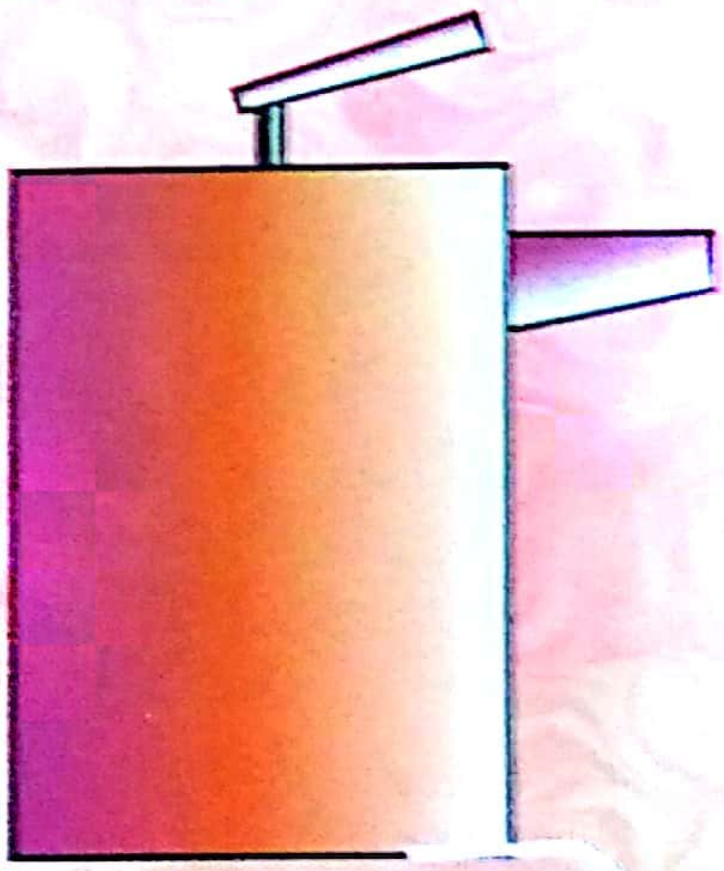
بصیرت افروز تقریریں

محمد نسیم رحمانی سہرساوی



ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

دارالاشاعت دیوبند

Scanned by CamScanner

بصیرت افروز

تقریریں

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

مؤلف

محمد نسیم رحمانی سہرساوی

تقریظ

جانشین حکیم الاسلامؒ حضرت مولانا محمد سالم صاحب

مہتمم وقف دار العلوم دیوبند

ناشر

دار الاشاعت

دیوبند

Scanned by CamScanner

تفصیلات

طباعت کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں!

نام کتاب ..... بصیرت افروز تقریریں

مؤلف ..... محمد نسیم رحمانی سہرساوی

مصحح ..... مقرر شیریں بیاں حضرت مولانا نسیم اختر شاہ قیصر صاحب دامت برکاتہم استاد دار العلوم وقف دیوبند

معاون ..... مولوی محمد سراج الحق صاحب ابن محمد تسلیم صاحب بھگوتی پور رمدھوبنی (بہار)

تعدادِ صفحات ۱۵۲

سن اشاعت ..... اگست ۲۰۰۰ء

کمپیوٹر کتابت ..... یاسر ندیم کمپیوٹرس دیوبند

ناشر

دار الاشاعت دیوبند

Scanned by CamScanner

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
(۱) کلماتِ عالیہ خطیب العصر، جانشین حکیم الاسلام، شیخ طریقت، پیر و مرشد، عارف باللہ، الحاج حضرت مولانا محمد سالم صاحب مدظلہ مہتمم وقف دار العلوم دیوبند	۶
(۲) کلماتِ معتبرہ مقرر شیریں بیاں حضرت مولانا فرید الدین صاحب دامت برکاتہم	۷
(۳) کلماتِ مفیدہ مقرر شعلہ بیاں حضرت مولانا نسیم اختر شاہ قیصر مدظلہ استاذ دار العلوم وقف دیوبند	۸
(۴) التماس، از احقر العباد	۹
(۵) حمد حق جل مجدہٗ	۱۱
(۶) بسم اللہ کی فضیلت	۱۲
(۷) فضائل درود شریف	۱۷
(۸) اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوتی ہے	۲۲
(۹) حفاظتِ خداوندی	۲۹
(۱۰) کلامِ الٰہی کا چیلنج	۳۴
(۱۱) والدین کی اطاعت	۳۷
(۱۲) عدل وانصاف اور سچی شہادت	۴۱
(۱۳) محبت فقط اللہ ہی کیلئے ہو	۴۷
(۱۴) دنیا و آخرت میں ایمان ویقین کی طاقت	۵۱

Scanned by CamScanner

(۱۵) ماہِ محرم الحرام	۶۰
(۱۶) ماہِ رمضان المبارک	۶۵
(۱۷) نعت شریف	۷۰
(۱۸) عید مبارک	۷۱
(۱۹) ماہِ ذی الحجہ	۷۵
(۲۰) حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش اور خانہ کعبہ کی تعمیر	۷۹
(۲۱) مرزا غلام احمد قادیانی کا پردہ فاش	۸۴
(۲۲) بدعتی (احمد رضا خاں)	۸۹
(۲۳) مالداری اور سخاوت	۹۵
(۲۴) جہیز ایک عظیم لعنت ہے	۱۰۰
(۲۵) دیدارِ خیر الوریٰ	۱۰۵
(۲۶) لڑکی کی پیدائش باعثِ رحمت	۱۰۶
(۲۷) اسلام و حقوقِ انسانی	۱۱۱
(۲۸) عیب جوئی	۱۱۶
(۲۹) توبہ و استغفار کی اہمیت	۱۲۰
(۳۰) عیادت کی فضیلت	۱۲۶
(۳۱) انبیاء کرامؑ کی وفات	۱۳۱
(۳۲) سن ہجری	۱۳۶
(۳۳) علماءِ کرام کی فضیلت	۱۴۱
(۳۴) آخری وقت	۱۴۵
(۳۵) دعاء	۱۴۸
(۳۶) مرثیۂ حکیم الاسلام حضرت مولانا وقاری محمد طیب صاحبؒ	۱۵۰

Scanned by CamScanner

انتساب

محترم جناب دادا عابد حسینؒ

اور

مادر علمی دار العلوم (وقف) دیوبند کے نام جس کی
آغوش تربیت میں اس لائق ہوا۔

محمد نسیم رحمانی سہرساوی

Scanned by CamScanner

کلماتِ عالیہ

خطیب العصر جانشین حضرت حکیم الاسلامؒ حضرت مولانا محمد سالم صاحب قاسمی مدظلہ مہتمم وقف دارالعلوم دیوبند

نحمدہ ونصلی.....

عزیز مکرم مولوی محمد نسیم رحمانی سہرساوی سلمہ کی یہ ایک دینی تصنیفی قابل قدر کاوش ہے کہ جس میں عزیز موصوف نے مختلف دینی مبادیات کو جمع کردیا ہے کہ جو انشاء اللہ قاری کے لئے موجب عمل بنے گی اور عوامی افادی حیثیت سے یہ تالیف انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی، اور بہت سی ایسی اعتقادی حقیقت بھی اس رسالہ میں زیر تحریر آگئیں ہیں کہ امید ہے کہ بہت عوامی شبہات کے ازالہ کا باعث ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ مؤلف سلمہ کی ہر مفید کاوش کو قبول عام عطا کرے اور ان کیلئے اسے زادِ آخرت بنائے!

محمد سالم القاسمی
مہتمم وقف دارالعلوم دیوبند
۲۹/۸/۲۰ھ - ۸/۱۲/۹۹ء

Scanned by CamScanner

کلماتِ معتبرہ

مقرر شیریں بیاں حضرت مولانا فرید الدین صاحب

استاذ حدیث وقف دار العلوم دیوبند

عزیزم نسیم احمد سلمہ درجۂ وسطی کا ایک محنتی پابند درس ہونے کے ساتھ تحریر و تقریر کا باذوق طالب علم ہے اور اسی ذوق نے عزیز موصوف کو اس بات پر برانگیختہ کیا کہ افادۂ عامہ کی خاطر احکام و مسائل پر مشتمل مختصر کتاب معرض وجود میں آئی چنانچہ "بصیرت افروز تقریریں" نام کا رسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے، بندہ راقم الحروف نے تقریباً پوری کتاب کے مسودہ کا مطالعہ کیا حسب ضرورت تصحیح کی اور حذف زوائد سے بھی کام لیا یہ ایک طالبعلمانہ سعی ہے اس پر نقد و تبصرہ کی نظر کے بجائے مخلصانہ و مشفقانہ نظر ڈالنے کی ضرورت ہے تاکہ آپ کے جانب سے حوصلہ شکنی کے بجائے تشجیعی اقدام ہو اور آئندہ اس میدان تالیف و تصنیف کے لئے ممد و معاون ثابت ہو۔

مؤلف کیلئے اس رسالہ کو اللہ جل شانہ ذریعۂ نجات اور قارئین کے لئے موجب صلاح و فلاح بنائے آمین یارب العالمین!

الاحقر فرید الدین القاسمی

۱۹/ شعبان ۱۴۲۰ھ

Scanned by CamScanner

کلماتِ مفیدہ

زمانۂ طالب علمی سے جو طالب علم درس کی پابندی، تکرار اور مطالعہ کے معمول کے ساتھ تحریر و تقریر کا بھی ذوق رکھتا ہو اس کے روشن مستقبل کی تمنا کرنا اور اس سے اچھی امیدیں وابستہ کرنا ایک فطری چیز ہے۔

عزیزی نسیم احمد سلمہ نے اس کا ثبوت پیش کیا ہے اور زیر مطالعہ مجموعۂ تقاریر سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انھوں نے سلیقہ اور محنت سے تقریریں جمع کی ہیں ان کی زبان صاف ستھری اور سادہ ہے اپنی بات کو سہل انداز میں کہنے میں وہ کامیاب ہوئے ہیں، دوسری خوبی ان کی یہ ہے کہ ہر موضوع کا انھوں نے حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے بلاوجہ طول سے وہ بچنے میں وہ کامیاب ہوئے ہیں کچھ تقریروں کا احقر نے بھی مطالعہ کیا ہے اور جہاں کہیں ضرورت محسوس کی وہاں ان کی رہنمائی کی یہ عزیز موصوف کی سعادت مندی ہے کہ انھوں نے اسے قبول بھی کیا۔

بارگاہِ رب العزت میں دعاء ہے کہ ان کی یہ محنت بار آور ہو، قبولیت عام اس کا حصہ بنے اور مستقبل میں بھی ان سے ایسے ہی علمی، دینی کام انجام پاتے رہیں، آمین!

نسیم اختر شاہ قیصر

خادم التدریس دارالعلوم (وقف) دیوبند

۳/ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ بروز یکشنبہ

Scanned by CamScanner

التماس

قارئین کرام.....! میں نے سب سے پہلے ابتدائی تعلیم مدرسہ نظامیہ للجہ سہرسا (بہار) میں حاصل کی جب اس مدرسے سے تعلیم مکمل ہوئی تو والدین محترمین اور جملہ اساتذۂ کرام بالخصوص خطیب بے مثال حضرت مولانا محمد طیب القاسمی صاحب و حضرت مولانا عبد الصمد صاحب رحمانی حافظ و قاری محمد شمس الدین صاحب مدظلہم العالی کے حسب منشاء میں نے برصغیر کا ایک تنظیم ادارہ جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر کا رخ کیا لیکن غیر محسوس طور پر میرے دل میں مادرِ علمی دار العلوم وقف کی محبت گھر کرتی رہی آخر کار مادرِ علمی کی شہرت و عظمت نے اپنی طرف کھینچ ہی لیا حتی کہ اتنا بھی صبر نہ کر سکا کہ شوال کا انتظار کرتا چنانچہ ماہِ رمضان المبارک ہی میں کشاں کشاں آغوشِ مادرِ علمی میں پہونچ گیا لیکن طلبہ کا ہجوم اور اپنی کم مائیگی کو دیکھ کر میری کیفیت اس کشتی کی سی تھی جو امید و بیم کے بھنور میں ہچکولے کھا رہی ہو لیکن نصرت الٰہی نے دستگیری فرمائی اور مادرِ علمی نے اپنی آغوش تربیت میں پرورش کرنے کی رضامندی بخش دی..... جب یہ خوش خبری بھائی بشیر احمد کو ملی تو انہوں نے خوشی و مسرت کا اظہار کیا اور مبارک باد سے نوازا، اس کے بعد دورانِ تعلیم ہی چند ساتھیوں نے بالخصوص مولوی

Scanned by CamScanner

زبیر احمد در بھنگوی، مولوی سکندر راجستھانی، مولوی مستقیم احمد سہرساوی، و محترم جناب بھائی مولوی سراج الحق صاحب بھگوتی پور مدھوبنی (ہفتم عربی) مولوی محمد قاسم رحمانی در بھنگوی، مولوی عمر فاروق صاحب سہرساوی نے حکم کیا کہ ایک چھوٹا سا رسالہ لکھو، لیکن میں اپنی کم علمی کے باعث اپنے آپ کو اس کا اہل نہیں سمجھ رہا تھا لیکن ان احباب کا اصرار بڑھتا رہا آخر کار اپنے دوستوں کے اصرار اور اساتذۂ کرام کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ کی نصرت مانگتے ہوئے احقر نے غیر مربوطہ الفاظ کو جمع کرنے کی کوشش کی ایک طالب علم کی سعی کس بلندی کو پہونچ سکتی ہے مجھ جیسے کم علم کو اس کا احساس ہے تاہم اپنی کاوشوں کا یہ مجموعہ آپ حضرات کے سامنے پیش ہے، آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اس پر تسامح و اصلاح کی غرض سے نظر ڈالیں اس ارادہ کو عملی جامہ پہنانے میں جملہ اساتذۂ کرام بالخصوص حضرت مولانا فرید الدین صاحب، حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب مدظلہم العالی کی شفقتوں، خورد نوازیوں کا دخل رہا جس کی بناء پہ یہ مختصر سا رسالہ معرضِ وجود میں آگیا فللّٰہ الحمدُ علیٰ ذٰلک۔

ناچیز محمد نسیم رحمانی بن محترم جناب شیخ صوفی غلام مصطفےٰ صاحب
امیر جماعت تبلیغ مقام و پوسٹ منوّر
ولیا مہیشی ضلع سہرسا (بہار)

Scanned by CamScanner

حمد حق جل مجدہ

ادا کیسے ہو شکر اس مہرباں کا
جو خالق ہے زمین و آسماں کا

اسی نے یہ بھری دنیا بسائی
ستاروں کی حسیں محفل سجائی

وہی آقا وہی مالک وہی رب
وہی حاکم جہاں کا وہی سب

اس نے صبح کو چاند پہنائی
اس نے شام کو مہندی لگائی

ہمیں بخشی ہے اس نے اتنی نعمت
بیاں کیسے کروں میں اسکی رحمت

وہ مالک ہماری جاں پہ قادر
جہاں کے بادشاہ سلطان پہ قادر

کوئی دربار میں اس کے سوالی
نہیں پھرتا ہے کبھی ہاتھ خالی

مجھے منتؔ، قاسمؔ و انورؔ کردے میرے داتا
رہوں یونہی تیری میں حمد گاتا

محتاجِ دعا
محمد نسیم رحمانی سہرساوی

Scanned by CamScanner

بسم اللہ کی فضیلت

الحمد للّٰہِ نحمدُہٗ ونستعِیْنُہٗ و نَسْتَغْفِرُہٗ و نُؤمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا وَ مَنْ یَھْدہ اللّٰہُ فلاَ مُضلَّ لہ ومن یُضللہ فلاَ ھَادِیَ لہٗ وَ نشھَدُ اَنْ لاَ اِلٰہ الاَّ اللّٰہُ وحدہٗ لاَ شریكَ لَہٗ ونشھدُ اَنَّ مُحمَّداً عبدُہٗ ورَسُولُہٗ ، امّا بعد!

فاعُوذُ باللّٰہِ منَ الشَّیطانِ الرَّجیم

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ

وقَالَ ارْکَبُوْا فِیھَا بسمِ اللّٰہِ مَجرھَا وَ مُرسَاھَا اِنَّ رَبّی لغفُورُ الرحیم ۝ وقَالَ النَّبیُّ صلَّی اللّٰہُ علَیہِ وسلَّمَ کلُّ امرٍ ذِیْ بَالٍ لم یُبدأ فیہِ ببسمِ اللّٰہِ فھُوَ ابتر۔

محترم حضرات وسامعین کرام و مہمانان عظام.....!

اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان وکرم ہے کہ اس نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا حق جل مجدہ نے اتنے ہی پہ بس نہیں کیا بلکہ امت محمدیہ میں شامل کیا، آج میرا عنوان "بسم اللہ کی فضیلت" ہے جیسا کہ میں نے دورانِ خطبہ کلام اللہ شریف کی ایک آیتِ مبارکہ کی تلاوت کی جس کا مطلب یہ ہے کہ جب قوم نوحؑ پر اللہ کا عذاب آنے والا تھا تو حضرت نوح علیہ السلام نے

Scanned by CamScanner

اپنے ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اس کشتی پر سوار ہو جاؤ اور غم و فکر مت کرو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے معنی ہیں "میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے" اور جس کام کی شروعات حق جل مجدہ کے نام سے کی جائے تو دنیا کی کوئی بھی مخلوق بال بیکا نہیں کر سکتی، اسی سے بسم اللہ کی فضیلت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں کس قدر فضیلت رکھی ہے۔

میرے دوستو.....! انسان جب کوئی نیک کام انجام دے تو پہلے بسم اللہ پڑھ لے چونکہ جب قوم نوحؑ ہلاک و برباد ہو رہی تھی تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کا نام لیکر کشتی پر سوار ہو جاؤ یعنی غیر اللہ کے نام کے ساتھ سوار نہ ہو چونکہ غیر اللہ کا نام لینا شرک ہے اس کے سلسلے میں بہت ساری وعیدیں آئی ہیں۔ بہر حال مذکورہ آیت کریمہ سے اس مسئلہ کا بھی استخراج ہوتا ہے کہ جب انسان سفر کرے تو پہلے بسم اللہ پڑھ لے اسی طرح جب انسان اپنے گھر میں قدم رکھے تو پہلے بسم اللہ پڑھے اسی طرح جب انسان کی نظر کسی دشمن پر پڑے تو گفتگو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھے تاکہ بسم اللہ کی بدولت دشمن کا غصہ فرو ہو جائے۔ اسی طرح جب انسان کو کوئی خوف یا دہشت لاحق ہو تو بسم اللہ پڑھے تاکہ بسم اللہ کی بدولت خوف و دہشت سے نجات پائے۔ اسی طرح جب اپنی دلہن پر پہلی نظر ڈالے تو بسم اللہ پڑھے تاکہ جانبین کے درمیان

Scanned by CamScanner

کوئی تفرقہ نہ ہو اور شیاطین کے وسوسہ میں نہ پڑے یعنی جب بھی انسان کسی کام کا افتتاح کرے تو پہلے بسم اللہ پڑھے کیونکہ بسم اللہ کی فضیلت کے سلسلے میں تاجدارِ کونین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کُلُّ امرٍ ذِیْ بالٍ لَمْ یُبدأ فیه ببسم اللّٰهِ فهُو ابتر" حدیث مذکورہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے کسی کام کا آغاز کیا اور بسم اللہ نہیں پڑھی تو اس کا یہ عمل ناقص اور ناتمام رہے گا۔ مذکورہ حدیث کے مصداق دنیا کے تمام اشرف المخلوقات ہیں لیکن اس سلسلہ میں جس قدر کوتاہی مردوں میں ہے اس سے کہیں زیادہ خواتین میں ہے ان میں بسم اللہ کے بارے میں اگر مستعدی آجائے تو اولاد پر اس کا بہتر اثر مرتب ہوگا چنانچہ عورتیں مختلف امور انجام دے رہی ہیں تو انہیں چاہئے کہ پہلے بسم اللہ پڑھیں مثلاً آٹا گوندھتی ہیں یا چاول ہانڈی میں ڈالتی ہیں۔ غرض کہ ہر امر کے شروع میں پڑھا کریں تاکہ کھانے میں برکت ہوتی رہے اور شیاطین کی دخل اندازی سے ہر چیز محفوظ ہو جائے اور اگر ابتدائی کام میں بسم اللہ نہیں پڑھیں گی تو شیاطین کا دخل ہوگا جس کی وجہ سے بچے ہی نہیں بلکہ نوجوان، بوڑھے بھی شیاطین کے جال میں پھنس جاتے ہیں اور عقلیں مفقود ہو جاتی ہیں جس کو عرف عام میں کہتے ہیں کہ شیطان سوار ہو گیا ہے جس کی وجہ سے انسان رونے لگتے ہیں اور جب لوگ بسم اللہ پڑھ کر گھر کے دروازے کو بند کرتے ہیں تو شیطان گھبراتا ہوا تیزی کے ساتھ بھاگتا ہے چونکہ اس کو

Scanned by CamScanner

اندیشہ ہے کہ بسم اللہ کی بدولت کہیں ہلاک و برباد نہ ہو جائے۔

فرزندانِ توحید.....! جب انسان کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو یہ تمنا ہوتی ہے کہ میرا کام منزل مقصود تک پہونچ جائے اور اگر کام منزل مقصود تک نہیں پہونچتا ہے تو انسان گھبرا جاتا ہے جیسا کہ آقائے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کام کا افتتاح بسم اللہ سے نہیں کیا گیا تو وہ عمل ناقص اور ادھورا رہ جاتا ہے اور جب آپ کا عمل ناقص رہ گیا تو گویا آپ کا یہ عمل منزل مقصود تک نہیں پہونچا، پس پتہ چلا کہ آپکی یہ محنت ضائع ہو گئی یہی وجہ ہے کہ جب کلام اللہ شریف یا حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا افتتاح کیا گیا تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کیا گیا۔ اسی لئے جب ہمارے اکابر و اسلاف بھی کوئی عمل انجام دیتے تو پہلے تحریراً یا تقریراً ہر صورت میں بسم اللہ پڑھ لیا کرتے تھے اور بسم اللہ کے جھنڈوں کا بلند کرنا ہم ایمان والوں کا ایک اہم فریضہ ہے۔

میرے بزرگو اور دوستو.....! ایک واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ پیر صاحب نے اپنے مرید کو بسم اللہ کے فضائل سے واقف کرایا اور مزید فرمایا کہ جب جب تم بسم اللہ کا ورد کیا کروگے تو اپنے نیک مقصد میں کامیاب ہوگے نیز تمہیں کسی مصیبت کا بھی سامنا نہیں کرنا پڑے گا، چنانچہ مرید بسم اللہ کا ورد خوب کرنے لگا، ایک مرتبہ دورانِ سفر اس کے سامنے دریا آگیا وہاں نہ تو کوئی کشتی تھی اور نہ پانی عبور کرنے کا دوسرا کوئی ذریعہ تھا

Scanned by CamScanner

اس نے حسب عادت بسم اللہ پڑھی اور دریا کی طرف قدم بڑھائے۔ ان کو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جس جس جگہ میں قدم رکھتا ہوں وہاں خشکی ہے اسی طرح انہوں نے دریا عبور کر لیا اور ان کا پاؤں تک تر نہ ہوا۔

حضراتِ گرامی .....! اللہ تعالیٰ نے انسان کے ہر ہر قدم پر نیکیوں کا سامان فراہم کیا ہے لیکن انسان خود ان نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ جب انسان سفر کا ارادہ کرے تو پہلے بسم اللہ پڑھ لے اور دیگر دعائیں بھی پڑھ لے تاکہ جب تک سفر سے عود کرے تو ثواب ملتا رہے اس طرح جب انسان بیت الخلاء جائے تو پہلے بسم اللہ پڑھ لے تاکہ جب تک بیت الخلاء میں ہو ثواب ملتا رہے اسی طرح جب انسان کھانا کھانے کا افتتاح کرے تو پہلے بسم اللہ پڑھ لے تاکہ کھانا بھی داخلِ ثواب ہو بشرط کہ حلال رزق ہوں، اگر انسان بسم اللہ کے ساتھ کام کا افتتاح نہیں کرتا ہے اولاً تو وہ ثواب سے محروم رہ جاتا ہے ثانیاً وہ عمل جو کرے گا اس میں برکتیں نہیں ہوگی اور شیاطین کے دخل انداز ہونے کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اس کا یہ تمام عمل بے ثمر ثابت ہوگا۔

بہر حال ہم سب یہ عہد کریں کہ ہر کام کا آغاز بسم اللہ شریف سے کریں گے اور اس کی دعاء بھی کیجئے کہ اللہ رب العزت ہم سب کو بسم اللہ پڑھنے کی توفیق بخشے (آمین) اور وساوس شیطان سے ہماری حفاظت فرمائے!

(آمین یارب العالمین)

Scanned by CamScanner

فضائل درُود شریف

الحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمین والصّلوٰۃ علی نبیّہٖ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ اجمعین، امّا بعد !

فاعُوذُ باللّٰہِ منَ الشَّیطانِ الرَّجیم

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ

اِنَّ اللّٰہ وملاَئِکَتَہٗ یُصَلُّونَ علیَ النَّبی یاٰیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیمًا – وَقَالَ النَّبیُّ ﷺ اِنَّ اللّٰہ وکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا اعطَاہُ اسمَاعَ الخَلائقِ فلاَ یُصَلِّی احدٌ الیٰ یَومِ القِیمَۃِ الاَّ ابلغَنِیْ باسْمہٖ واسمِ ابیہِ ھٰذا فُلانُ بْنُ فُلان قد صَلّٰی علیہ۔

صدر محترم ومعزز سامعین کرام.....! ابھی میں نے سرورِ کائنات فخرموجودات، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث تلاوت کی، جس میں آپ فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کرر کھا ہے جن کو ساری مخلوقات کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرمائی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درُود بھیجتا رہے گا تو وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اسکے باپ کا نام لیکر درود پہونچاتا ہے۔ علامہ سخاویؒ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس میں اثنا اضافہ ہے "فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے" تاجدارِ کونین احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ اس کے درود کے بدلے میں اس پر

Scanned by CamScanner

رحمت نازل فرماتا ہے۔

گرامی قدر ساتھیو.....! ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ایک عورت حسن بصریؒ کے پاس آئی اور اس نے عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہو گیا ہے اور میری تمنا ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں، حسن بصریؒ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت نفل نماز پڑھ کر ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد الھٰکُمُ التَّکاثُرُ پڑھ لے اور اس کے بعد اپنے بستر پر لیٹ جا اور سونے تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتی رہ، چنانچہ اس عورت نے ایسا ہی عمل کیا اور اس نے خواب میں دیکھا کہ میری لڑکی سخت عذاب میں مبتلا ہے اور دونوں ہاتھ اس کے جکڑے ہوئے ہیں اور اسکے پاؤں آگ کی زنجیر میں لپٹے ہوئے ہیں لہٰذا وہ عورت صبح میں بیدار ہوئی اور پھر حسن بصریؒ کے پاس گئی اور اپنی لڑکی کے حالات سے واقف کیا آپ نے فرمایا کہ اس کی طرف سے صدقہ کر شاید اللہ اس کی وجہ سے تمہاری لڑکی کا گناہ معاف کردے اور عذابِ الٰہی سے نجات فرمادے، اگلے دن حضرت حسن بصریؒ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور ایک اونچا اور عمدہ تخت ہے اور اس پر ایک حسین وخوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر ایک نور کا تاج ہے اور وہ کہنے لگی کیا تو نے مجھے پہچانا؟ میں نے کہا نہیں! تو وہ کہنے لگی میں وہ لڑکی ہوں جس کی ماں کو آپ نے درود پڑھنے کا حکم کیا تھا، اس کے بعد حسن بصریؒ نے فرمایا کہ

Scanned by CamScanner

تمہاری ماں نے تو مجھ سے بتایا کہ میری لڑکی سخت عذاب میں مبتلا ہے، لڑکی نے جواب دیا ہاں! میری ماں نے صحیح جواب دیا اس وقت ہم ستر ساتھی عذابِ الٰہی میں مبتلا تھے لیکن ایک بزرگ قبرستان سے گذر رہے تھے اس نے ہم لوگوں پر درود کا تحفہ پیش کیا اور خداوند قدوس نے اس تحفہ کو قبول فرمالیا اسی وجہ سے ہم لوگوں کی نجات ہوئی ہے۔

محترم حضرات.....! اس شخص کے درود پڑھنے کی بدولت ستر آدمیوں کی نجات ہوئی لیکن افسوس صد افسوس اس بات پر ہے کہ ہم لوگ پورے دن میں ایک بار بھی درود نہیں پڑھتے اگر پڑھتے بھی ہیں تو خلوص دل کے ساتھ نہیں پڑھتے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بخیل وہ تمام اشخاص ہیں جن کے سامنے میرا ذکر ہو لیکن مجھ پر درود نہ بھیجیں اسی طرح کا ایک حیرت انگیز واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے جارہے تھے تو پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین! اسی طرح دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین! اسی طرح تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین! اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول و فعل کو دیکھ کر تمام کے تمام صحابہؓ کرام متعجب ہوگئے چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ سے سوال کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں نے عجیب ماجرا دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے تین مرتبہ آمین فرمایا لہٰذا نبی برحق شفیع

Scanned by CamScanner

امت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوابدیا کہ ہمارے پاس جبرئیل امین آئے تھے انہوں نے کہا : "ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو لیکن درود نہ بھیجے تو میں نے کہا آمین"۔ اسی طرح سے دوسری مرتبہ فرمایا : "ہلاک ہو وہ شخص جو اپنے ضعیف والدین کو پائے اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری نہ کرے تو میں نے کہا آمین"۔ اسی طریقے سے تیسرے مرتبہ فرمایا: "ہلاک ہو وہ شخص جو رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ پائے اور روزہ نہ رکھے اور اس کی مغفرت نہ ہو تو میں نے کہا آمین"۔

میرے دوستو.....! غور فرمایئے کہ جبرئیل امین کی دعاء اللہ کے محبوب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین ہے تو اب سوچئے کہ اس دعاء کی قبولیت میں کیا شک رہ جاتا ہے ہرگز نہیں! اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ ہر مؤمن پر زندگی میں ایک بار درود پڑھنا فرض ہے اور جس محفل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو تو اس محفل میں بھی ایک مرتبہ حضور پر نور پر درود پڑھنا واجب ہے اور دوسری مرتبہ درود پڑھنا سنت و مستحب ہے جیسا کہ میں نے دورانِ خطبہ کلام اللہ شریف کی ایک چھوٹی سی آیت مبارکہ تلاوت کی کہ "اِنَّ اللّٰہ وملآئِکَتَہٗ یُصَلُّونَ علیَ النَّبی یٰاَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیمًا – نیز درود پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ فقط درود ابراہیم ہی پڑھیں بلکہ چھوٹی سی درود شریف "صلی اللہ علیہ وسلم" بھی پڑھ سکتے ہیں

Scanned by CamScanner

جیسا کہ دنیا کا اسلوب ہے کہ انسان اسی کو تحفہ پیش کرتا ہے جس سے اس کو محبت ہوتی ہے اسی طرح انسان اسی کی اتباع کرتا ہے جس سے اس کو محبت ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ پیش کرنا گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار کرنا ہے اور جس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی گویا کہ اللہ سے محبت کی اور جس کو حق جل مجدہ سے محبت ہو جائے تو اس کا بیڑا پار ہے۔ اسی طرح ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص مدینہ منورہ پہونچا اور اس کو کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ملی وہ شخص درود پڑھتا ہوا سو گیا حالت نوم اس شخص کو آقائے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو آپؐ نے فرمایا یہ روٹی کا ٹکڑا لو اور کھالو اس شخص نے کھانا شروع کیا لیکن روٹی کا ٹکڑا ختم نہ ہو سکا اور جب صبح کو بیدار ہوا تو دیکھتا ہے کہ روٹی کا ٹکڑا صحیح سالم ہاتھ پہ رکھا ہوا ہے۔

میرے بزرگو.....! اسی درود کی کثرت کی وجہ سے بہت سارے بزرگانِ دین کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے مثلاً امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ و حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علیہ تھانویؒ و حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کو اسی درود کی کثرت کی وجہ سے حضورؐ کی زیارت ہوئی ہے۔ بہر حال اب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں اور آخر میں دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو کثرت سے درود پڑھنے کی توفیق بخشے! (آمین) وما توفیقی الا باللہ

Scanned by CamScanner

اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہوتی ہے

الحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمین والصَّلوٰۃ والسَّلامُ علی اشرفِ المُرسلین وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ، امّا بعد!

نورِ حق شمع الٰہی کو بجھا سکتا ہے کون
جسکا حامی ہو خدا اسکو مٹا سکتا ہے کون

محترم حضرات و سامعین کرام.....! مالک حقیقی کا بہت بڑا احسان و کرم ہے کہ اس نے اس بابرکت مجلس میں لب کشائی کا موقع دیا نیز آج میرا موضوع "اللہ کی مدد شامل حال ہے" دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موضوع کے مطابق قوتِ نطق عطا فرمائے! (آمین)

دوستو! بزرگوں کا مقولہ ہے "منْ کانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لہٗ" کہ جو شخص اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا۔ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی سچے دل سے اللہ کے کام کے واسطے نکلتا ہے تو غیبی مدد یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوتی ہے، مثال کے طور پر کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کچھ دنوں تک فرعون کے گھر میں ہوئی چنانچہ جب حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے کلمۂ طیبہ "لاالٰہ الا اللہ" کی آواز بلند کی تو ملعون فرعون اور اس کے

Scanned by CamScanner

تمام وزراء آپ کے دشمن ہوگئے لہٰذا فرعون نے بڑے بڑے جادوگروں کو جمع کیا اور آپ سے مقابلہ کروایا لیکن آپ کے عصاء مبارک نے اژدہا کی شکل میں تمام جادوگروں کے مقصد کو ناکام کردیا جیسا کہ مقولہ مشہور ہے کہ "جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے" اتنے ہی پہ بس نہیں کیا بلکہ ملعونین نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پیچھا کیا حتی کہ دریائے نیل سامنے آگیا چناچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا کے اندر بارہ راستے تیار ہوگئے لہٰذا آپ اور آپکے متبعین نے دریائے نیل کو عبور کیا اسی طرح ان ملعونین نے بھی ارادہ کیا کہ ہم بھی اسی راستے سے گذر جائیں گے اور موسیٰ اور ان کے متبعین کو موت کے گھاٹ اُتار دینگے چنانچہ جب وہ ملعون دریا میں داخل ہوا تو خداوند قدوس کے حکم سے پانی ایک دوسرے سے مل گیا اور تمام ملعونین ہلاک و برباد ہوگئے۔

میرے بزرگو.....! اس کا نام "من کان للہ کان اللہ لہ" ہے کہ جو شخص اللہ کا ہو گیا اللہ تعالیٰ اس کا ہو گیا اسی طرح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کلمۂ طیبہ "لاالٰہ الا اللہ" کی آواز بلند کی تو تمام کے تمام لوگ دشمن اسلام ہوگئے اور ملعون نمرود اور دیگر لوگوں نے ۳/ میل لمبی چوڑی آگ جلائی اور سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو گوپھن کے ذریعہ بیچ آگ میں پھینک دیا گیا، لیکن حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے لئے آگ پھولوں کا باغ بن گئی، پھر من جانب اللہ حکم ہوتا ہے کہ آپ اپنے لاڈلے

Scanned by CamScanner

حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کر ڈالو تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ لے میرے لخت جگر ونور نظر مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہیں اللہ کے راستے میں ذبح کر دوں بولو لاڈلے تمہاری کیا رائے ہے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا جیسا کہ قرآن شاہد ہے "یَا ابتِ افعَلْ مَا تُؤمر ستجِدُنِیْ انشَاءَ اللّٰہ منَ الصّٰبرِیْنَ" اے والد بزرگوار جو آپ کو حکم ملا ہے پورا کریں انشاءاللہ صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ لخت جگر نے اور آگے فرمایا اے والد بزرگوار! ذبح کرتے وقت آنکھ میں پٹی باندھ لینا تاکہ میری محبت آپ کو شیاطین کے وسوسہ میں نہ ڈالے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لاڈلے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھ پیر باندھے اور خود بھی آنکھوں پر پٹی باندھ لی اسکے بعد اللہ کی تابعداری کے لئے اپنے نورِ نظر کے گلے پر چھری چلادی۔

برادرانِ اسلام.....! غور فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو کس طرح نجات دیتا ہے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام چھری کو چلا رہے ہیں لیکن وہ چھری حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بال بیکا بھی نہیں کر سکی چنانچہ حضرت کی جگہ ایک دنبہ رکھ دیا گیا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام بچ گئے یہی "من کان للہ کان اللہ لہ" کا ثمرہ ہے کہ جو شخص اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا۔ اسی بناء پر کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

نورِ حق شمع الٰہی کو بجھا سکتا ہے کون
جسکا حامی ہو خدا اسکو مٹا سکتا ہے کون

Scanned by CamScanner

گرامی قدر ساتھیو.....! اللہ رب العزت نے ہر چیز کو پیدا فرمایا اور اس کے اندر اس کی خاصیت رکھ دی مثلاً آگ ہے اس کا خاصہ جلانا ہے لیکن نصرتِ الٰہی کے سبب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ جلا نہ سکی، حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی نگل چکی جبکہ عادۃً اندرونِ معدہ میں کوئی چیز محفوظ نہیں رہتی بلکہ اس کا وجود ختم ہو جاتا ہے لیکن حضرت یونس علیہ السلام نصرتِ الٰہی سے جوں کا توں رہے۔ اسی طرح جب نبی برحق شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمۂ طیبہ کی آواز بلند کی تو سارا مکہ آپ کا دشمن ہو گیا اور چراغ نبوت کو بجھانے کے لئے مکان گھیر لیا اس کے بعد خداوند قدوس نے آپؐ کو حکم فرمایا کہ اے میرے محبوب آپ ہجرت کر جائیں تو آپؐ نے بحکم اللہ ہجرت کی اور تمام کفار و مشرکین کے سامنے نکل پڑے مگر کسی کی بھی آنکھیں آپ کو نہ دیکھ سکیں، چنانچہ تاجدارِ بطحاء صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو ہمراہ لیا اور غارِ ثور میں پناہ لی۔ بہر حال ملعون رؤساء کفار نے انعام متعین کیا کہ جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گرفتار کر کے یا اس کا سر کاٹ کر کے لائے گا تو اس شخص کو ۱۰۰/ اونٹنیاں انعام کے طور پر دی جائیں گی لہٰذا بہت سارے کفار و مشرکین انعام کے لالچ میں جستجو کرنے لگے اور گلی کوچے چھاننے لگے کہ کہاں اور کس جگہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مل جائیں کہ اس کو گرفتار کر لوں، چنانچہ چند کفار غارِ ثور میں پہونچتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ مکڑی کا جالا تنا ہوا ہے اور کبوتر انڈے پر

Scanned by CamScanner

بیٹھی ہوئی ہے پس کفار نے کہا کہ اگر اس غار کے اندر کوئی داخل ہوتا تو مکڑی کا جالا ٹوٹ جاتا اور کبوتر اڑ کر بھاگ جاتے لہٰذا اسکے اندر کوئی شخص داخل نہیں ہوا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کفار کے پیروں کو دیکھ رہے ہیں اور گھبرا کر فرمایا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ان کفار نے اپنے پیروں کے پاس جھانکا تو وہ لوگ ہمیں دیکھ لیں گے تو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "لَا تحزَنْ اِنَّ اللّٰہ معنَا" کہ اے صدیق اکبرؓ تو مت گھبرا کیونکہ اللہ ہمارے ہمراہ ہے جیسا کہ بدر کے میدان میں ۳۱۳/ تین سو تیرہ مسلمان ایک ہزار فوج پر غالب آجاتے ہیں یہ بھی اللہ ہی کی مدد ہے کہ ناممکن بات کو ممکن قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح جب حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ دین پھیلانے کے لئے نکلتے ہیں تو نہ تو ان کے پاس کوئی حکومت تھی نہ کوئی بادشاہت تھی صرف اللہ کے دین کو بلند کرنے کے لئے نکلتے ہیں جیسا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ درمیان تبلیغ حضرت خواجہ صاحب کا مقابلہ بڑے بڑے جوگیوں سے ہوا مثلاً جے پال جوگی نے آنگن پال چلائی اور آگ کی بارش برسائی لیکن کسی بھی تبلیغ والے پر کوئی اثر نہ کیا۔ اسی طرح جب تبلیغ کے دس بارہ دن گذر گئے لیکن پکانے کھانے کی کوئی صورت نہ بنی جب حضرت خواجہ صاحب منبر پر تشریف فرما ہوئے تو اپنے ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا آگ لاؤ آج کوئی اچھی سی چیز بنا کر کھائی جائے

Scanned by CamScanner

چنانچہ ایک ساتھی اسی مجلس سے اٹھے اور آگ کی جستجو میں مشغول ہو گئے ہندو لوگ آگ سلگا رہے تھے اور اسکی پوجا کر رہے تھے بیچارہ وہ خادم نہایت نرمی کے ساتھ سوال کیا کہ اے جناب ذارسی مجھے آگ دے دو، ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس آگ کی پوجا کرتے ہیں لہٰذا اس پاک (پوِتر) آگ کو کیسے دیدیں! لہٰذا وہ خادم مایوس ہو کر واپس آیا اور خواجہ صاحب سے واقعہ بیان کیا کہ وہ لوگ آگ دینے سے انکار کر رہے ہیں ـــــ خواجہ مسکراتے ہوئے پجاریوں کے پاس تشریف لائے اور بہت نرمی کے ساتھ فرمایا کہ اے بھائی! ذرا سی مجھے آگ دے دو انہوں نے کہا کہ جناب اسی آگ کی ہم لوگ پوجا کرتے ہیں بھلا بتاؤ یہ آگ تمہیں کیسے دیدیں ـــــ!

محترم حضرات.....! غور فرمایئے کہ حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اگر تم لوگ اس آگ کی پوجا کرتے ہو تو اس آگ میں داخل ہو کر دیکھو کیا تمہیں جلاتی ہے یا نہیں؟ کفار نے جواب دیا کہ ہم لوگوں کو تو جلا دیگی، چنانچہ آپ نے فرمایا اگر تمہیں یہ آگ جلا دیگی تو پھر ایسے خداؤں (بھگوان) کی پوجا کرنے سے کیا فائدہ؟ اس کے بعد ان لوگوں نے سوال کیا کہ اگر آپ سچے ہیں تو داخل ہو کر دیکھیں کہ یہ آگ آپ کو جلاتی ہے یا نہیں چنانچہ خواجہ صاحبؒ نے اللہ سے دعا کی اے اللہ تیرا بندہ مجھ سے ایسا سوال کرتا ہے کہ آگ کو گل گلزار کرنا تیرا ہی کام ہے لہٰذا حضرت خواجہ صاحب دو بچے کو بغل میں دبائے ہوئے آگ کے اندر داخل ہوئے آگ

Scanned by CamScanner

جل رہی ہے خواجہ صاحب کا کوئی پتہ نہ چلا کفار نے کہا کہ خیر خواجہ صاحب جل گئے تو کوئی بات نہیں افسوس تو اس بات پہ ہے کہ ہمارے دو بچے بھی جل گئے، چنانچہ پورے محلے کے لوگ جمع ہو گئے تو حضرت خواجہ صاحب دونوں بچوں کو بغل میں دبائے ہوئے سلامتی کے ساتھ آگ سے باہر تشریف لائے اسی وقت تقریباً ۷۰۰۰/ سات ہزار کفار ومشرکین نے بلند آواز کے ساتھ کلمۂ طیبہ "لاالٰہ الا اللہ" پڑھ لیا اور بصدق دل مسلمان ہو گئے۔ عزیزانِ گرامی قدر! یہ کس چیز کا ثمرہ تھا؟ "من کان للہ کان اللہ لہ" کا ثمرہ تھا۔ بہر حال اگر ہم لوگ بھی صدق دل کے ساتھ اللہ کے کام کے واسطے نکلیں گے تو یقین کیجئے کہ اللہ کی مدد ہم لوگوں کے ساتھ بھی شامل ہو گی۔

اب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

Scanned by CamScanner

حفاظتِ خداوندی

الحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمین وَالعَاقِبَۃُ للمُتَّقِیْنَ والصَّلوٰۃ والسَّلامُ علی اشرفِ المُرسلین وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

امّا بعد! فاعُوذُ باللّٰہِ منَ الشَّیطانِ الرَّجیم

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ

"وَنِعْمَ الْمَوْلٰی ونِعْمَ النَّصِیْرُ" [صَدَقَ اللّٰہُ العَظِیْمُ]

محترم حضرات.....! احقر کو آیتِ کریمہ کا ایک جزء تلاوت کرنے کا شرف حاصل ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ وہی بہترین محافظ اور بہترین مددگار ہے۔

مطلب یہ ہے کہ دنیا کی تمام مخلوقات کی حفاظت کرنے والے حق جلّ مجدہ ہیں خواہ وہ نصرانیت سے تعلق رکھنے والا ہو خواہ وہ یہودیت سے تعلق رکھنے والا ہو خواہ وہ منافقین سے تعلق رکھنے والا ہو اور جس کی حفاظت اللہ تبارک وتعالیٰ کرے تو اسے کوئی ہلاک و برباد نہیں کر سکتا ہے جیسا کہ علامہ دمیریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے بہت سی کتابوں میں روایت دیکھی ہے جس کو زید ابن اسلم نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے

Scanned by CamScanner

فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایسی مشابہت کووں میں بھی نہیں دیکھی جیسی محبت تجھ میں اور تمہارے لڑکے میں ہے ـــــ میرے دوستو! غور فرمایئے کہ اللہ جل شانہ کس قدر مخلوقات کی حفاظت فرماتے ہیں۔ اس شخص نے جواب دیا کہ اے امیر المؤمنین اس لڑکے کو اس کی والدہ نے اس وقت جنا جبکہ وہ اللہ کو پیاری ہو چکی تھی یہ جواب سن کر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اس بچہ کا واقعہ مجھ سے بیان کرو چنانچہ اس شخص نے کہا کہ اے امیر المؤمنین میں نے ایک مرتبہ سفر کا ارادہ کیا اس وقت اس کی والدہ حاملہ تھیں تو میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ آپ اس حال میں چھوڑ کر سفر پر جارہے ہیں کہ میں حمل سے بوجھل ہو رہی ہوں، میں نے کہا کہ میں اس بچہ کو جو تیرے بطن میں ہے اللہ کے سپرد کرتا ہوں یہ کہہ کر میں سفر پر روانہ ہو گیا کئی برس تک گھر سے باہر رہا جب گھر لوٹ کر آیا تو گھر کا دروازہ مقفل دیکھ کر میں نے پڑوسیوں سے معلومات کی کہ میری بیوی کہاں ہے ان لوگوں نے جواب دیا کہ وہ اللہ سے جاملی میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر میں اپنی بیوی کی قبر پر گیا میرے چچازاد بھائی میرے ساتھ تھے میں کافی دیر تک قبر کے پاس کھڑا رہا مجھے گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی میرے بھائیوں نے مجھے تسلی دی اور واپس لانے کا ارادہ کیا اور مجھے واپس لانے لگے چند گز ہی ہم واپس آئے ہوں گے کہ قبرستان میں اہلیہ کی قبر

Scanned by CamScanner

سے ایک روشنی نمودار ہوئی میں نے اسے آنکھ کا دھوکہ سمجھا اس کے بعد اس واقعہ کو اپنے عزیز کے سامنے رکھا تو اس نے میری تصدیق کی اور کہا کہ میں تو یہ ماجرا ہر روز دیکھتا ہوں چنانچہ مرحومہ کے شوہر نے کہا کہ یہ عورت بہت نیک اور پارسا تھی لہٰذا تم لوگ مجھے دوبارہ قبر پر لے چلو چنانچہ وہ لوگ مجھے قبر پر لے گئے جب میں قبرستان میں داخل ہوا تو میرے چچازاد بھائی ایک کنارے پر کھڑے ہوگئے، میں تنہا مرحومہ کی قبر پر پہونچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ قبر کھلی ہوئی ہے اور مرحومہ بیٹھی ہے یہ لڑکا ان کے چاروں طرف چکر لگا رہا ہے ابھی میں متوجہ تھا کہ غیبی آواز آئی کہ اے اللہ کو اپنی امانت سپرد کرنے والے تم نے اپنے بچے کو سپرد کیا تھا لہٰذا وہ محفوظ و مامون ہے بس تو اپنی امانت اٹھا کر لے جا، تو جونہی میں نے اس بچہ کو اٹھایا قبر بند ہو گئی اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ کے بندے اگر تم اپنی بیوی بھی خدا کے سپرد کر جاتے تو تمہاری بیوی بھی تمہیں محفوظ ملتی۔

میرے بزرگو اور دوستو.....! ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی تمام امانت کو اللہ ہی کے سپرد کرنا چاہیئے چونکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی بھی شخص کو امانت سپرد کرنا یہ شرک ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ شرک کی گنجائش کہیں بھی نہیں ہوتی اور شرک کو اختیار کرنے والوں کا ٹھکانہ صرف جہنم ہے۔ اسی طرح ایک بہت بڑے بزرگ، اللہ کے ولی عبد بن واقدی بصریؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کو گیا تو

Scanned by CamScanner

اتفاقاً میری ملاقات ایک ایسی شخصیت سے ہوئی جنکے ہمراہ نہایت خوبصورت ایک لڑکا تھا میں نے سوال کیا کہ یہ لڑکا کس کا ہے اس نے جواب دیا کہ لڑکا میرا ہے اور اسکے متعلق ایک عجیب و غریب واقعہ ہے وہ یہ ہے کہ میں ایک مرتبہ حج کو گیا اور میرے ہمراہ میری بیوی یعنی اس لڑکے کی ماں بھی تھی اس وقت یہ لڑکا اپنی ماں کے بطن میں تھا، دورانِ سفر اس کی ماں کو دردِ زہ شروع ہو گیا اور یہ لڑکا پیدا ہوا لیکن اس کی والدہ محترمہ عسرتِ ولادت کی وجہ سے اللہ کو پیاری ہو گئی (انّا للّٰہِ وانّا الیہ راجِعُون) چنانچہ میں اس کی والدہ مرحومہ کی تجہیز و تکفین میں مصروف ہو گیا جب میں تکفین وغیرہ سے فارغ ہوا اور روانگی کا وقت قریب آگیا تو میں نے اس لڑکے کو ایک پارچہ میں لپیٹ کر غار میں رکھ دیا اور اس کے اوپر کچھ پتھر بھی ڈال دیئے اور یہ خیال کرتا ہوا میں قافلے کے ساتھ روانہ ہو گیا کہ بچہ کچھ دیر بعد اللہ کو پیارا ہو جائے گا۔

میرے عزیز ساتھیو.....! غور فرمائیں کہ جب وہ شخص حج سے فارغ ہو کر واپس آرہا تھا تو اس کے ہمراہ ایک ساتھی تھا وہ ساتھی دوڑ کر اس غار کے نزدیک پہونچا اور پتھر ہٹایا تو دیکھتا ہے کہ لڑکا زندہ ہے اور اپنی انگلیاں چوس رہا ہے اور ان انگلیوں سے دودھ کے چشمے جاری ہیں چنانچہ اس کے والد بزرگوار نے اپنے لختِ جگر کو حاصل کیا اسی چیز کا نام حفاظتِ خداوندی ہے جیسا کہ روایات میں کثرت سے یہ بات منقول ہے کہ جب

Scanned by CamScanner

کوئی شخص اپنے مال و دولت کو خدا کے حوالے کر دیتا ہے اور وہ شخص اللہ کی اطاعت میں مشغول ہو جاتا ہے یا مخلوق کی خدمت میں مشغول ہو جاتا ہے یا والدین کی اطاعت میں مشغول ہو جاتا ہے یا تبلیغ دین میں مشغول ہو جاتا ہے یا کسی مسلمان بھائی کی عیادت میں مشغول ہو جاتا ہے ہر صورت میں اس کی اور اس کے مال و دولت کی حفاظت خداوند قدوس فرماتے ہیں جیسا کہ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

فانوس بن کے جسکی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

انہی الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں ربّ العالمین ہم سب کو اپنی امان اور حفاظت میں لے لے!

وما توفیقی الا باللہ

Scanned by CamScanner

کلام الٰہی کا چیلنج

الحمدُ لِلّٰہِ کفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہِ الَّذِینَ اصطفیٰ۔

امَّا بعد! فاعُوذُ باللّٰہِ منَ الشَّیطانِ الرَّجیم

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلیٰ عَبْدِنَا فَأْتُوْ بِسُوْرَۃٍ مِنْ مِثْلِہٖ وَادْعُوْا شُھَدَاءَکُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔

[صَدَقَ اللّٰہُ العَظِیْمُ]

حاضرین جلسہ ونظماء عظام ومؤقر اساتذۂ کرام.....!

میں نے آپکے سامنے کلام اللہ شریف کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی ہے جس میں باری تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ یہ قرآن جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر سناتے ہیں، اسکے علوم ومعارف تمہارے سامنے بیان کرتے ہیں، اس کی صداقت وسچائی کا اعلان کرتے ہیں اور تم یہ سمجھتے ہو اور تمہارا یہ خیال باطل ہے کہ یہ کلام کلام الٰہی نہیں ہے اور تم میرے حبیب کو جھٹلاتے ہو جیسا کہ تم میں سے کہنے والے کہتے ہیں کہ اگر ہم چاہتے تو اس جیسا کلام ہم بھی پیش کر دیتے تو آؤ تمہارے لئے راستہ صاف ہے تم بھی انسان ہو تم بھی اسی خطہ کے رہنے والے ہو، تم بھی فصاحت وبلاغت کے ماہر ہو، تمہارے چھوٹے چھوٹے بچے بھی سخن فہم اور نکتہ رس ہوتے ہیں، تم نظم ونثر کے استاذ ہو، نیز ان تمام صفات میں ماہر فن ہو تو تم اس جیسا قرآن پیش

Scanned by CamScanner

کردو پھر آگے اور چیلنج کیا گیا جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے " قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الجِنُّ وَالاِنْسُ عَلیٰ اَنْ یَأتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا القُرْآنِ لَایَاتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا" کہ اے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اعلان فرمادیجئے کہ کائنات کے تمام جن وانس جمع ہو کر اس بات کی کوشش کریں کہ اس جیسا قرآن کریم لے آئیں تو نہیں لا سکتے اگرچہ ایک دوسرے کی مدد ہی کیوں نہ کرے۔ غرض کہ تمام کائنات مل کر سر جوڑ کر بیٹھ جائے تو بھی قرآن کریم کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

گرامی قدر ساتھیو.....! یہ ایک چیلنج تھا دشمنان اسلام و قرآن کیلئے، یہ ان کے لئے ایک زرّیں موقع تھا جو اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف طعن و تشنیع کر رہے تھے جو اسلام کا چہرہ مسخ کرنے کی ناکام کوششیں کر رہے تھے لیکن جب قرآن نے دعویٰ دائر کیا تو ان دشمنان اسلام کے چہروں پر ہوائیاں اُڑنے لگیں وہ سب ماہرین فن فصاحت وبلاغت میں اپنا جواب نہ رکھنے والے حیرت میں پڑ گئے کسی نے بھی اس چیلنج کو قبول نہ کیا سب کی زبانیں گنگ ہو گئیں، پھر حق تعالیٰ شانہ نے اور نیچے اُتر کر فرمایا کہ اگر تم پورا قرآن پیش نہیں کر سکتے ہو تو اس جیسی دس سورت ہی بنا کر پیش کردو اگر تنہا نہیں لا سکتے ہو تو اپنی عالمی کانفرنس بلالو اکیڈمی اور ادارے قائم کرلو، اور اس کا جواب پیش کردو، ارشاد فرمایا "اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰیہُ قُلْ فَأْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِہٖ" کیا تم کہتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس متبرک کتاب کو گڑھ لیا ہے سو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے کہ تم اس

Scanned by CamScanner

جیسی دس سورتیں ہی بنا کر پیش کر دو اور اللہ کو چھوڑ کر جسے چاہو تم بلالو اگر تم لوگ اپنے قول میں سچے ہو ــــ لیکن میرے دوستو! اس چیلنج پر بھی عرب کے معاشرے سے کوئی صدا بلند نہیں ہوئی، کسی کی رگِ حمیّت نہیں پھڑکی، کسی کے دل میں غیرت نہیں آئی، کسی طبیعت میں جوش وابھار پیدا نہیں ہوا کہ وہ اس جیسا کلام پیش کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف محاذ کھڑا کر دیتے اور اس تحریک کو اکھاڑ پھینکتے۔

میرے بزرگو اور دوستو.....! خداوند قدوس نے ان کی رگِ حمیّت کو پھر للکارا ان کے شک وشبہہ کو پھر منکشف کیا اور صداقت کا اعلان کیا اور فرمایا "وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا الخ" کہ اگر تم کو اس کلام میں ذرّہ برابر شبہہ ہے اور تم یہ خیال کرتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسے بنا کر لائے ہیں تو تم اس کے مثل ایک ہی سورت بنا دو اور اپنے معبودانِ باطلہ کو ساتھ لے لو ان کا تعاون لیکر تمام قوم کو مجتمع کر کے انفراداً نہ ہی سہی اجتماعی طریقے پر اس کی ایک سورت پیش کر دو۔

سامعین کرام.....! ان تمام دعوؤں کے بعد بھی تمام کے تمام کفار ومشرکین کے قلم اور زبانیں قاصر رہیں اور کلام اللہ شریف کی آیت مبارکہ کے مثل ایک جملہ بھی یا ایک سورۃ بھی پیش نہ کر سکے اور یقین ہے کہ قیامت تک کوئی ماں کا لال پیش بھی نہیں کر سکتا ہے۔

اخیر میں دعاء فرمائیں کہ خداوند قدوس ہم تمام لوگوں کو کلام اللہ شریف پر ثابت قدم رکھے۔ (آمین یارب العالمین)

Scanned by CamScanner

والدین کی اطاعت

الحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمین ُ والصَّلوٰۃُ والسَّلامُ علی اشرفِ المُرسلین وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین امّا بعد!

فاعُوذُ باللّٰہِ منَ الشَّیطانِ الرَّجیم

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ

وَقَضٰی رَبُّكَ اَنْ لاَتَعْبُدُوْا اِلاَّ اِیَّاہُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔

صدر محترم و معزز ساتھیو.....! مالکِ حقیقی کا بہت بڑا احسان و کرم ہے کہ اس نے آج کی اس بابرکت مجلس میں لب کشائی کا موقع دیا آپ حضرات دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حق بات کہنے کی توفیق بخشے (آمین) میں نے دورانِ خطبہ کلام اللہ شریف کی آیت کریمہ کا مختصر سا ٹکڑا تلاوت کیا جس میں مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہ والدین کی خدمت اور والدین کی اطاعت کو اپنی عبادت کے ساتھ شمار فرماتے ہیں اسی طرح ایک دوسری جگہ ارشاد ہے "**اَنِ اشکُر لی ولوالدیك**" کہ میرے شکریئے کے ساتھ ساتھ اپنے والدین کا بھی شکریہ ادا کرو چونکہ اصل مالک واصل خالق تو اللہ رب العزت ہیں لیکن مالک مجازی والدین بزرگوار ہیں کیونکہ اللہ رب العزت نے ان ہی والدین کے ذریعہ دنیا میں پیدا کیا پھر ان ہی والدین کے ذریعہ ہم نے پرورش پائی یہی نہیں بلکہ والدہ محترمہ

Scanned by CamScanner

کو ہماری پیدائش کے وقت دردِ زہ نے کس قدر تڑپایا اور اس وقت روح فنا ہو جانے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں لیکن ان تمام تر مصیبتوں کو بخوشی جھیل کر آغوش محبت وا کر دی اور اپنے مبارک خون کو دودھ بنا کر پلایا افسوس ان اولاد پر ہے کہ زیادہ وقت گذر بھی نہیں پاتا کہ اولاد اپنے والدین کے تمام احسانات کو بھول جاتی ہے یہی نہیں بلکہ ناخلف اولاد اپنے والدین کے اوپر ڈنڈا اُٹھا لیتی ہے۔ یاد رکھو! کہ ایسی نافرمان اولاد کے اوپر اللہ کی لعنت ہے جیسا کہ حدیث مشہور میں روایات موجود ہیں کہ ایک مرتبہ تاجدار کونین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے جا رہے تھے کہ جب آپ نے پہلے منبر پر قدم رکھا تو فرمایا آمین! اسی طرح دوسرے منبر پر قدم رکھا تو فرمایا آمین! اسی طرح تیسرے منبر پر قدم رکھا تو فرمایا آمین! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عملیات سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے پوچھا کہ یارسول اللہ آج ہم لوگوں نے عجیب ماجرا دیکھا ہے کہ آپ نے تین بار آمین فرمایا آخر یہ کیا بات ہے؟ تاجدارِ بطحاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل امین تشریف لائے تھے انہوں نے کہا کہ جو شخص رمضان المبارک کا مہینہ پائے لیکن روزہ نہ رکھے اس پر اللہ کی لعنت ہو تو ہم نے کہا آمین! اسی طرح دوسری مرتبہ فرمایا کہ جہاں آپ کا نام آئے لیکن آپ پر درود نہ بھیجے لہٰذا اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو تو ہم نے کہا آمین! اسی طرح تیسری دفعہ فرمایا اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے

Scanned by CamScanner

والدین کو پائے لیکن ان کی خدمت نہ کرے تو ہم نے کہا آمین!

نوجوانانِ کرام! غور فرمائیں کہ بددعاء ہیں سید الملائکہ کی اور سید الانبیاء کی آمین ہے بھلا بتائیں یہ بددعاء کس طرح رد ہو سکتی ہے یقین ہے کہ بارگاہِ الٰہی میں قابل و مقبول ہے، اسی طرح کا ایک واقعہ یاد آیا کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ میرے باپ نے میرا سارا مال و دولت لے لیا ہے اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اپنے والدین کو بلا کر لاؤ تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ اسی وقت حضرت جبرئیل تشریف لائے اور عرض کیا کہ یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کا باپ آجائے تو آپ اس سے پوچھیں کہ وہ کلمات کیا ہیں جو اس نے اپنے دل میں کہے تھے چنانچہ جب وہ اپنے باپ کو بلا کر لے آیا تو محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشفقانہ انداز میں پوچھا کیا بات ہے کہ آپ کا لڑکا آپ کی شکایت کرتا ہے، کیا آپ اس کا مال چھین رہے ہیں؟ باپ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ خود اسی سے دریافت فرمائیں کہ میں اسکی پھوپھی، خالہ اور اپنے نفس کے علاوہ کہاں صرف کرتا ہوں، اتنا سن کر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھ لی حقیقت جس پر تو نے واویلا مچا رکھا تھا۔ اس کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے والد سے فرمایا کہ تم وہ کلمات بتاؤ جو تم نے دل ہی دل میں کہے تھے عرض کیا کہ آپ پر میرے والدین قربان ہوں آپ پر میری جان و مال قربان ہوں میں کیوں نہ بتاؤں، فرمایا کہ میں

Scanned by CamScanner

نے صرف اتنا کہا تھا کہ میں نے تجھے بچپن میں غذا دی، جوان ہونے تک ذمہ داری اُٹھائی، جب تم رات میں بیمار ہوتے تو ہم نے اپنی نیند حرام کیا گویا کہ ہم نے اپنی تمام تمناؤں کو تم پر صرف کیا (وغیر ذالک) ہادیٔ برحق، شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لڑکے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "**اَنْتَ ومالك لابيك**" جا تو بھی تیرا مال بھی تیرے والد کا ہے۔

میرے دوستو.....! والدین کا درجہ بہت بڑا درجہ ہے جس نے والدین کی خدمت کی گویا اس نے اپنی دنیا و آخرت کو سنوار لیا جیسا کہ اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدمت گذار لڑکا اپنے والدین پر احترام وعظمت کی نگاہ سے نظر ڈالے تو ہر نظر کے بدلے ایک حج مقبول کا ثواب ہوگا چنانچہ اسی وقت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر ایک دن میں ہزار مرتبہ احترام و عظمت کی نگاہ سے نظر ڈالے تو کیا اجر ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہزار حج مقبول کا ثواب ہوگا۔ لیکن آج ہمارے معاشرے کا یہ حال ہے کہ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ مال و دولت سے یا دیگر اشیاء سے نوازتا ہے تو وہ اپنے والدین کو حقیر نظر سے دیکھتا ہے، یاد رکھیں کہ ایسی اولاد پر اللہ کی لعنت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم تمام لوگوں کو سچے دل اور مومنانہ خدمات کے ساتھ والدین کی خدمت کرنے کی تڑپ عطا کرے! (آمین)

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ.

Scanned by CamScanner

عدل وانصاف اور سچی شہادت

نَحْمَدُہٗ ونُصَلِّی علیٰ رسُولِہِ الکَریم، امّا بعد!

فاعُوذُ باللّٰہِ منَ الشَّیطانِ الرَّجیم

بسم اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

یَاایُّھَا الَّذِیْنَ آمنُوا کُوْنُوْا قَوَّامِیْنَ بِالقِسْطِ شُھَدَاءَ لِلّٰہِ ولَوْ عَلیٰ اَنْفُسِکُمْ او الوَالِدَیْن وَالاَقْرَبِیْنَ اِنْ یکُنْ غنِیّاً او فقِیراً،

محترم حضرات وگرامی قدر ساتھیو.....! آج میں عدل وانصاف اور سچی گواہی پر لب کشائی کرنا چاہتا ہوں میں نے آپ حضرات کے سامنے سورۂ نساء کی آیت کریمہ تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے ایمان والو انصاف پر قائم رہو اور اللہ ہی کے لئے گواہی دینے والے بن کر رہو اگرچہ تمہاری جانوں پر یا تمہارے ماں باپ پر یا تمہارے رشتہ داروں کے خلاف جائے غنی ہو یا فقیر۔

دوستو.....! پہلے مذکورہ آیت کریمہ کا سبب نزول بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ دو آدمیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا مقدمہ پیش کیا ان میں ایک غنی اور دوسرا فقیر تھا آپ کا رجحانِ مبارک فقیر کی طرف ہوا، کیونکہ خیالِ مبارک میں یہ بات مستحکم ہوئی کہ فقیر غنی پر

Scanned by CamScanner

کیا ظلم کرے گا اسی بناء پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی (ابن ابی حاتم تفسیری سدی) اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ انصاف پر قائم ودائم رہو اصل چیز انصاف ہے اور وہی مطلوب ہے کسی کی بھی طرفداری کرنے سے انصاف باقی نہیں رہتا انصاف کرنے کے جو اصول ہیں انھیں کے مطابق فیصلے کئے جائیں البتہ گواہ سچے ہوں، چونکہ جہاں یہ حکم دیا گیا کہ انصاف پر قائم رہو وہاں یہ بھی حکم دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے گواہی دینے والے بنو، گواہ بھی جھوٹی گواہی نہ دے، اور کسی کی طرفداری نہ کرے، حق کو خوب اچھی طرح ادا کرے اور دورانِ گواہی غلط بیان نہ دے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی زبانوں کو موڑ کر یا الفاظ کی ہیر اپھیری کر کے گواہی دے دیتے ہیں جس میں کہ ظالم کی طرفداری ہو جاتی ہے، یا حق واضح نہیں ہو پاتا ہے جس کی وجہ سے حاکم فیصلہ دینے سے عاجز رہ جاتے ہیں جس سے مظلوم کا حق مارا جاتا ہے، نیز یہ بات واضح رہے کہ جو شخص گواہ ہو وہ گواہی دینے سے اعراض نہ کرے کیونکہ جہاں کسی کا حق مارا جاتا ہے وہاں حق کی گواہی دینا واجب ہے، جس کی خلاف ورزی کرنا گناہ میں شامل ہے اسی کو خداوند قدوس نے فرمایا "وَاِنْ تلوٗوا او تعرضُوا فاِنَّ اللّٰہ کانَ بمَا تعملُونَ خبیراً" اسی طرح حق جل مجدہ نے سورۂ بقرہ کے آخری رکوع میں فرمایا "ولاَ یأب الشُّھداءُ اذا ما دُعُوا" اور فرمایا "ولاتکتُمُوا الشَّھادَۃَ ومن یکتُمھَا فاِنَّہ آثِمٌ قلبُہٗ" مزید ارشاد فرمایا کہ اللہ کے لئے گواہی دو اور دورانِ شہادت یہ نہ

Scanned by CamScanner

دیکھو کہ میری شہادت کسی کے خلاف جارہی ہے اگرچہ تمہاری اپنی جانوں کے خلاف ہو جائے یا تمہارے والدین کے خلاف ہو یا کسی بھی رشتہ دار کے خلاف ہو پھر بھی صحیح اور حق گواہی دیا کرو۔

میرے دینی بھائیو.....! آج تو ہمارا حال یہ ہے کہ عوام سے دب کر جھوٹی گواہی دے دیتے ہیں، جاہل عوام ہی نہیں بلکہ اہل علم بھی اس عظیم فتنہ میں بہہ جاتے ہیں جیسا کہ تاریخ شاہد ہے کہ تقسیم ہند کے وقت کافروں کے مظالم سے بچ کر بہت سارے مسلمان دوسرے مسلمانوں کے بعض علاقوں میں ہجرت کر کے پہونچ گئے اور پھر وہاں مکانات وجائداد وغیرہ بنالئے، جب علاقے کے لوگوں کو علاقائی عصبیّت کا خیال آیا تو پناہ گزین مسلمانوں کو اپنے علاقہ سے نکالنے پر آمادہ ہوگئے، پناہ گزینوں پر بے تحاشہ ظلم کیا انکے مال اور جائیداد پر قبضہ کیا اس وقت حکام اور عوام ہی نہیں بلکہ اہل علم بھی اس عظیم جہالت پر آمادہ تھے کہ یہ ہماری زمین ہے، یہ دولت ہمارے یہاں رہتے ہوئے حاصل کی ہے، فلہٰذا یہ سب کچھ ہمارا ہے اس عصبیّت وجاہلیت کی وجہ سے پناہ گزینوں پر بڑے بڑے مظالم ہوئے اور حکام وعوام نے "**کُونُوا قوّامین بالقِسطِ**" کی خلاف ورزی کی اگر کسی کے دل میں انصاف کی بات تھی تو خوف اور مصلحت کی وجہ سے سامنے نہ لائے۔ بہر حال انصاف پر قائم رہنے میں یہ سب داخل ہیں کہ کوئی کسی پر ظلم نہ کرے اور ظالم کو قتل سے روکا جائے، ظالم

Scanned by CamScanner

کی حمایت نہ کی جائے، اور مظلوم کا حق دیا جائے اور دلایا جائے، گواہی دیئے میں کبھی اپنوں کا خیال نہ کیا جائے، گواہی خواہ کسی کے بھی خلاف جائے لیکن پھر بھی سچی گواہی دیں۔ جو لوگ اللہ کے لئے گواہی نہیں دیتے ہیں حالانکہ قرآن نے صاف طور سے اعلان کر دیا **شُهَدَاءَ لِلّٰهِ** پھر ان سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے نیز کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو روزانہ کچہری میں حاضر ہوتے ہیں اور جس کے خلاف بھی گواہی دلائی جائے تھوڑے سے روپئے پیسے کے لالچ میں جھوٹی گواہی دیتے ہیں اور جھوٹی گواہی دینا بہت سے لوگوں کا شعار بن گیا ہے یقین کیجئے کہ ایسی گواہی قطعاً حرام ہے اور اس پر جو اجرت لیتے ہیں وہ بھی حرام ہے بالخصوص یہ مباحث ہمارے وکلاء کیلئے نصیحت ہیں چونکہ ان لوگوں کو کورٹ کچہری میں زیادہ شہادت دینے کی نوبت آتی ہے۔ بہر حال جناب کونین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ قیامت کے دن اللہ کے سائے کی طرف سب سے پہلے پہونچنے والے کون ہوں گے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جب انہیں حق دیا جاتا ہے تو قبول کر لیتے ہیں اور اگر ان پر کسی کا حق ہو تو جب مانگا جائے تو دے دیتے ہیں دوسرے لوگوں کے سلسلے میں وہی فیصلہ کرتے ہیں جو فیصلہ اپنوں کے لئے کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ جب اپنے لئے حق اور انصاف چاہتے ہیں ایسے ہی جب دوسروں کے بارے میں فیصلہ

Scanned by CamScanner

کرنے کا موقع آجائے تو اس وقت بھی انصاف کرتے ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح)

محترم سامعین کرام.....! صاحب حق امیر ہو یا غریب اس کا حق دلانا اور دینا فرض ہے کسی سے اس لئے عناد رکھنا کہ وہ غریب ہے یا امیر یہ اسلام میں نہیں ہے، اسلام حق کا ساتھی ہے ظلم کا ساتھی نہیں، اسلام اچھائی کو پسند کرتا ہے برائی کو نہیں۔ لیکن آج لوگوں کا مزاج ایسا بن چکا ہے کہ جس طرح سے ممکن ہو مالدار کو دباؤ گرچہ ظلم غریب کی طرف سے ہو جہاں کہیں کسی امیر و غریب میں کوئی تنازعہ ہو گیا تو دیکھا جاتا ہے کہ عام لوگ غریب ہی کی طرف ہو جاتے ہیں حالانکہ شریعت نے یہ سبق نہیں دیا ہے کہ تم امیر و غریب کی طرفداری کرو بلکہ کہا ہے کہ انصاف پر قائم رہو چنانچہ اگر کسی امیر نے مزدور رکھا اور کام لیکر اس کی مزدوری نہ دی یا کم دی تو اس صورت میں غریب کا ساتھی ہونا چاہئے اور اس کے جو حقوق ہیں وہ دلائیں اور اگر کسی غریب نے امیر کا پیسہ یا روپیہ پر قبضہ کر لیا تو اس غریب سے امیر کا حق دلائیں، چونکہ اسلام حرام کا مخالف ہے اگر امیر کے پاس ناجائز مال ہے تو امیر گنہگار اور جس کے مال و دولت پہ قبضہ کیا ہے اس کا حق ادا کرے اور اگر کسی غریب نے کسی امیر کا ناجائز طور پر مال لے لیا ہے تو وہ بھی گنہگار ہے لہٰذا اس کے ذمہ بھی واجب ہے کہ اس کا مال واپس کر دے۔

Scanned by CamScanner

میرے بزرگو اور دوستو.....! اب تو مزدور یہ بھی کرتے ہیں کہ معاملے کے اعتبار سے جتنا اس کا حق بنتا ہے اس سے زیادہ مانگتے ہیں اگر کارخانہ دار نہ دے تو ہڑتال (یعنی کام بند) کر دیتے ہیں پھر ہڑتال کے زمانے کے بعد بھی معاوضہ مانگتے ہیں اور اس کو مزدور کا حق سمجھا جاتا ہے اور لوگ عموماً مزدوروں کے طرفدار ہو جاتے ہیں یہ حمایت کرنا قطعاً ناجائز ہے اور ایسا کرنا عدل وانصاف ہی کے خلاف نہیں بلکہ قرآن وحدیث کے بھی خلاف ہے اسی طرح کسی حکومت کے غلط قانون کی وجہ سے کارخانہ بند ہو گیا اور امیر صاحب اپنے کام کو جاری رکھنے کی بنا پر مجبوراً اس زمانے کے روپے دے دے جس زمانے میں مزدور نے کام نہیں کیا تو مزدوروں کا وہ مزدوری لینا قطعاً حلال نہیں ہو گا اسی طرح مزدور آٹھ گھنٹے روز آنہ کا معاملہ کرتے ہیں پھر وقت کم کر دیتے ہیں اور تنخواہ پوری لیتے ہیں یا وقت تو دیتے ہیں اور کام نہیں کرتے یعنی کچھ دیر کام کیا پھر بیٹھ گئے اور گفتگو میں وقت کو صرف کر دیا اسی طرح جو کام ذمہ میں نہیں ہے لیکن اس کام میں مشغول ہو گئے اور تنخواہ پوری طور پر لی تو ایسا عمل کر کے پوری تنخواہ لینا قطعاً حلال نہ ہو گا۔

بارگاہِ ایزدی میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حلال رزق کمانے کی توفیق بخشے اور عدل وانصاف پر قائم ودائم رکھے! (آمین! ثم آمین)

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

Scanned by CamScanner

محبت و عداوت فقط اللہ ہی کیلئے ہو

الحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمین والصَّلوٰۃ والسَّلامُ علی خیرِ خلقِہٖ محمَّدٍ وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین امّا بعد!

قالَ رسُولُ اللّٰہِ ﷺ الحُبُّ فِیْ اللّٰہِ والبُغْضُ لِلّٰہِ۔ اوْ کمَا قالَ علیہِ الصَّلاۃُ والسَّلامُ،

برادرانِ اسلام اور ملت کے پاسبانو.....! احقر آج کی اس بابرکت مجلس میں بلا تمہید تقریر کا آغاز کر رہا ہے دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحیح صحیح دین کی باتیں کہنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

ارشادِ ربانی ہے کہ جو لوگ مجھ سے محبت کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کو چاہئے کہ میرے حبیب کی اتباع کریں پھر اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرنے لگیں گے اور اس کا انعام یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے، اور اللہ تعالیٰ بڑا غفور الرحیم ہے (سورۂ بقرہ) ظاہر ہے کہ انسان اسی کی اتباع کرتا ہے جس سے ان کو محبت ہوتی ہے لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنا یہ علامت ہے کہ حضور ﷺ سے محبت کی جس کا انعام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے محبت فرمائیں گے اور گناہوں کو بخش دیں گے یہی نہیں بلکہ بعض روایات کے مطابق سیئات (یعنی گناہِ صغیرہ) کو نیکیوں سے بدل دینگے لہٰذا ہر مسلمان کے ایمان کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ وہ ان اعمال کو اپنی زندگی میں داخل کرے جن سے اللہ

Scanned by CamScanner

تبارک وتعالیٰ کی رضاوخوشنودی حاصل ہو منجملہ ان اعمال کے یہ ہے کہ مسلمان ایک دوسرے سے محبت وعداوت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے رکھے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کچھ آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ جل شانہ اپنی رحمت کے سائے میں ایسے دن جگہ عطا فرمائیں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا منجملہ ان میں سے ایک وہ بھی شخص ہے جس نے صرف اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے محبت وعداوت کی ہو، اسی پر اس کا اجتماع ہو، اسی پر اس کی جدائی ہو، اور اللہ جل شانہ بروز قیامت بعض قوموں کا حشر اس طرح فرمائیں گے کہ ان کا چہرہ پر نور اور چمکتا ہوا ہوگا اور وہ موتیوں کے منبر پر آرام فرما ہوں گے وہ وہ اشخاص ہیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں مختلف مقامات سے ایک جگہ جمع ہوئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں اسی طرح ان میں سے وہ اشخاص بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ ہی کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ایک جگہ جمع ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے آپس میں ملتے جلتے ہوں یہ تمام لوگ ان بالا خانوں میں ہوں گے جن میں یاقوت کے ستون ہوں گے جنکے چاروں طرف دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور وہ ایسے ہوں گے جیسے کہ چودہویں رات کا چاند چمکتا ہو۔ اسی طرح جس نے اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے کسی شخص سے محبت کی اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے دشمنی رکھی اور اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے کچھ تحفہ پیش کیا اور اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے منع کیا (یعنی نہیں دیا) تو اس نے اپنے ایمان کی تکمیل

Scanned by CamScanner

کرلی۔ حدیث میں ہے کہ جو لوگ میری رضا کیلئے آپس میں محبت کرتے ہیں ان کے لئے میری محبت واجب ہو جاتی ہے اسی طرح جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نسبت پر اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لئے صبح کو جاتے ہیں تو شام تک ان کے لئے ستر ہزار فرشتے مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں اور اگر شام کو جائے تو صبح تک فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

عشقِ نبوت کے دعویدارو.....! ایک زمانہ وہ تھا کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان سے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے محبت وعداوت رکھتا تھا جو چیز اپنے لئے پسند کرتا وہی چیز دوسرے مسلمان بھائیوں کے لئے پسند کرتا تھا ان میں اتحاد واتفاق اس درجہ کا تھا کہ کسی مسلمان کو کوئی تکلیف یا پریشانی لاحق ہوتی تھی تو ہر ممکن طریقہ سے مدد ونصرت کے لئے مستعد رہتے تھے حتی کہ ایک بار میدانِ جہاد میں پانی کی ضرورت پڑی تو اپنے مسلمان بھائی کو پہلے پانی پلانے کو کہا دوسرے نے اپنے دوسرے بھائی کو پہلے پانی پلانے کو کہا اسی طرح سات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شہید ہوگئے۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ہے کہ ایک غریب صحابی نے بکرے کا سر دوسرے صحابی کو تحفہ میں بھیجا تو وہ تحفہ کئی گھروں میں چکر لگا کر پہلے صحابی کے پاس واپس آگیا ہر ایک صحابی نے یہ سوچا کہ میرا دوسرا بھائی اس کا ضرورت مند ہے۔ یہ تھی حضرات صحابہ کرامؓ کی آپس میں محبت۔

میرے بزرگو اور دوستو.....! جب ہماری محبت ایک دوسرے

Scanned by CamScanner

سے صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہو اور کوئی غرض ومفاد نہ ہو تو خداوند قدوس جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرماتے ہیں کہ اعلان کردو کہ میں فلاں ابن فلاں سے راضی ہو گیا ہوں اس سے محبت کرتا ہوں تو آسمان وزمین میں یہ آوازیں گونج اٹھتی ہیں کہ اللہ پاک اپنے فلاں بن فلاں بندے سے محبت کرتے ہیں لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرنے لگو تو آسمان وزمین کی تمام مخلوقات اس خوش نصیب بندے سے محبت کرنے لگتی ہیں جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ سمندر کی مچھلیاں اور بلوں میں چیونٹیاں اس سے محبت کرتی ہیں اور دعائے مغفرت کرتی ہیں۔

گرامی قدر ساتھیو.....! ہم تمام اہل ایمان وتر کی نماز میں دعاء قنوت کے دوران نَخْلَعُ ونترُكُ مَنْ يفجُرُكَ، پڑھتے ہیں کہ اے میرے مالک وخالق میں نے ان لوگوں کو جدا کردیا جو تیری نافرمانیاں کرتے ہیں لیکن افسوس صد افسوس یہ ہے کہ ہمارے قول وعمل میں بڑا تضاد ہے یعنی ہم اپنی دعاء ووعدہ کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور خاندان ورشتہ دار وغیرہ سے محبت رکھتے ہیں جو کھلی ہوئی نافرمانیاں اور معصیتوں میں مبتلا ہیں اور یہ بات اچھی طرح یاد رکھیں کہ عداوت ودشمنی دنیاوی معاملات میں ہرگز نہیں ہونی چاہئے ورنہ ایسے لوگوں کی دعائیں قابل قبول نہیں ہوتیں۔

دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو صحیح صحیح بات کہنے وسننے کی توفیق بخشے اور اس پر عمل کرنے کا جذبہ بھی عطا فرمائے! (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العالمین

Scanned by CamScanner

دنیا و آخرت میں ایمان و یقین کی طاقت

الحَمْدُ لِلّٰہ نَحْمَدُہٗ ونُصَلِّی علیٰ رسُولِہِ الکَریم،
امّا بعد! فاعُوذُ باللّٰہِ منَ الشَّیطانِ الرَّجیم
بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ
وَ اَنتُمُ الاَعلَونَ اِنْ کُنتُمْ مُؤمِنِیْنَ،

محترم سامعین کرام و نوجوانانِ اسلام.....! اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان و کرم ہے کہ اس نے ہم لوگوں کو ایمان والا بنایا جیسا کہ ہم نے دوران خطبہ قرآن شریف کی آیتِ کریمہ کے ایک جز کی تلاوت کی جس میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ تم ہی لوگ دنیا میں سر بلند رہو گے بشرطیکہ سچے اور پکے مؤمن بنے رہو گے۔ یہ حقیقت ہے کہ ایمان و یقین کی طاقت اتنی بڑی طاقت ہے کہ دنیا میں اس سے بڑھ کر نہ کوئی طاقت وجود میں آئی اور نہ آئندہ کبھی وجود میں آسکتی ہے، جب یہ انسانی دنیا قائم ہوئی یعنی سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر ہمارے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک جس قدر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس دنیا میں تشریف لائے ان سب نے محض اپنی ایمانی طاقت اور قوت سے اپنے اپنے مخالفین کو زیر کیا یا یوں کہئے کہ ایمان کے مقابلے میں مخالفین نے شکست کھائی اور انبیاء کرام غالب رہے۔

میرے بزرگو اور دوستو.....! انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے

Scanned by CamScanner

ساتھ ان کی (ملعون) قوم نے کیا کچھ نہیں کیا قرآن وحدیث شاہد ہیں کہ کوئی نبی ایسا نہیں آیا جن کی مخالفت نہ کی گئی ہو اور ان کا تمسخر یعنی مذاق نہ اُڑایا گیا ہو کسی کو اس قدر پتھر مارے گئے کہ ان پتھروں میں ڈھک گئے، کسی کو آرے سے (تخت کاٹنے کا آلہ) چیر کر دو ٹکڑے کیا گیا، کسی کو لوہے کے کنگھے سے اذیتیں دی گئیں، کسی کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا گیا کسی کو حکومت اور بادشاہت کا لالچی کہا گیا کسی کو قتل کی دھمکی دی گئی کسی کو جادو گر، مجنوں، پاگل، دیوانہ کہا گیا، کسی کو جھوٹا وفسادی کہا گیا۔ غرض کہ ایک دو طریقوں سے نہیں بلکہ مختلف طریقوں سے اللہ کے برگزیدہ بندوں کی مخالفت کی گئی، لیکن انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام محض اپنے خداداد ایقان وایمان کی بدولت ان حالات سے بالکل نہ گھبرائے بلکہ تمام مصائب کا اطمینان وسکون کے ساتھ اور خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا اور اپنے خدا کی طرف سے لائے ہوئے مشن کو جاری رکھا لہٰذا ان کا مشن دنیا میں کامیاب رہا اور ان کے خلاف استعمال ہونے والی طاقتیں ناکام ہو گئیں اور وہ مردانِ خدا دنیا میں آفتاب کی طرح چمکے اور ساری دنیا کو اپنے نور سے منور کیا، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تو اللہ رب العزت کے اولوالعزم پیغمبر اور انکے محبوب اور چہیتے برگزیدہ بندے ہیں آپ ان کے بعد کی تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھیں گے تو انبیاء کرام کے بعد بھی ہر زمانے میں ایسے ایسے مردِ خدا ملیں گے کہ جن کے ایمان ویقین کی طاقتیں سیکڑوں باطل طاقتوں پر غالب رہی ہیں اور انہوں نے اپنے ایمان ویقین کی بدولت

Scanned by CamScanner

نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

میں آپ کو سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ سناتا ہوں جیسا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے چند روز پہلے سیدنا حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو (جو ۱۷/ سال کے ایک نوجوان صحابی تھے) ایک لشکر کا امیر بنایا اور لشکر کو روانگی کا حکم فرمایا ابھی لشکر کو تیار کر کے شہر سے باہر ڈیرہ ڈالا ہی تھا کہ اُدھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں کے تاجدار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی لشکر والوں کو خبر ملتے ہی اپنے روانگی کو ملتوی کر دیا غرض کہ اسی اثناء میں آپ کے وصال کا عظیم حادثہ پیش آتا ہے اسی پہ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

اے فلک یہ تو بتادے کس طرح جھیلیں گے ہم
نبی برحق، شفیع امت سرکارِ دوعالم کا غم

آہ.....! افسوس یہ جانکاہ واقعہ صحابہ کرام کے لئے اور مسلمانوں کے لئے کیا کم مصیبت تھی کہ ہدایت کا وہ آفتاب جس کی وجہ سے ساری کائنات پیدا کی گئی وہ سارے عالم کو ہدایت کے نور سے منور کر کے روپوش ہو گئے، ستم بالائے ستم یہ ہوا کہ یہ حادثہ عظیم وجود میں آتے ہی عرب میں چاروں طرف اختلاف اور فتنہ وفساد کی آگ بھڑک اٹھی، عرب کے یوں تو سارے کے سارے مسلمان ہو گئے تھے ان میں بہت سے قبیلے ایسے بھی تھے جو نئے نئے ایمان لائے تھے انہیں ایمان کی حلاوت و مٹھاس ابھی نہیں

Scanned by CamScanner

ملی تھی یعنی دوسروں کا دیکھا دیکھی مسلمان ہو گئے تھے ایسے لوگوں میں خودسری، عزت وجاہ اسلام کے بعد بھی پہلے ہی کی طرح موجود تھی، نبی برحق، شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ان نومسلم قبیلوں میں تحریک پیدا ہو گئی اور اسلام سے معاذ اللہ مرتد ہو جانے کی ایسی تیز ہوا چلی کہ دو یا تین قبیلوں کو چھوڑ کر عرب کے سارے قبیلوں کو متأثر کر دیا۔

سامعین کرام، ومعزز ساتھیو.....! ایک طرف یہ فتنۂ ارتداد کا طوفان چاروں طرف اٹھ کھڑا ہوا اور دوسری طرف نبوت کا دعویٰ کرنے والے جگہ جگہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے حامیوں اور طرفداروں نے ملک عرب میں ہل چل مچادی غرض کہ ہر طرف سے فتنہ وفساد اور ارتداد کی آندھی چل پڑی، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین خصوصاً خلیفۂ اوّل سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا علامہ ابن الاثیر نے اس فتنۂ باطلہ کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے "تَجَرَّمَتِ الاَرْضُ نَاراً" کہ عرب کی زمین میں آگ لگ گئی تھی، یہ صورت حال دیکھ کر تمام صحابۂ کرام نے سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا اے امیر المؤمنین! اس وقت مسلمان نہایت پریشان ہیں اور بے سر وسامان ہیں چاروں طرف مخالفین اسلام نے طوفان اٹھا رکھا ہے ایسی حالت میں اسامہ کا لشکر نہ بھیجیں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ مہاجرین اور انصار کے اس لشکر کا مدینہ منورہ سے دور چلا جانا دور اندیشی کے خلاف اور خاص کر ہم مدینہ والوں کے لئے بھی خطرناک ہے خود امیر لشکر حضرت اسامہؓ نے بھی یہی

Scanned by CamScanner

مشورہ دیا حتی کہ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی منع فرمایا مگر وہ ابو بکر صدیق جو ایمان و یقین اور عزم و استقامت کے پہاڑ تھے انہوں نے ایک نہ سنی اور فرماتے رہے اگر کتے اور بھیڑیے بھی مجھے اُٹھالے جائیں جب بھی میں اس لشکر کو روانہ کردوں گا، جو فیصلہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اس کو رد نہیں کروں گا اور اگر ان بستیوں میں میرے علاوہ کوئی باقی نہ رہے جب بھی میں اس لشکر کو روانہ کردوں گا، چنانچہ صحابہ کرام آپ کی بروقت مستعدی اور عزم و استقلال کو دیکھ کر خاموش ہو گئے آخر کار حضرت اسامہؓ اپنی مہم پر روانہ ہو گئے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی ایمانی بصیرت سے حالات کا جائزہ لے رہے تھے اور فتنہ کو فرو کرنے کا طریقہ بھی اپنی ایمانی بصیرت ہی سے سوچ رہے تھے۔ سچ ہے، **اِتَّقُوْا مِنْ فِرَاسَةِ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ**، کہ مؤمن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

میرے بزرگو اور دوستو.....! مؤرخین نے لکھا ہے کہ ایسے حالات کے باوجود لشکر بھیجنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام عرب کے قبائل پر مسلمانوں کی ہیبت قائم ہو گئی اور بہت سے لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ اگر مسلمانوں کے پاس کافی فوج نہ ہوتی تو اتنا بڑا لشکر دار الخلافت یعنی مدینہ منورہ کو غیر محفوظ چھوڑ کر نہ نکلتے، چنانچہ آپکی دور بینی اور ظاہری تدبیر ایسی کارگر ہوئی کہ جتنی تیزی کے ساتھ یہ عظیم فتنہ پھیلا تھا اتنی ہی جلدی ختم ہو گیا اور لشکر کا روانہ کرنا مخالفین کے شر کو دبانے کے لئے کافی ہو گیا

Scanned by CamScanner

اور تمام اندرونی اور بیرونی خطروں کا قلع قمع ہو گیا حتی کہ وہ مخالفین جو مسلمانوں سے آمادۂ جنگ ہو گئے تھے وہی اسلام کے دلدادہ بنکر اسلام کی اشاعت و دعوت و تبلیغ میں ہمیشہ کے لئے مشغول ہو گئے۔

عزیز ساتھیو.....! سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان و یقین کا یہ بہت ہی اہم اور عظیم الشان کارنامہ ہے اتنا زبردست فتنہ اور اتنی جلد فرو کر دینا یہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دور بینی اور کمال ایمانی کا بے مثال واقعہ ہے کوئی بھی تاریخ میں ایسا انقلاب نہیں ملتا ہے کہ جس طرح ابو بکرؓ نے پیدا کیا یہ واقعہ تاریخ میں سنہرے حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں چنانچہ انگریزوں نے اسلام کی جو تاریخیں لکھی ہیں اس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس کارنامے کو بہت زیادہ مزین کیا ہے اور حدود سے تجاوز کر کے ان بد بختوں نے لکھ دیا کہ حقیقت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو بکرؓ جیسا باکمال اور عزم و استقلال والا اور دور بین آدمی مل گیا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو چمکا دیا اگر ابو بکر نہ ہوتے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مشن کامیاب نہ ہوتا۔ معاذ اللہ! یہ ان ملعونین کی تاریخی تحریف ہے، ہمارے آقائے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں قصداً اسی طرح لکھا ہے کہ ان کا مرتبہ گرا کر ابو بکر صدیق کو فوقیت دی ہے حالانکہ ساری امت اور سارے حقیقت پسند مؤرخین جانتے ہیں کہ ابو بکرؓ میں کمال اور عزم و استقلال اور جو کچھ بھی اوصاف حمیدہ تھے وہ سب ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں اور

Scanned by CamScanner

آپ کی صحبت کے ذریعہ پیدا ہوئی تھی۔ خیر یہ بات بہت طویل ہو رہی ہے میں آپ کو ایمان و یقین کا واقعہ سنا رہا تھا کہ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مستعدی تمام مسلمانوں کو جو کامیابی ہوئی تھی اس میں تائید غیبی بھی شامل تھی مگر اللہ تعالیٰ کی تائید بھی اس وقت آتی ہے جب ہم اپنے ایمان و یقین میں پختہ ہو جائیں۔

میرے دوستو.....! اسی طرح کا ایک واقعہ اور سناتا ہوں کہ سیدنا حضرت سعد ابن وقاص رضی اللہ عنہ کا نام آپ نے سنا ہوگا انہوں نے عراق اور قادسیہ کی مشہور جنگ سے فارغ ہو کر مدائن کی طرف بڑھے یہ مدائن فارس کا دار السلطنت تھا لیکن وہاں تک پہونچنے کے لئے دریائے دجلہ درمیان میں پڑتا تھا اور دریا کو عبور کئے بغیر مدائن نہیں پہونچ سکتے تھے ادھر اہل فارس نے مسلمانوں سے خائف ہو کر دریائے دجلہ کے ساحل پر جتنی کشتیاں تھیں سب وہاں سے اٹھادی اور دریا عبور کرنے کی کوئی صورت باقی نہ رکھی، اتفاق سے اس سال بارش کی زیادتی کی وجہ سے دریائے دجلہ میں طغیانی بھی زیادہ تھی پھیلاؤ بھی زیادہ ہو گیا تھا اور موجوں کی شدت کی وجہ سے بے انتہا زور و شور تھا مسلمان یہ حالت دیکھ کر حیران و پریشان ہو گئے اسی حیرانی و پریشانی کی حالت میں امیر لشکر حضرت سعدؓ خواب دیکھتے ہیں کہ مسلمان دریائے دجلہ میں داخل ہو گئے ہیں، آپؓ نے صبح اٹھ کر تمام صحابہ کرام کو جمع کیا اور یوں فرمایا کہ دشمنوں نے دریا کی موجوں میں پناہ لے رکھی ہے تم لوگ ان پر حملہ نہیں کر سکتے اور وہ جب چاہیں تم

Scanned by CamScanner

لوگوں پر حملہ کر سکتے ہیں لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ اس سے پہلے کہ دنیا تم پر غالب آجائے اور دنیا میں مشغول ہو کر تمہاری حالت بدل جائے اور صدق واخلاص میں فرق اور کمی پیدا ہو جائے لہٰذا تم لوگ اللہ کے لئے کچھ کام کرلو۔ اور آگے فرماتے ہیں کہ میں عزم مصمم کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے گھوڑوں کو دریائے دجلہ میں ڈال دوں اور اسی طرح دریا سے عبور کر جاؤں اور لشکر اسلام جو اپنے امیر اور سپہ سالار کا متبع و فرمانبردار تھا کہ جس کی نظیر دنیا کی کسی قوم میں نہیں مل سکتی، ناممکن تھا کہ اپنے سپہ سالار کے حکم کے بغیر ایک قدم بھی آگے بڑھ سکیں، حضرت سعد رضی اللہ عنہ جس وقت اپنا ارادہ ظاہر کرتے ہیں یہ نہیں کہ لشکر والوں پر یہ چیز گراں گزری ہو بلکہ تاریخ میں لکھا ہے کہ لشکر نے نہایت خوش دلی کے ساتھ جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپکے عزم وارادے میں برکت عطا فرمائے چلئے ہم سب آپ کے ساتھ چلیں گے اور یہ لشکر بحمد للہ سب کا سب سواروں پر مشتمل تھا ایک بھی پیادہ پا نہ تھا، غرض کہ حضرت سعدؓ حکم دیتے ہیں کہ کل لشکر دریا میں گھوڑوں کے ساتھ کود جائے اس کے بعد تمام کا تمام لشکر اللہ کی تابعداری کے لئے دریائے دجلہ میں کود پڑتا ہے۔

نوجوانان اسلام و معزز ساتھیو.....! اس واقعہ میں ایمان ویقین کا ایک نمونہ دیکھتے ہوئے چلئے کہ جس وقت یہ لشکر دریائے دجلہ پار کر رہا تھا تو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اپنی ایمانی جوش میں آکر یوں فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جس طرح اسلامی لشکر سلامتی کے ساتھ دریا میں داخل ہوا ہے

Scanned by CamScanner

اسی طرح سلامتی کے ساتھ پار ہو جائے گا نیز اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں نے اپنی ایمان ویقین کی طاقت کے ذریعہ مخالفین اسلام کو توزیر کیا ہے لیکن ہمارے اکابر علماء کرام نے بھی اسی ایمان ویقین کے ذریعہ بہت سے فتنوں کو زیر کیا ہے مثال کے طور پر جب قادیانیت یعنی جب مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو علماء ہند نے اپنی ایمان ویقین کی طاقت کے ذریعہ ان مرزائیوں کی دھجیاں اڑادیں خصوصاً ہم سب کے پیرو ومرشد حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے اس کو جڑ سے اکھاڑ کر ہمیشہ ہمیش کے لئے زمین میں دفن کر دیا اسکے بعد جب مرزائی علماء یوپی اور دیگر صوبوں کو گمراہ نہ کر سکے تو یہ عظیم فتنہ صوبہ بہار پہونچا اور بھاگلپور، بیگوسرائے، مونگیر کو اپنا مرکز بنالیا تو اللہ رب العزت نے وہاں بھی شیخ طریقت، مجاہد جنگ آزادی حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ کو پیدا کیا اور انہوں نے بھی اپنی ایمانی قوت کے بل پر مرزائیوں کے پرخچے اُڑادیئے اسی طرح جب رضاخانیت نے سر اُٹھایا اور دیگر فتنے برپا ہوئے تو حق جل مجدہ نے علماء دیوبند بالخصوص حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ و حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کو پیدا کیا اور ان بزرگان دین نے بھی اپنی حرارتِ ایمانی اور جذبہ کامل ان فتنوں کی سرکوبی کی۔

دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کے دلوں کو بھی ایمان ویقین کی طاقت اور حلاوت سے بہرہ ور فرمائے! (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین

Scanned by CamScanner

ماہِ محرم الحرام

الحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمین والصَّلوٰۃ والسَّلامُ علی رسُولہِ الکریم، امّا بعد!

قتل حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

فرزندانِ توحید و برادرانِ اسلام.....! محرم الحرام کا اہم ترین مہینہ آگیا یہ وہ مہینہ ہے جس میں نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کی بقاء کی خاطر نہ صرف اپنی جان کو قربان کر دیا بلکہ اپنی اولاد اور اپنے معصوم بچوں تک کو دین کی حفاظت کے لئے میدان کربلا میں بے دریغ پیش کر دیا اور قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے ایک مثال قائم کر دی کہ اسلام کی بقاء کی خاطر اپنی جان کو اور اپنے مال کو قربان کر دینا باطل کی طاقت کے سامنے اپنا سر کٹا دینا لیکن باطل قوتوں کے مقابل ہرگز اپنا سر نہ جھکانا، کربلا کی سرزمین پر نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حضرت حسینؓ اپنے بہتّر جانثاروں کے ساتھ تین دن کے بھوکے پیاسے کھڑے ہیں، خالی ہاتھ ہیں مگر اللہ رب العزت کی

Scanned by CamScanner

پاک ذات پر بھروسہ کئے ہوئے ہیں، جبکہ ان کے مقابل بائیس ہزار مسلح فوج ہے جس کے پاس تلواریں، نیزے اور ہر طرح کا سامانِ حرب ہے مگر سیدنا حضرت حسینؓ نے یزیدی فوج کے تیروں اور تلواروں کی کوئی پرواہ نہیں کی اور میدانِ کربلا میں بے خوف وخطر یہ اعلان کر دیا..... اے یزید کے نمک خوارو! میں اپنے بچوں کو اور تمام عزیز واقارب کو دین کے راستے میں قربان ہوتے ہوئے دیکھ سکتا ہوں مگر میں اپنے نانا جان کا لایا ہوا دین مٹتے ہوئے ہرگز نہیں دیکھ سکتا، میں اپنے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کرا سکتا ہوں مگر اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھوں میں نہیں دے سکتا۔

عزیز دوستو.....! محرم الحرام کی سات تاریخ کو سیدنا حضرت حسینؓ پر اور ان کے تمام خاندان والوں پر دریائے فرات کا پانی بند کر دیا گیا حضرت حسینؓ اور انکے بہتّر جانثار جن میں خواتین، معصوم بچے اور مریض بھی تھے پانی کی ایک ایک بوند سے محروم کر دیئے گئے، حضرت حسینؓ کے معصوم بچوں کو بھیڑ بکری کی طرح ذبح کر دیا گیا لیکن آپ پوری طرح صبر کرتے رہے، محرم الحرام کی دس تاریخ ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خاندان کے تمام افراد پیاس کی شدت سے تڑپ رہے تھے اتفاق سے آج گرمی بھی بہت شدید تھی میدانِ کربلا میں سورج پوری شدت کے ساتھ چمک رہا تھا چھ ماہ کے ننھے علی اصغر رضی اللہ عنہ پیاس کی شدت سے نیم جان ہو کر بلک رہے تھے، علی اکبرؓ کی لاش خاک وخون میں تڑپ رہی تھی،

Scanned by CamScanner

حضرت قاسم شہید کردیئے گئے لیکن حضرت حسینؓ صبر کررہے ہیں، حضرت سکینہ رضی اللہ عنہا پیاس کی شدت سے تڑپ رہی ہیں، میدانِ کربلا میں حق وباطل کے درمیان جنگ ہورہی ہے، سیدنا حضرت حسینؓ کے خاندان کا ایک ایک فرد تیروں کی بوچھار کے باوجود نماز ادا کررہا ہے ہیں اور سیدنا حسینؓ اعلان فرمارہے ہیں ؎

نہ مسجد میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سائے میں
نماز عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سائے میں

اے مسلمانو.....! آج ہم گلا پھاڑ پھاڑ کر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم حضرت حسینؓ کے ماننے والے ہیں اگر تم واقعی حضرت حسینؓ کو ماننے والے ہوتے تو تم ضرور حضرت حسینؓ کے نقش قدم پر چلتے، نمازوں کو اپنے وقت پر پابندی کے ساتھ ادا کرتے۔ حضرت حسینؓ وہ ہیں جن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ دیا کرتے تھے جن کی تمناؤں کے پیش نظر اللہ کے رسولؐ نمازوں میں اپنے سجدے طویل کردیا کرتے تھے۔ وہ وقت کیسا خطرناک تھا کہ جس وقت حسینؓ پر چاروں طرف سے تیر برسائے جارہے تھے جن کے معصوم بچوں کو بھوکا پیاسا تڑپایا جارہا تھا، بیمار عابد بیہوش پڑے تھے، اے مسلمانو! بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آج ہم نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے اسوہ کو پامال کردیا ہے جس وقت حضرت سکینہ کو شدید قسم کی پیاس لگتی ہے وہ تڑپ جاتی ہیں حضرت حسنؓ سے ان

Scanned by CamScanner

کا تڑپنا دیکھا نہیں جاتا ہے وہ بڑی بے چینی کے عالم میں مشکیزہ لیکر چلتے ہیں، یزید نے چاروں طرف سے حضرت حسنؓ کو گھیر لیا اور ان پر تیر برسانے شروع کر دیئے مگر آپ نے تیروں کی اس بارش کی طرف کوئی توجہ نہیں دی اور آپ کسی نہ کسی طرح دریائے فرات تک پہونچ گئے حضرت نے مشکیزہ کو پانی سے بھر لیا اور چلو میں پانی لیکر پینے کا ارادہ کیا لیکن فوراً ہی انہیں حضرت سکینہ کا پیاس سے تڑپنا یاد آیا، علی اصغر رضی اللہ عنہ کا بلکنا یاد آیا، حضرت حسنؓ نے ایک دم اپنے چلو کا پانی پھینک دیا اور اپنے گھوڑے کو آگے بڑھادیا یزید کے لشکر نے آپ کو تیروں کی بارش سے چھلنی کر دیا جس کے نتیجے میں آپ کا ایک بازو شہید ہو گیا۔ حضرت حسنؓ نے بڑی بہادری کے ساتھ یزیدی لشکر کا مقابلہ کیا اسی طرح آپ کا دوسرا بازو بھی جسم سے جدا ہو گیا آپ نے پانی کے مشکیزے کو دانتوں سے پکڑ لیا مگر افسوس!! یزیدی لشکر نے اس مشکیزے کو تیر مار کر چھلنی کر دیا آپ گھوڑے سے نیچے گر جاتے ہیں اور آواز لگاتے ہیں حسینؓ ہماری خبر لیجئے..... سیدنا حسینؓ ان کی آواز سن کر تیزی کے ساتھ پہونچتے ہیں حضرت نزع کی حالت میں تھے کہ انہوں نے سیدنا حضرت حسینؓ سے کہا میرا آخری سلام قبول ہو یہ کہتے ہی آپ کی روح پرواز کر گئی، انا للہ وانا الیہ راجعون، سیدنا حضرت حسینؓ کے خاندان کا ایک ایک فرد جام شہادت نوش کر چکا ہے، حضرت حسینؓ گھوڑے پر سوار ہو کر میدان کربلا کی طرف

Scanned by CamScanner

بڑھ رہے تھے کہ اچانک آواز آئی..... بشیر..... پیچھے پلٹ جاؤ میں موت ہوں حضرت حسینؓ نے فرمایا مت فکر کرو میں بھی حق وصداقت کی تصویر ہوں۔ پھر آواز آئی..... میں طوفان ہوں۔ حضرت امام نے جواب دیا میں بھی حسین ہوں۔ آواز ایک دفعہ پھر ابھری یہ جان بڑی چیز ہے یہ جان بچالو، آپ نے ارشاد فرمایا مجھے حکم ہے قرآن بچالو غرض کہ حضرت حسینؓ تلوار لیکر میدان کربلا میں پہونچے اور گرجدار آواز میں فرمایا، تو تو نہیں جانتا میں کون ہوں.....؟ میں شفیع امت، نبی برحق کے لائے ہوئے دین کو پھیلانے والا ہوں، میں یزید کے ہاتھ پر ہرگز بیعت نہیں کر سکتا۔ ایک طرف یزید کی مسلح افواج ہیں اور اسکے مقابلے میں سیدنا حضرت حسینؓ تن تنہا ہیں آپؓ بڑی جوانمردی کے ساتھ لڑ رہے ہیں لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے کب تک تن تنہا لڑتے آخر کار آپ شہید ہوگئے، انا للہ وانا الیہ راجعون، اب ہم تمام لوگ خداوند قدوس سے دعا کریں کہ وہ ہمیں سیدنا حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کی توفیق عطا کرے! (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین

Scanned by CamScanner

ماہِ رمضان المبارک

الحَمْدُ لِلّٰہ نَحْمَدُہٗ ونُصَلِّی علیٰ رسُولِہِ الکَریم،
امّا بعد! فاعُوذُ باللّٰہِ منَ الشَّیطانِ الرَّجیم

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ

یَا ایُّھَا الَّذِیْنَ آمنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیامُ کَمَا کُتِبَ عَلیَ الَّذِیْنَ مِن قبلِکُمْ لعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ،

محترم حضرات وسامعین کرام.....! آج احقر رمضان المبارک کے موضوع پر کچھ لب کشائی کرنے کی جسارت کررہا ہے آپ حضرات سے درخواست ہے کہ دعاء فرمائیں کہ اللہ رب العزت حق گوئی کی توفیق بخشے! (آمین)

رمضانُ المبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک بندوں کے لئے بڑی خیر وبرکت کا مہینہ ہے قرآن پاک جیسی عظیم الشان کتاب جس کی بدولت ساری دنیا میں ہدایت کی روشنی پھیلی، گمراہی اور جہالت کی تاریکی دور ہوئی، اسی ماہ مبارک میں نازل ہوئی، رمضان المبارک کی بنیادی عبادت کا اہم رکن روزہ ہے جیسا کہ کلام اللہ شریف کے دوسرے پارے میں روزہ کا مقصد اور روزے کی فرضیت اس طور پر بیان کی گئی ہے یَا ایُّھَا الَّذِیْنَ آمنُوْا

Scanned by CamScanner

كُتِبَ عَلَيكُمُ الصِّيَامُ، اے ایمان والو جس طرح ان لوگوں پر جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں روزہ فرض کیا گیا تھا اسی طرح تم پر بھی روزے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ تقویٰ یہ ہے کہ آدمی دنیا میں خدا کی منع کی ہوئی چیزوں سے بالکلیہ بچ کر زندگی گزارے وہ ان چیزوں سے رُکا رہے جن سے خداوند قدوس نے روکا ہے، اسی کام کو انجام دے جس کی اجازت اللہ رب العزت نے دی ہے روزہ کی ظاہری علامت کھانا، پینا، اور دیگر نفسانی خواہشات چھوڑ دینا ہے اور یہ ترک کرنا اس بات کی علامت ہے کہ بندہ اپنے رب کریم کا فرمانبردار ہے وہ ہر اس چیز کو چھوڑنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے جس کو چھوڑنے کا خدا نے اسے حکم دیا ہے اور رب ذوالجلال کے حکم کی تعمیل میں مشغول ہو جاتا ہے نیز روزہ کا اہم مقصد صلاحیت پیدا کرنا ہے کہ انسان کے اندر ایک ایسی خصوصیت پیدا ہو جائے جس سے خداوند قدوس راضی ہو جائیں۔

میرے دوستو.....! روزے کی حالت میں چند چیزوں کو چھوڑنے کی تاکید سے پریکٹس کرائی جاتی ہے کہ وہ تمام عمر خدا سے ڈرے اور اس کے حکم کے مطابق زندگی گزارے، وہ ان چیزوں کو چھوڑ دے جو اس کے رب کو ناپسند ہے اسی لئے روزے دار اللہ اور اس کے رسول کی نظر میں محبوب و مقبول ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان المبارک کی حقیقت کیا ہے تو

Scanned by CamScanner

میری امت یہ تمنا کرے گی کہ تمام سال ہی رمضان ہو جائے۔ خداوند قدوس کا فرمان ہے کہ روزہ میرے لئے خاص ہے لہٰذا روزہ کا بدلہ میں خود عطا کروں گا اور قیامت کے دن جب لوگوں کے آپسی حقوق کا فیصلہ کیا جائے گا اگر کسی کے ذمہ کچھ حقوق العباد ہوں گے تو ان کے بدلے میں اس کی نیکیاں اہل حقوق کو دے دی جائیں گی حتی کہ اس کا کوئی نیک عمل باقی نہیں رہے گا مگر جب روزہ کی نوبت آئے گی تو حق تعالیٰ اس کے روزے کے حقوق اس جرم کے بدلے میں دیں گے اور یہ فرمائیں گے کہ اُسے رہنے دو یہ تو خالص میرا تھا اس شخص کے دوسرے بقیہ مظالم کو خود رکھ لیں گے اور اہل حقوق کو اپنے پاس سے ثواب دیکر راضی فرمادیں گے، چنانچہ روزہ اس کے ساتھ ہو کر اس کو جنت میں لے جائے گا۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن دونوں بندے کی شفاعت کریں گے روزہ کہے گا اے میرے پروردگار میں نے اس کو کھانے اور شہوات سے روک رکھا تھا لہٰذا اسکے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے اور قرآن کہے گا میں نے اس کو رات میں سونے سے روکا تھا (تراویح کی نماز ادا کی تھی) لہٰذا اسکے بارے میں میری شفاعت قبول فرمایئے اتنے ہی پہ بس نہیں بلکہ اس مہینہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کا مہینہ فرمایا ہے روزہ دار روزہ رکھ کر کھانے پینے اور بہت سے ناجائز امور سے نفس کو روکتا ہے، بلاشبہ صبر زندگی کی سب سے بڑی

Scanned by CamScanner

طاقت ہے جس میں تمام فتوحات اور کامیابیوں کا راز پوشیدہ ہے۔ انسان کے اندر یہ صلاحیت پیدا کرنا مقصود ہے کہ برائیوں سے بچے اور بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہو اور صبر و رضا کا پیکر بن جائے یہی وجہ ہے کہ روحانیت کے لئے یہ مہینہ نہایت بابرکت ہے روزہ سے روحانی ترقی ہوتی ہے اور نفس امارہ کا علاج ہوتا ہے جس کی مؤمن کو سخت ضرورت ہے۔

گرامی قدر ساتھیو.....! حدیث میں ہے کہ اس مبارک مہینے میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب غیر رمضان کے مقابلے میں ستر فرائض کا اجر ملتا ہے۔ در حقیقت روزہ ایسی جامع عبادت ہے کہ آپ اگر جاگ رہے ہوں اور روزے دار سو رہے ہوں تو ان کا جاگنا اور سونا دونوں داخل عبادت ہے۔ دوسری بات یہ عرض کرنی ہے کہ تاجدار بطحاء سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بلا شرعی عذر کے ایک روزہ بھی ترک کردے تو اسکے بدلہ اگر تمام عمر بھی روزہ رکھے تو بھی رمضان المبارک کے ایک روزے کے برابر ثواب نہیں حاصل ہوگا یہی نہیں بلکہ زمین و آسمان کی مخلوقات بھی ایسے لوگوں کے لئے بددعا کرتی ہیں حتی کہ جس جگہ کھایا پیا ہوگا وہ بھی قیامت کے دن گواہی دے گی کہ یا اللہ فلاں ابن فلاں ہمارے جسم پر چلا کرتا تھا ہمارے نیچے سیر و تفریح کرتا تھا لیکن رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور روزہ نہ رکھا آخر کار اس کو جہنم رسید کردیا جائے گا۔ اور آگے جناب کونین احمد مجتبیٰ

Scanned by CamScanner

محمد مصطفیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تین قسم کے لوگوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں (۱) روزہ دار (۲) عادل و منصف بادشاہ (۳) مظلوم۔ اسی طرح ایک دوسری جگہ ارشاد نبوی ہے کہ جس نے روزہ رکھا اور دورانِ صوم کھانا، پینا تو چھوڑ دیا مگر خداوند قدوس کی منع کی ہوئی چیز کو مثلاً جھوٹ، فریب، ظلم و فساد و بدکاری اور چغل خوری کرتا رہا تو اس نے بھوکے رہنے کے سوا اپنے لئے کچھ حاصل نہیں کیا در اصل رمضان ٹریننگ کا مہینہ ہے اور روزہ نام ہے تمام برائیوں سے بچنے کا، نیز اسلام نام ہے اسی کا کہ آدمی خدا کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچ کر زندگی گزارے، روزہ ہر سال یہی سبق دہرانے کے لئے ہر عاقل و بالغ پر فرض کیا گیا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان کے آخری عشرہ میں اللہ تعالیٰ میری صائمین امت کی مغفرت فرمادیتے ہیں اور جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے اس دروازے میں صرف روزے دار داخل ہوں گے، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے آپ کو جنت کا مستحق بناتے ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا فرمائیں کہ ہم تمام لوگوں کو پابندی کے ساتھ روزہ رکھنے کی توفیق بخشے! فحش کلامی سے نجات دے! (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العالمین

Scanned by CamScanner

نعت شریف (ماہِ رمضان)

کہ سحری کھاتے ہیں سوریا کھالو سحری
پھینکو غفلت کی چدریا کھالو سحری

پنکھ پکھورے بول رہے ہیں ہونے کا ہے بھور
رحمت کی گھنگھور گھٹائیں چھائی ہیں پرزور

کہ سحری کھاتے ہیں سوریا کھالو سحری
پھینکو غفلت کی چدریا کھالو سحری

تارے جھلمل کرتے ہیں اور سویا ہے سنسار
آنکھیں کھولو سحری کھالو بھیا روزے دار

کہ سحری کھاتے ہیں سوریا کھالو سحری
پھینکو غفلت کی چدریا کھالو سحری

ایسن مہنوا آول جس میں اترل با قرآن
جنت کا دروازہ کھولا باندھل کل شیطان

کہ سحری کھاتے ہیں سوریا کھالو سحری
پھینکو غفلت کی چدریا کھالو سحری

تیرے اوپر فرض ہے روزہ کہتا یہی قرآن
اوکے فضیلت جان لے بھیا نیّت با رمضان

کہ سحری کھاتے ہیں سوریا کھالو سحری
پھینکو غفلت کی چدریا کھالو سحری

پیش کش:- مولوی سراج الحق
صاحب بھگوتی پور مدھوبنی

Scanned by CamScanner

عید مبارک

الحمد للّٰہِ نحمدُہٗ ونستعِیْنُہٗ و نَسْتَغْفِرُہٗ و نُؤمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا وَ مَنْ یَھْدہ اللّٰہُ فلاَ مُضلَّ له ومن یُضلله فلاَ ھَادِیَ لہٗ وَ نشھَدُ اَنْ لاَ اِلٰہ الاَّ اللّٰہ وحدہٗ لاَ شریك لَہٗ ونشھدُ اَنَّ مُحمَّداً عبدُہٗ ورَسُولُہٗ ..... امّا بعد!

عید آئی ہے بن کے دلہن دوستو
کھل اُٹھے ہیں چمن در چمن دوستو
مل رہے ہیں خوشی سے یہاں ہم گلے
ایک ہونے لگے جان و تن دوستو

حاضرین عیدگاہ ودور دراز سے تشریف لائے ہوئے مہمان عظام.....!

دنیا میں کوئی بھی ایسا انسان نہیں ہے جسے خوشی و غم کی حقیقت سے دوچار نہ ہونا پڑتا ہو خواہ وہ نصرانیت سے تعلق رکھنے والا ہو، خواہ وہ یہودیت سے تعلق رکھنے والا ہو، خواہ وہ کفار و مشرکین سے تعلق رکھنے والا ہو ہر انسان کی زندگی خوشی و غم کی بہاروں اور طوفانوں سے گھری رہتی ہے زندگی کے صحن میں غم کی ہوائیں بھی چلتی ہیں اور خوشی کے نغمے بھی گائے جاتے ہیں، خوشی کے موقعوں پر اللہ کا شکر بجالانا انسان کا ایک اہم

Scanned by CamScanner

فریضہ ہے۔ عید الفطر مسرت کا ایک اہم ترین دن ہے جو اپنے دامن میں بے حد خوشیاں لاتا ہے، یہ تقریب ابن حبان کے مطابق ہجرت کے دوسرے سال جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی شاندار فتح کے بعد واپس مدینہ تشریف لائے تو اسکے آٹھ دن بعد منائی گئی کیونکہ رمضان کے روزے اسی سال فرض ہوئے تھے۔

برادرانِ اسلام.....! عید الفطر دراصل رمضان المبارک کے ایک مہینہ کی سخت آزمائش پر انعام ملنے کی خوشی کے شکریہ کے طور پر منعقد کی جاتی ہے جیسا کہ شفیع امت نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو تمام آبادیوں میں بھیج دیتے ہیں وہ تمام گلیوں اور راستوں پر کھڑے ہو کر پکارتے ہیں اے امت محمدیہؐ! اس مہربان رب کی طرف چلو جو بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے پھر جب لوگ عید گاہ کی طرف چلتے ہیں تو حق تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں اے فرشتو تم گواہ رہو میں ان کو رمضان کے روزہ اور تراویح کے بدلے میں اپنی رضاء اور جہنم سے خلاصی کا پروانہ عطا کرتا ہوں اسی پہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

تو مجھے نواز دے تو تیرا کرم ہے آقا
ورنہ تری رحمتوں کا بدلہ مری زندگی نہیں

عید اصل میں کردار سازی کی دعوت دیتی ہے اور حقوق انسانی کی

Scanned by CamScanner

ادائیگی کا سبق سکھلاتی ہے اگر عید کی پر مسرت خوشیوں میں ہمسایہ اور نادار بچوں کی ضروریات ہمارے دل ودماغ کو متاثر نہ کر سکیں تو ہماری یہ خوشیاں ادھوری ہوں گی۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ہے کہ محسن اعظم تاجدارِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ تشریف لے جارہے تھے مدینے کی گلیوں میں چھوٹے چھوٹے بچے نئے نئے کپڑے پہنے عید کی خوشیاں منا رہے تھے ان بچوں کی جماعت میں ایک بچہ بیحد غمگین اور اُداس بیٹھا تھا حسرت ویاس کے آثار اس کے معصوم چہرہ پر نمایاں تھے آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور میلے کچیلے کپڑوں میں نہ جانے وہ کیا سوچ رہا تھا تاجدارِ مدینہ یہ منظر دیکھ کر حیران وبیقرار ہوگئے اس بچے کے پاس تشریف لے گئے فرمایا، دوسرے ننھے منھے بچے تو کھیل کود رہے ہیں اور عید کی خوشیوں میں مست ہیں آخر تجھے کیا ہوگیا ہے کہ تو فکر میں ڈوبا نظر آتا ہے، بچے نے کہایارسول اللہ انا یتیمٌ، میرے ماں باپ زندہ نہیں، میرے پاس مال ودولت نہیں، میرے پاس گھربار نہیں، میرا اس دنیا میں کوئی بھی غمخوار نہیں آخر کس پر ناز کروں، کیسے عید کی خوشیاں مناؤں؟ آقائے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل یہ کلمات سن کر پارہ پارہ ہوگیا آپ بیچین ہوگئے، بچے کا ہاتھ پکڑا اور گھر لے گئے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اسے نہلاؤ، نئے کپڑے پہنا کر عطر لگاؤ اور آقائے نامدار تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا پیارے لاڈلے

Scanned by CamScanner

تیرا باپ آج سے محمد ہے، اور عائشہؓ تیری ماں ہیں اور فاطمہؓ تیری بہن ہے اور حسن حسین تمہارے بھائی ہیں، یہ سننا تھا کہ بچہ خوشی کے مارے جھوم اٹھا تھوڑی دیر پہلے جو بچہ مایوس تھا وہ فرطِ مسرت سے مدینے کی گلیوں میں صدا لگانے لگا کہ آج ہے کسی کا باپ جو میرے باپ کی طرح ہو اور ہے آج کسی کی ماں جو میری ماں کی طرح ہو، اور آج ہے کسی کی بہن جو میری بہن کی طرح ہو۔ صحیح ہے کہ اگر آج آپ نے یتیموں کی غمخواری، بیواؤں کی دادرسی نہ کی ہوتی تو ان کا پرسان حال دنیا میں کوئی نہ ہوتا۔

میرے دوستو اور بزرگو.....! اس لئے علماء کرام بار بار کہتے ہیں کہ عید گاہ آنے سے پہلے پہلے زکوٰۃ ادا کر دیں تاکہ آپ کا روزہ آسمان وزمین کے درمیان معلق نہ ہو نیز پہلے زکوٰۃ ادا کر دینے میں بہت سارے فوائد ہیں اولاً یہ ہے کہ کسی غریب کے گھر میں کچھ مجبوریاں ہیں تو آپ کے رقم کے ذریعہ وہ مجبوریاں دفع ہو جائیں گی اور آپ کیساتھ خوشی ومسرت کا اظہار کرنے کا ان کو بھی موقع ملے گا وہ بھی عید کی لذتوں سے حصہ پا سکیں گے اور ان کو بھی اس دن کی مسرّتیں حاصل ہوں گی میں آپ سب کی خدمت میں عید کی پر خلوص مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

ماہِ ذی الحجہ

الحمدُ لِلّٰہِ کفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہِ الَّذِینَ اصطفیٰ۔

امّا بعد !

برادرانِ اسلام و معزز حاضرین جلسہ.....! آج دل خوشی و مسرت سے لبریز ہے اور جسم فرحت وانبساط سے معمور ہے کہ اس حقیر کو ایسے پرمسرت موقع پر لب کشائی کرنے کا موقع ملا دعاء فرمائیں کہ حق تعالیٰ صحیح بات کہنے کی توفیق بخشے !(آمین) سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تقدس واحترام کا یہ عالم ہے کہ دنیا کے تین سب سے بڑے مذاہب یعنی مسلمان، یہودی، عیسائی آپ کو اللہ رب العزت کا اولوالعزم پیغمبر مانتے ہیں آپ کے وجود پاک سے نہ صرف دنیا کو راحت و نجات نصیب ہوئی بلکہ آتش کدۂ نمرود ہمیشہ کے لئے سرد ہو گیا، آپ خانہ کعبہ کے معمار ثالث بھی ہیں آپ نے اپنی قوم میں پرورش پائی اس میں خدا پرستی کی جگہ سورج، چاند، ستارے کی پوجا ہوتی تھی چاند اور سورج کی پرستش اس زمانے میں ایک صرف مذہبی عقیدہ ہی نہ تھی بلکہ اس وقت کی سیاست کی بنیاد بھی تھی، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس عقیدہ میں اپنے لئے کشش نہ پاکر دنیاوی نظام پر غور و فکر کرنا شروع کر دیا کہ چاند چمکتا ہے، ماند پڑ جاتا ہے، ستارے نکلتے ہیں پھر ڈوب جاتے ہیں، سورج روشن ہوتا ہے

Scanned by CamScanner

پھر رات کی تاریکی میں چھپ جاتا ہے یہ اگنے اور (مغلوب) ڈوبنے والی چیزیں خدا نہیں بن سکتیں خدا تو وہ ہے جو ان چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اس صحیح فکر اور سچے عقیدہ کے اعلان کے صلے میں آپ کو یہ قیمت چکانی پڑی کہ آپ گھر سے بے گھر ہو گئے سماج میں آپ کی حیثیت اجنبی انسان کی سی ہو گئی، قوم نے ہر طرح ستانے اور ایذا رسانی پر کمر باندھ لی حتی کہ حاکم وقت (مردود) نمرود نے دہکتی آگ میں جلانے کا فیصلہ کیا اور آپ لپکتے شعلوں میں ڈالدیئے گئے خداوند قدوس نے کافروں کو ذلیل ورسوا کیا، آگ آپ کے لئے رحمت اور گل گلزار بن گئی، خدا کی اس قدرت سے عبرت حاصل کرنے کے بجائے لوگ اور بھڑک گئے پوری قوم دشمنی پر اتر آئی جب آپ اہل وطن سے بالکل مایوس ہو گئے تو بے سر وسامانی کی حالت میں وطن سے نکل کر بیوی اور بھتیجے کے ساتھ مکہ پہونچ گئے اب حضرت ابراہیم علیہ السلام ضعیف ہو چکے تھے، پردیس میں آکر اور بھی زیادہ انسان کو ہمدرد ومددگار کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے خدا کے دربار میں دعا کی کہ خدایا ایک نیک فرزند عطا فرما! لہٰذا یہ دعا قبول ہو گئی اور چھیالیس سال کی عمر میں حضرت ہاجرہ کے شکم سے ایک لڑکا پیدا ہو جس کا نام اسمٰعیل رکھا گیا، اکلوتا ہونہار بیٹا بوڑھے باپ کی تمناؤں کا مرکز جب چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا، پرورش کی مشقت برداشت کرنے کے بعد اب وقت آگیا تھا کہ وہ قوت بازو بن کر سہارا ثابت ہو تو حضرت ابراہیمؑ کو

Scanned by CamScanner

اس وقت ایک سخت آزمائش کا سامنا کرنا پڑا۔

میرے بزرگو اور دوستو.....! خواب میں حکم ملتا ہے کہ اے ابراہیم اپنے لاڈلے اور لختِ جگر کو خداوند قدوس کے راستے میں قربان کردو اس انوکھی عبادت کا تذکرہ قرآن میں اس طور پر لکھا ہوا ہے کہ پھر جب وہ آپ کے ساتھ دوڑنے کی عمر کو پہونچے تو فرمایا بیٹا میں نے خواب دیکھا ہے کہ تم کو اللہ کے راستے میں ذبح کرتا ہوں بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟ اس وقت حضرت اسماعیلؑ تیرہ سال کے تھے، بیٹے کو باپ نے خدا کا حکم سنایا لخت جگر ونور نظر علیہ السلام نے جواب دیا ابا حضور وہ کر گزریئے جس کا آپ کو حکم ملا ہے، آپ مجھے انشاء اللہ صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے، ابا حضور نے خدا کے حکم کی تعمیل کے لئے جیسے ہی گردن پہ چھری رکھی فوراً خداوند قدوس کی جانب سے آواز آئی "اے ابراہیم بس تم نے ہمارا حکم پورا کردیا" اس کے بعد مینڈھے کی قربانی پیش کی یہ عیدالاضحیٰ کی دسویں تاریخ کا واقعہ ہے۔

میرے دوستو.....! جو بندہ خدا کے حکم پر تمام جذبات کو قربان کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو خدا اس کا صلہ دنیوی تکلیف سے چھٹکارا اور آخرت میں اس کا بہتر بدلہ عطاء فرماتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کو آپ کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ قیامت تک آپ کی یاد کو امت میں زندہ رکھنے کے لئے قربانی کو لازم قرار دیا اگر کوئی شخص قربانی نہ کرے اس پر پیارے نبی صلی

Scanned by CamScanner

اللہ علیہ وسلم نے اس طور پر ناراضگی کا اظہار فرمایا "من لم یضح فلا یقربن مصلانا" جو شخص گنجائش کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ نہ آئے، قربانی کی حقیقت کے بارے میں قرآن پاک میں ہے "لن ینالَ اللہ لحومُھا ولا دماء ھا ولکن یناله التقویٰ منکم" کہ قربانی کا گوشت پوست اللہ کو نہیں پہونچتا بلکہ خداوند قدوس کے پاس تمہارا تقویٰ پہونچتا ہے، گویا خدا کے یہاں اخلاص والے کی قدر و قیمت ہے چوپائے کی قربانی تو دل کی اندرونی کیفیت کی ایک ظاہری پہچان ہے یہ جانوروں کی قربانی نفس کی قربانی کا احساس دلاتی ہے گویا یہ قربانی اپنی جان کا بدل ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے کا حال یہ ہے کہ قربانی کی وسعت کے باوجود اللہ کے راستے میں قربانی نہیں کرتے یاد رکھیں کہ ایسے اشخاص کے لئے خدا کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے اور مزید ارشاد فرمایا کہ میری عیدگاہ نہ آئے، ہاں اگر قربانی کی وسعت نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں خداوند قدوس ثواب ضرور عطا فرمائیں گے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو صدق و خلوص دل کے ساتھ قربانی کی عظمت واہمیت کو جاننے اور پھر عمل کرنے کی توفیق بخشے!

آمین یارب العالمین

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العالمین

Scanned by CamScanner

حضرت ابراہیمؑ کا امتحان اور آزمائشیں

الحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمین والصَّلوٰۃ والسَّلامُ علی اشرفِ المُرسلین وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین امّا بعد!

فاعُوذُ باللّٰہِ منَ الشَّیطانِ الرَّجیم

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ

وَنَادَیْنَاہُ اَنْ یَا اِبْرَاھِیْمَ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤیَا اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ الکَرِیْمُ ابنُ الکَرِیْمِ ابن الکریم ابن الکریم یوسف ابن یعقوب ابن اسحٰق ابن ابراھیم، او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

فرزندانِ توحید وعاشقانِ نبوت.....! جیسا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تاریکی وظلمت کی گھٹاؤں میں پیدا ہوئے، جہاں اللہ تعالیٰ کے نام لیواؤں کا نام ونشان نہیں تھا آپ آزر کے گھر میں پیدا ہوئے تھے، بت پرستی کے ماحول میں ہوش سنبھالا تھا لیکن ہوش سنبھالتے ہی بت پرستی کے خلاف جہاد شروع کر دیا اور سب سے پہلے اپنے باپ کو نصیحت فرمائی کہ ائے میرے محترم باپ میں حیران وپریشان ہوں کہ آپ ان چیزوں کی پرستش کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتی ہیں نہ دیکھتی ہیں اور نہ آپ کے بگڑے ہوئے کام کو سنوارنے کی طاقت رکھتی ہیں،

Scanned by CamScanner

مناسب یہ ہے کہ آپ میری تقلید کریں میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ مجھے ایک ایسا علم دیا گیا جو آپ کے پاس نہیں ہے، آپ شیطان کی بندگی سے پرہیز کریں مجھے خوف ہے کہ آپ کہیں خدائے پاک کے عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ یہ تھی وہ دعوت حق جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے گھر سے شروع کی اور پھر گھر سے نکل کر عوام کو صرف دعوتِ حق ہی نہیں دی بلکہ نوبت یہاں تک پہونچ گئی کہ موقعہ ملتے ہی اس عظیم تہہ خانہ کے تقریباً سبھی بتوں کو توڑ ڈالا جو اس عہد کا سب سے بڑا تہہ خانہ تھا جس کی شہرت پورے ملک میں پھیلی ہوئی تھی نمرود جو خدائی کا سب سے بڑا دعویدار تھا اور بت پرستی کا سب سے بڑا معاون و مددگار تھا اس کی حکومت اور اس کی نام نہاد خدائی کے ساتھ یہ سب کچھ ہو جائے تو بھلا وہ کیونکر برداشت کر سکتا تھا اس نے فوراً حضرت ابراہیمؑ کو اپنے دربار میں بلایا تو آپ نے اس حکمراں کے روبرو بھی بڑی دلیری کے ساتھ وہی نعرۂ حق بلند کیا جو آپ کا مشن تھا یہ نمرود کی خدائی پر بہت بڑا حملہ تھا جسے نمرود برداشت کر ہی نہیں سکتا تھا لہٰذا فوراً حکم ہوا کہ ابراہیم کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈال کر نیست و نابود کر دیا جائے یہ بہت بڑا مجرم ہے، نمرود کے حکم پر ایک بہت بڑا الاؤ تیار کیا گیا جس میں کہ کئی روز تک مسلسل آگ دہکائی گئی جس کے شعلے آسمان سے باتیں کر رہے تھے محض اس لئے کہ شاید اس دہکتے ہوئے جہنم کو دیکھ کر حضرت ابراہیم خوف زدہ ہو جائیں اور اپنے خیالات کو بدل دیں غرضیکہ انہیں خوف زدہ کرنے کی ہر ممکن

Scanned by CamScanner

کوشش کی گئی مگر جس بندۂ مؤمن کے دل میں حقانیت مستحکم ہو بھلا اسے کون خوف زدہ کر سکتا ہے آخر وہ وقت بھی آگیا کہ جب کہ حضرت ابراہیمؑ کو اس دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا گیا اس نازک موقع پر حق تعالیٰ کی جانب سے آگ کو حکم ہوا اے آگ تو ابراہیم علیہ السلام کے لئے ٹھنڈی ہو جا! آگ نہ صرف سرد ہو گئی بلکہ گل گلزار بن گئی اور یہ معجزہ دیکھ کر نمرود کے درباری اور عوام جو ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے نہ صرف حیران رہ گئے بلکہ خوف زدہ ہو گئے اور تعجب سے آسمانوں کی جانب دیکھنے لگے۔

میرے بزرگو اور دوستو.....! اس اہم واقعہ کے بعد پھر کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ حضرت ابراہیمؑ پر ہاتھ ڈالے حضرت ابراہیمؑ نے جب سمجھ لیا کہ اس گمراہ قوم کی اصلاح ناممکن ہے تو آپ ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے اور دعوت حق کے لئے نکل کھڑے ہوئے پہلے فلسطین گئے وہاں سے مصر تشریف لے گئے مصر میں کچھ عرصہ قیام فرمانے کے بعد آپ دوبارہ فلسطین تشریف لے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی آپ کی پہلی بیوی حضرت سارہ کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے آپ نے حضرت ہاجرہ سے دوسری شادی کر لی جن کے بطن مبارک سے حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے پھر حکم ملنے پر اپنے نور نظر حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اہلیہ حضرت ہاجرہ کو لے کر آپ مکہ کے بے آب و گیاہ صحرا میں جا پہونچے اور اللہ کے حکم پر ان دونوں کو بے سہارا چھوڑ کر وہاں سے بھی رخصت ہو گئے جب

Scanned by CamScanner

حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو تن تنہا چھوڑ کر جانے لگے تو حضرت ہاجرہ قدرتی طور پر پریشان ہوئیں اور ان سے پوچھا کہ کیا یہ سب کچھ آپ اللہ کے حکم سے کر رہے ہیں تو فرمایا ہاں میرے پروردگار کا یہی حکم ہے۔ یہ سن کر حضرت ہاجرہؑ نے کہا اگر ایسا ہے تو مجھے یقین کامل ہے کہ اس میں پروردگار کی کوئی مصلحت ضرور ہے وہ ہمیں برباد نہ ہونے دیگا اور ایسا ہی ہوا چنانچہ جب پانی ختم ہوا تو حضرت ہاجرہ کوہِ صفا پر چڑھیں پھر وادی میں بچہ کے پاس آئیں پھر مروہ کے جانب گئیں اسی طرح سات مرتبہ چکر لگائے، آخر میں جب وہ مروہ پر تھیں تو کانوں میں آواز آئی گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہیں حضرت ہاجرہ نے کہا تم کون ہو؟ اگر تم مدد کر سکتے ہو تو سامنے آؤ، پھر دیکھا کہ وہاں ایک فرشتہ موجود ہے اس نے اپنا پر زمین پر مارا تو وہاں سے چشمہ ابل پڑا جو بعد کو "چاہِ زمزم" کہلایا اور پھر پانی کی وجہ سے اس غیر آباد علاقہ میں ایک بستی آباد ہو گئی اور اس بستی میں حضرت اسماعیل علیہ السلام پروان چڑھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آزمائش کا ایک اہم واقعہ پیش آیا یعنی جب حضرت اسماعیل علیہ السلام بڑے ہو گئے تو اللہ کی جانب سے حضرت ابراہیم کو حکم ہوا کہ تم اپنے فرزند کو راہِ خدا میں قربان کر دو چنانچہ باپ نے اپنے ہونہار فرزند اسماعیل علیہ السلام سے کہا اے میرے بیٹے مجھے خواب میں بار بار یہ ہدایت ملی ہے کہ میں تمہیں راہِ خدا میں قربان

Scanned by CamScanner

کر دوں اس سلسلے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ لختِ جگر و نورِ نظر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرے محترم باپ جو آپ کو حکم دیا گیا ہے اس پر ضرور عمل کیجئے اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے چنانچہ باپ بیٹے اطاعتِ حق کیلئے تیار ہو گئے اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے قربانی کی غرض سے اپنے فرزند کو پیشانی کے بل لٹا دیا۔ اسی واقعہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا**۔ کہ ہم نے پکارا کہ اے ابراہیم ٹھہر جاؤ تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا ہم نیکو کاروں کو عظیم بدلہ دیتے ہیں۔

میرے محترم سامعین کرام.....! پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں باپ بیٹے کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا یہی دونوں باپ بیٹے خانہ کعبہ کے معمارِ ثالث ہیں جنہوں نے مختصر عرصے میں بیت اللہ تعمیر کر دیا وہ خانہ کعبہ جو دنیا کے تمام فرزندانِ توحید کا واحد مرکز ہے جہاں سے اسلام کی روشنی ساری دنیا میں پھیلتی ہے اور جہاں ہر سال لاکھوں کروڑوں اہل ایمان حج بیت اللہ کی غرض سے جمع ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو جنت کا مستحق بناتے ہیں۔

وقت کی تنگی کے سبب تفصیلات میں نہ جاتے ہوئے میں اپنی بات کو یہیں ختم کرتا ہوں دعاء فرمایئے کہ رب العالمین ہم سب لوگوں میں جذبۂ صادق، جذبہ کامل اور جذبۂ ایمانی عطا فرمائے! (آمین)

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

مرزا غلام احمد قادیانی کا پردہ فاش

الحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمین وَالعاقِبَۃُ للمُتَّقِیْنَ والصَّلوٰۃ والسَّلامُ علی سَیِّدنا محمَّدٍ وعلیٰ آلہ واصحابہٖ اجمعین، امّا بعد! فاعوذُ باللّٰہ منَ الشّیطانِ الرَّجیم

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

" وَقُلْ جآءَ الحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا

صَدَقَ اللّٰہُ العَظِیمُ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ انَا خَاتَمُ النَّبیّین ولانَبِیَّ بعدِیْ،

اسلام کے متوالو، دین محمدیؐ کے پرستارو.....! دل خوشی ومسرت سے جھوم رہا ہے کہ انسانیت کے معمار اور نبوت کے تاجدار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا لٹیرا اور ختم نبوت کے تاج کا غاصب مرزا غلام دحمد قادیانی رنگے ہاتھوں پکڑا گیا اور علماء ہند نے اس کا سر توڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دفن کر دیا یہ وہ عظیم خدمت ہے جسے یاد کرنا اور کرانا ہماری سعادت ہے۔

اسلام کے جیالے فرزندو ! تاریخ شاہد ہے کہ باطل طاقتوں نے ہمیشہ کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی جگہ ایمان واسلام کی بنیادوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی ناکام کوششیں کیں مگر نظامِ خداوندی کا پرچم لہراتا رہے گا

Scanned by CamScanner

اور اعلائے کلمۃ الحق کے ترانے گونجتے رہیں گے، حجاز کی سرزمین پہ نمرود کی سرکش طاقت نے سر اٹھایا تو پروردگار عالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھیج کر اس کا سر غرور جھکادیا۔ اسی طرح جب فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا تو اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیج کر اس ملعون کو صفحۂ ہستی سے مٹادیا۔ اسی طرح مسیلمہ کذاب نے جب نبوت کے خلعت فاخرہ کو تار تار کرنے کی کوشش کی تو خداوند قدوس نے اس کو صدیق اکبر کے ہاتھوں جہنم رسید کردیا، حجاز کی سرزمین سے جب یہ فتنہ ہمارے ملک میں پہونچا تو ہمارا یہ عظیم ملک بھی اس کی لعنت سے بچ نہ سکا ہندوستانی مسلمانوں کے انتشار اور برطانوی حکومت کی پشت پناہی کا فائدہ اٹھاکر مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کا اعلان کردیا تو اللہ رب العزت نے علماء ہند بالخصوص خاتم المحدثین حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور استاذ العلماء حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ کو پیدا فرماکر مرزائیوں کی دھجیاں اُڑادی کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

جب ظلم گذرتا ہے حد سے قدرت کو جلال آجاتا ہے
فرعون کا سر جب اُٹھتا ہے موسیٰ کوئی پیدا ہوتا ہے

میرے دوستو.....! دراصل مرزا غلام احمد قادیانی یہودی مشن کا ترجمان ہے یہودی روزِ اوّل سے دشمن اسلام ہیں اسلام سے دشمنی ان کی فطرت ہے، چنانچہ عداوت قدیم کا نیا روپ قادیانیت کی شکل میں

Scanned by CamScanner

سامنے آیا اور کتنے سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان لوٹ لیا لیکن مفہوم حدیث کے مطابق ہر زمانے میں اہل حق کی جماعت بر قرار رہی ہے اور اسلام کے خلاف اٹھتے فتنوں کی سرکوبی کرتی رہی ہے، چنانچہ قادیان کے اندر یہودیوں کا ایک ایجنٹ پیدا ہوا جس نے دعوائے نبوت کر کے کتنوں کے خرمن اسلام کو خاکستر کر دیا اور دائرۂ کفر میں داخل کر دیا۔

میرے عزیز ساتھیو.....! مرزا غلام احمد قادیانی کسی نامعلوم قبر میں سو سال سے پڑے ہوئے مردے کی طرح ایک گمنام شخص تھا جس نے ۱۸۵۷ء میں "براہین احمدیہ" نام سے کتاب پانچ جلدوں میں لکھی جس نے اسے مشہور کر دیا اتنے ہی پہ بس نہیں کیا بلکہ قدم آگے اور بڑھایا ور مسلمانوں سے ۱۸۸۶ء میں مناظرہ کیا جس سے لوگوں کے دلوں کو اپنی جانب مائل کرنے میں کامیاب ہوا اور جب اس کم بخت کو یہ پختہ یقین ہو گیا کہ ماحول کو گرم کرنے اور لوگوں کی سوچ بدلنے میں کامیابی ہو گئی ہے تو اس نے نبوت کا ڈھونگ رچایا پھر کیا تھا کہ مسلمانوں میں ہل چل مچ گئی، پنجاب کے علماء کرام سامنے آئے اور اس فتنۂ باطل کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن انتہائی تیزی سے یہ عظیم فتنہ پورے ملک میں پھیل گیا سیدھے سادھے مسلمان ہی نہیں بلکہ پڑھے لکھے لوگ بھی اس جال میں پھنس گئے، دوسری ریاستوں کی طرح یہ فتنہ صوبہ بہار میں پہونچا اور مونگیر اور دیگر ضلعوں کو اس نے اپنا مرکز بنالیا، علماء ہند بالخصوص علماء بہار

Scanned by CamScanner

کے لئے پانی سر سے اونچا ہو گیا تھا تو اللہ رب العزت نے اس جگہ بھی ایک مفکر اسلام، مجاہد وقت حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ کو پیدا فرمایا، پھر حضرت مولاناؒ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ میدان میں کود پڑے اور اپنے تمام متعلقین اور مخلصین کے ساتھ حضرت اجمیریؒ کی تاریخ دہرائی، اس عظیم فتنہ کو ختم کرنے کے لئے راہِ حق میں سب کچھ نثار و قربان کر دیا، تن، من، دھن کی بازی لگادی، خون پسینہ ایک کر دیا اور ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں رہے، کھائے سوکھی روٹی، پہنے پھٹے پرانے کپڑے۔ مگر جب تک حضرت مولانا نے مرزائیوں کی جڑوں کو نہ اکھاڑا اس وقت تک اطمینان کی سانس نہ لی اس کے بعد حضرت مولاناؒ نے مناظرہ کر دیا اور تمام مناظرین حق کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک کہ حق کی فتح اور باطل کی شکست نہ ہو اس وقت تک مجھے خبر نہ دینا لہٰذا حضرتؒ سجدے میں گر گئے اور خداوند قدوس سے دعا فرما رہے تھے کہ یا اللہ حق کے جھنڈوں کو بلند کر، چنانچہ اہل حق کی جانب فقط ایک ہی تقریر ہوئی تھی کہ مرزائی اپنی نشستیں چھوڑ کر بزدلوں کی طرح بھاگ پڑے۔

میرے محترم بزرگو.....! علماء ہند نے اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے اتنے ہی پہ بس نہیں کیا بلکہ علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ نے اس فتنۂ باطل کے تمام ارادوں کو تہہ خاک کر دیا اور علاقۂ بھاولپور پاکستان کے اندر یہ بات ثابت کر دی کہ یہ فرقہ ضال و مضل ہی

Scanned by CamScanner

نہیں بلکہ قرآن وسنت کے دلائل سے کافر بھی ہے۔

چودہ سو برس کے عرصے میں امت کو جن مصائب و آلام، فتنوں او
سازشوں کا سامنا کرنا پڑا ہے قادیانیت ان میں سب سے زیادہ ہلاکت خ
اور تباہ کن فتنہ ہے اتنا دریدہ دہن، اسی قدر عیار و مکار اور اتنا بڑا کاذب او
جھوٹا کوئی دوسرا پیدا ہی نہیں ہوا، موت اس کی ایسی ہوئی کہ آج بھی اس
کی لاش سے تعفن اٹھتا ہے۔ حرمِ نبوّت میں اس نے جھانکنے کی کوشش کی
اور بارگاہِ نبوت میں گستاخیوں کا مرتکب ہوا تو اسکا انجام نہایت الم ناک او
اندوہناک تو ہونا ہی تھا فرعون، نمرود اور شداد کی طرح وہ بھی قیامت کی
ساعتوں تک نمونۂ عبرت اور ذریعۂ ہلاکت ہے۔

دعاء کیجئے کہ ربّ العالمین ہم سب اہل ایمان کی حفاظت فرمائے،
ایمان کی سلامتی اور عقیدوں کی درستگی میں ہمیں ثابت قدم رکھے۔

(آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العالمین

Scanned by CamScanner

بدعتی (احمد رضا خاں)

نَحْمَدُہٗ ونُصَلِّی علیٰ رسُولِہِ الکَریم، امّا بعد!

قَالَ رسُولُ اللّٰہِ ﷺ ومُحدثَاتِ الأُمُور فانَّ کل محدَثَۃٍ بدعۃ۔ کما قالَ علیہ الصلوٰۃ والسلام، (مشکوٰۃ شریف)

محترم حضرات.....! دنیا کے اندر بہت سارے گمراہ فرقے موجود ہیں، ان ہی میں سے ایک فرقہ بریلویت بھی ہے جسکو بدعت کہتے ہیں اس عمل کو جس کو نبی اکرم ﷺ نے نہ کیا ہو، مگر حضورؐ کی جانب نسبت کردی جائے اسے بدعت کہتے ہیں، یعنی اسلام کے اندر نئی چیز کی ایجاد۔ دراصل بدعت کی دو قسمیں ہیں (۱) بدعت حسنہ (۲) بدعت سیئہ، بدعت حسنہ کہتے ہیں اس امر کو جس کو کرنے سے اسلام کو تقویت ملتی ہو مثلاً مساجد کو آراستہ کرنا، اسی طرح مساجد کے اندر مائک رکھنا وغیر ذلک۔

کیونکہ جب لوگ مساجد کو خوبصورت دیکھیں گے تو انکا دل مساجد کی طرف مائل ہوگا، بے نمازی نمازی ہو جائیں گے، اسی طرح مساجد کے اندر مائک کا رکھنا، کیونکہ اس کے ذریعہ مؤذن کی اذان پھیلتی ہے جس کی وجہ سے لوگ مساجد کی طرف چلتے ہیں، اگر مساجد میں مائک نہ ہوتے تو لوگ اذان سننے سے محروم رہ جائیں گے، حتی کہ مسلمان غفلت برتیں گے اور نماز

Scanned by CamScanner

ترک کردینگے، جب مائک کے ذریعہ اذان ہوتی ہے تو لوگ فوراً اپنے اپنے کام کو چھوڑ کر مساجد کی طرف سعی کرتے ہیں، جس کی وجہ سے نماز قضاء ہونے کا احتمال نہیں ہوتا۔ اس اعتبار سے مساجد میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو بدعت حسنہ کہا جائے گا۔ اسی طرح ہر وہ عمل جس کی وجہ سے دین کو تقویت پہونچتی ہے وہ تمام امور جائز ہیں، اگر کسی عمل سے اسلام میں کمزوری پیدا ہوتی ہے تو وہ فعل حرام ہے۔ بدعت سیئہ کہتے ہیں ایسی بدعت کو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ ہو لیکن حضورؐ کی طرف منسوب کردی جائے، نیز اس عمل کو کرنے سے طرح طرح کی خرابیاں لازم آتی ہوں تو ایسا عمل کرنا حرام ہے، مثال کے طور پر مزارات پہ چادر چڑھانا، اسی طرح مزارات پہ پھول چڑھانا، ایسے ہی حضور کو عالم الغیب کہنا، اسی طرح حضور ﷺ کو نور جاننا، اسی طرح حضور ﷺ کو حاضر وناظر جاننا، یہ تمام کے تمام اعتقادات صاف طور پر قرآن وحدیث کے خلاف ہیں اور یہ عمل باطل ہے چونکہ قرآن وحدیث کے کسی بھی حصے میں حاشیہ بین السطور کہیں بھی یہ نہیں لکھا ہوا ہے کہ مزارات پہ چادر چڑھانا جائز ہے،

اسی طرح کہیں بھی نہیں لکھا ہے کہ مزارات پہ پھول چڑھانا جائز ہے،

اسی طرح کہیں بھی نہیں لکھا ہے کہ آپؐ عالم الغیب ہیں

اسی طرح کہیں بھی نہیں لکھا ہے کہ آپؐ نور ہیں

اسی طرح کہیں بھی نہیں لکھا ہے کہ آپ ہر جگہ حاضر وناظر ہیں

معلوم ہوا کہ یہ تمام کے تمام اعتقادات باطل ہیں

Scanned by CamScanner

دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ مزارات پہ چادر چڑھانا، مٹھائیاں چڑھانا، پھول چڑھانا، اور ڈھولک بجانا، اور قوالی کرنا یہ تمام کے تمام اوصاف گم کردہ راہ لوگوں کے ہیں، چونکہ کفار بھی مندروں میں لال کپڑے چڑھاتے ہیں، اسی طرح پھول چڑھاتے ہیں، اسی طرح مٹھائیاں چڑھاتے ہیں، اسی طرح ڈھولک بجاتے ہیں، اب پوری گہرائی میں جاکر تأمل کیجئے کہ غیر مسلموں سے مشابہت ہے یا نہیں؟ یقیناً ان کی مشابہت ہے اتنے ہی پہ بس نہیں بلکہ ان خرافات سے اسلام کو بہت سے نقصانات پہونچے ہیں کیونکہ جہلاء مساجد چھوڑ کر مزارات پہ سجدے کرتے ہیں اسی طرح اللہ کے علاوہ مردے سے طالب ہوتے ہیں۔ اسی طرح مزار پہ ڈھول تاشے بجاتے ہیں، جسکی وجہ سے قوم برباد ہی نہ ہو رہی ہے بلکہ خداوند قدوس کی وحدانیت میں نعوذ باللہ نقص وارد ہوتا ہے بھلا یہ سب کچھ جائز ہے؟ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!! یہ سب کچھ حرام ہے ان وجوہات کی بناء پر انسان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

نعوذ باللہ نعوذ باللہ! اے نادانو.....! تم علمائے دیوبند پہ کفر کا فتویٰ لگاتے ہو، علماء دیوبند وہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ ہیں جنہوں نے مسجد نبوی میں مسلسل اٹھارہ برس حدیث شریف کا درس دیا اور اپنی ڈاڑھی سے روضۂ اطہر کو صاف کیا، اسی طرح حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ ہیں جنہوں نے دین اسلام کی بقا کی خاطر ملک کا عظیم ادارہ دارالعلوم دیوبند قائم کیا، اسی طرح جب حضرت مولانا مدینہ منورہ پہونچے تو حضورؐ کی

Scanned by CamScanner

تعظیم کے لئے آپ مدینے کی گلیوں میں ننگے پاؤں چلتے تھے، آپ نے ایسا اس لئے کیا کہ تاکہ حقیر کی جوتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی پر مقدم نہ ہو، اور بارگاہِ حضور میں گستاخی نہ ہو۔ اسی طرح حضرت سید علامہ انور شاہ الکشمیری علیہ الرحمہ وحضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ نے دین کی بقاء کی خاطر تن، من، دھن کی بازی لگادی، اور مرزائیوں سے مقابلہ کیا اب بھلا بتایئے کہ ہم اہل ایمان پر حضرات علماء دیوبند کا کس قدر احسان ہے ایسی ایسی عظیم شخصیات، اللہ کے برگزیدے بندوں پہ نعوذ باللہ کفر کا فتویٰ لگانا کیسا ہے یہ تو نائبین رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں گویا کہ نائبین رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہ کفر کا فتویٰ لگانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہ کفر کا فتویٰ لگانا لازم آتا ہے۔ خیر علماء بریلوی کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور اپنے قول وفعل سے رجوع کرنے کی توفیق بخشے! (آمین)

میرے دوستو.....! اگر غور کیا جائے تو بریلوی حضرات ہی خود کافر ہو سکتے ہیں لیکن ہم جس مذہب پر قائم ودائم ہیں وہ مذہب معتدل مذہب ہے اس لئے ہم علماء دیوبند کسی پہ کفر کا فتویٰ نہیں لگاتے، صرف اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرات بریلوی کو ناجائز خرافات سے بچائے! (آمین)

گرامی قدر ساتھیو.....! میں پوچھتا ہوں ان بریلویوں سے جنہوں نے مزارات پر چادر چڑھانے کا فتویٰ دیا ہے کہ ان کے پاس جواز کی

Scanned by CamScanner

کیا دلیل ہے؟ تو اگر جواب بھی دیں گے تو فقط یہی کہیں گے کہ تعظیماً چادر چڑھاتے ہیں۔ ارے صاحب ..... کیا حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے بھی کوئی بڑا بزرگ ہے جس نے ہندوستان کے اندر سب سے پہلے تعلیم نبوی کی بنیاد رکھی، اسی طرح حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی شخصیت ہے جنہوں نے اوقات عزیز دیارِ پاک میں گذارے۔

میرے دوستو.....! کیا یہ تمام حضرات اولیا اللہ اور بزرگانِ دین نہیں تھے؟ اولیاء اللہ ہی نہیں بلکہ ان بزرگانِ دین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ افسوس! ان بریلویوں پر ہے جنہوں نے مزارات پر چادر چڑھانے کا فتویٰ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہا، اسی طرح رسول اللہ کو حاضر و ناظر جانا، اسی طرح رسول اللہ کو نور جانا۔ گرامی قدر ساتھیو.....! یہ سب اعتقاد باطل ہے جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا اور آدم ہی کی اولاد تو جناب کونین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ایک بات اور آپ لوگوں کو بتاتا چلوں کہ احمد رضا خاں بریلوی اپنے ملفوظات میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور جب کبھی مصیبت آئے مثلاً دریا میں سفر کے وقت کشتی خطرے میں پڑ جائے یعنی غرق ہونے کے قریب ہو جائے تو ایسے موقعہ پر کون سا عمل کرنا چاہئے؟ ذرا غور فرمایئے گا کہ احمد رضا خاں کیا جواب دیتے ہیں، انہوں نے جواب یہ

Scanned by CamScanner

دیا کہ پریشان حالت میں غوث پاک پیرانِ پیر عبد القادر جیلانی یا مجھکو پکارو کشتی خطرے سے بچ جائے گی، غرق ہونے سے رک جائے گی، نعوذ باللہ ..... نعوذ باللہ! خدا کے ساتھ غوث کو مشابہت دی، اور پیرانِ پیر عبد القادر کو خدا کے مثل قرار دے دیا اور خد کے لئے بھی اسی کا دعویٰ کیا۔ آپ نے کیا حدیث نہیں پڑھی جیسا کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام ماشاء اللہ وماشاء محمد (یعنی جو اللہ چاہے اور جو محمد چاہے) کہا جب صحابہ کرام کے منہ سے یہ الفاظ نکلے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور سرخ ہو گیا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے خلاف تھا یہ اللہ کی مشیت میں دوسروں کو شریک کرنے کا عقیدہ تھا اور یہ سراسر ظلم ہے کہاں آخری نبی اور کہاں عبد القادر جیلانی اور کہاں احمد رضا خاں بریلوی! ان میں تو زمین و آسمان کا فرق ہے۔

حاضرین کرام.....! اس موقوع پر بہت سارے مباحث ہیں مگر وقت اس کی اجازت نہیں دیتا اس بناء پر اب میں اپنی تقریر کو مختصر کرتا ہوں اور رخصت چاہتا ہوں۔

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

مالداری اور سخاوت

الحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمین والصَّلوٰۃ والسَّلامُ علی سَیِّدنا محمَّدٍ وعلیٰ آلہ واصحابہٖ اجمعین، امّا بعد!

عنْ انسِ بْنِ مالكٍ رضِیَ اللّٰہُ عنہ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰہِ ﷺ من اجودُ جوداً قالُوا اللّٰہُ ورسُولہ اعلم، قال النّبیُّ ﷺ اللّٰہ تعالیٰ اجودُ جوداً ثمَّ انا اجودُ بنی آدم، واجدھمُ من بعدی رجلٌ علّم علماً فعشرہ یأتی یومَ القیامَۃِ امیراً کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام،

محترم حضرات وسامعین کرام و مہمانانِ عظام.....! اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان وکرم ہے کہ اس نے ہم تمام لوگوں کو دین کی نسبت سے ایک ساتھ بیٹھنے کی توفیق بخشی، احقر یہ بات عرض کرنا چاہتا ہے کہ مالداری باعث فتنہ ہے جیسا کہ حدیث نبویؐ اس بات پہ شاہد ہے کہ تاجدار کونین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری زندگی فقر وفاقہ میں بسر کی آپ اسی زندگی کو پسند بھی فرمایا کرتے تھے حالانکہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو پہاڑ بھی سونا ہو سکتا تھا لیکن سادہ کھانا سادہ پہننا اور سادے گھر میں رہنا آپ نے پسند کیا اکثر اوقات فقر وفاقہ میں رہا کرتے تھے چنانچہ آقائے نامدار تاجدارِ مدینہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات (امہات المؤمنین) نے نان و نفقہ میں اضافہ کا مطالبہ کیا آپ اس کے متحمل نہ ہو سکے جب ان کا اصرار بڑھا تو آپ کو سخت ناگوار گذرا آپ نے اپنی ازواج سے ایک ماہ نہ بولنے کی قسم کھائی اور مسجد نبوی سے متصل ایک بالا خانہ میں مقیم ہو گئے، اجازت لیکر حضرت عمر فاروق ؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بغیر بستر کے چارپائی پر آرام فرما ہیں اور رسی کے نشانات آپ کے جسم اطہر پر پڑ گئے ہیں آپ کا یہ حال دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رو پڑے، چونکہ دولت کی فراوانی انسانی اخلاق و کردار کے لئے مضر ہے جس کا مشاہدہ بھی ہوتا رہتا ہے اس سے کبر اور بے رحمی بڑھتی ہے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امت کے لئے بھی دولت کی زیادتی کو ایک بہت بڑے نقصان سے تعبیر فرماتے ہیں امت کو متنبہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا جن کے راوی حضرت عبد الرحمٰن بن عوف ؓ ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی قسم کھا کر فرمایا میں تمہارے فقر و فاقہ سے نہیں ڈرتا بلکہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی جس طرح تم سے پہلوں پر کشادہ کی گئی تھی اور پھر تم بھی دنیا کی طرف انہی کی طرح رغبت کرنے لگو گے اور یہ دنیا پھر تم کو ہلاک کر دیگی (مسلم شریف) جب انسان ایک مرتبہ دولت کی طرف راغب ہو جاتا ہے تو اسکے مزید حصول کے لئے دن رات ایک

Scanned by CamScanner

کر دیتا ہے جس قدر اسکی دولت بڑھتی جاتی ہے اسی قدر حرص وہوس بڑھتی جاتی ہے، چنانچہ دولت مند انسان دوسرے انسانوں کو خود سے کمتر سمجھنے لگتا ہے اور اس کا سلوک اپنے جیسے انسانوں کے لئے حقارت آمیز بن جاتا ہے جو ظلم وزیادتی کی صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم گذشتہ امتوں کے انجام سے واقف تھے اسی وجہ سے اپنی امت کو دولت جمع کرنے اور اس کے پیچھے دوڑنے سے منع فرمایا ہے تاکہ لذت دنیا گمراہ نہ کردے اور پہلی امتوں کی طرح یہ امت بھی خداوند قدوس کے قہر وغضب کا نشانہ نہ بن جائے آپ نے خود بھی عسرت کی زندگی کو پسند فرمایا اور امت کے لئے بھی دولت کی فراوانی کو ناپسند کیا (دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے آدمی کا سایہ) حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں مسلمانوں کو اپنی موجودہ صورت حال کا جائزہ لینا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ وہ دنیا کے حصول میں کس قدر آگے بڑھ چکے ہیں؟ اور کیا وہ جائز طریقے سے کاروبار کر رہے ہیں؟ کسی کا حق تو نہیں مار رہے ہیں؟ جھوٹ بول بول کر یا گالی گلوچ کے ذریعہ تو پیسہ نہیں کما رہے ہیں؟ اور وہ دولت کے پیچھے آخرت کو تو نہیں بھلا بیٹھے ہیں؟ اگر ایسا ہی ہے تو مسلمانوں کے لئے یہ وہی تباہی وبربادی ہے جس سے سرورِ کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرلیا ہے۔

اسلام کے جیالے فرزندو.....! اب میں چاہتا ہوں کہ سخاوت

Scanned by CamScanner

کے سلسلے میں کچھ عرض کردوں جیسا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ سخاوت اور فیاضی انسان کی بہترین خصلتوں میں سے ایک خصلت ہے یہ جوہر انسان کو ترقی تک پہونچادیتا ہے، چونکہ سخاوت انسان کو ہر دل عزیز بنادیتی ہے جس سے غرباء اور مساکین کی دعائیں بھی سخی آدمی کو حاصل رہتی ہیں، خداوند قدوس اپنے ان بندوں کو بہت پسند کرتا ہے جو غریبوں کا خیال رکھتے ہیں اور اپنے دروازے سے کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی اور رحمدل تھے، محتاجوں اور ضرورت مندوں کا خیال جس قدر آپ رکھتے تھے کہ کوئی نہیں رکھ سکتا، آپ اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی میں سب سے آگے رہتے تھے اور چاہتے تھے کہ میری امت بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ہر ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں رہے یعنی بخل سے کام نہ لے آپ نے ان تمام کو قولاً وفعلاً تاکید فرمائی جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں ان میں سے ایک صفت سخاوت ہے اور سخی آدمی کے مرتبے کو اس حدیث میں واضح کیا کیا ہے جیسا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ سخی آدمی اللہ تعالیٰ سے قریب ہے اور جنت سے بھی، اور بخیل آدمی جنت سے بھی دور ہے اور اللہ کی محبت سے بھی۔ مذکورہ بالا حدیث میں سخی آدمی کے لئے دو خوش خبریاں ہیں اور بخیل آدمی کے لئے دو بڑی محرومیاں ہیں سخاوت کا ایک بدلہ تو جنت کی

Scanned by CamScanner

شکل میں ملنے کی خوش خبری ہے اور اس سے بھی بڑا بدلہ خداوند قدوس کی قربت اور مہربانی ہے جب کہ بخیل آدمی کا پہلا بڑا نقصان جنت جیسی بے بدل نعمت سے محرومی اور اس سے بھی بڑا نقصان خدا کی شفقت ورحمت سے دوری ہے۔

سامعین کرام.....! غور کرنے کا مقام ہے کہ ان مسلمانوں کے لئے جن کو اللہ تعالیٰ نے دولت عطا فرمائی ہے لیکن وہ اس دولت کو گن گن کر رکھتے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا فائدہ نہ خود اٹھاتے ہیں کہ اپنے یا اپنے اہل وعیال کی جائز ضروریات کو پورا کریں، جائز طریقہ سے اس کو خرچ کریں، اچھا کھانا کھائیں اور کھلائیں اور صاف ستھرا رہیں اور اس دولت سے محتاجوں کو بھی فائدہ پہونچائیں جس سے غرباء اور مساکین کی سماجی عزت میں اضافہ ہو اور ان کے تن ڈھک سکیں، نیز یہ بات بھی واضح رہے کہ سخاوت وفیاضی فقط خداوند قدوس کی خوشنودی ورضاجوئی کے لئے ہو نہ کہ دکھاوے کے لئے ہو ورنہ پوری سخاوت وفیاضی ضائع ہو جائے گی، اس لئے کہ خداوند قدوس کسی کے چہرے اور لباس کو نہیں دیکھتا بلکہ ان کے قلوب ونفوس کو دیکھتا ہے کہ بندوں کے دل میں خلوص ہے یا نہیں اگر خلوص ہے تو قابل قبول ہے، ورنہ قابل تردید ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین

Scanned by CamScanner

جہیز ایک لعنت ہے

الحمدُ لِلّٰہِ وحدہٗ ولاَشریك لہٗ والصَّلوٰۃ والسَّلامُ علی سَیِّدنا محمَّدٍ وعلیٰ آلہ واصحابہٖ اجمعین، امّا بعد!

قالَ رسُولُ اللّٰہِ ﷺ اعظمُ النِکاحِ برکۃً ایسرہٗ مؤنۃً۔ کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام،

برادرانِ اسلام و عزیز ساتھیو.....! اس بات پہ تمام بزرگانِ دین و علماء کرام کا اتفاق و اتحاد ہے کہ اسلام ایک اعلیٰ و عمدہ مذہب ہے اس کے اندر کمی و زیادتی نہیں، اور اگر اس دین کے اندر کوئی کمی و زیادتی کرتا ہے تو وہ بدعت ہے، چنانچہ اگر ہم لوگ غور کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ تاجدار کونین احمد مجتبیٰ احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کا نکاحِ مبارک نہایت ہی سادگی کے ساتھ فرمایا صحابہ کرام جمع ہوئے آپ نے خود سے نکاح پڑھایا، سامانِ جہیز میں چکی اور مشکیزہ اور ایک تکیہ جس میں چھال بھری ہوئی تھی اور ایک چادر دیکر اپنی لخت جگر و نور نظر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رخصت فرمایا اگر آقائے رحمت چاہتے تو تمام چیزیں جہیز میں پیش کر سکتے تھے مگر آپ کا مقصد یہ تھا کہ میری امت کو کسی طرح کی پریشانیاں نہ ہوں بلکہ بسہولت اور بآسانی

Scanned by CamScanner

زندگی گذار سکے، کاش کہ دورِ حاضر کے مسلمان اپنے نبی تاجدارِ کونین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو اپناتے جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ دورِ حاضر میں غیر مسلموں کی دیکھا دیکھی فرزندانِ اسلام نے بھی جہیز میں مبالغہ کیا اس کی مثال شریعت میں تلاش کرنا مشکل ہے، نیز افسوس صد افسوس! اس بات پہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنے عمل کے ذریعہ اس بات کو ثابت کر دیا کہ انہیں اسوۂ رسول سے کوئی غرض ہی نہیں۔

سامعین کرام.....! اگر کسی شخص کے پاس جوان لڑکے ہیں اور اگر وہ ایم۔اے ہے تو اس ابوولد کا دماغ بدرجۂ اولیٰ آسمان پر چڑھ جاتا ہے اور اس کے جہیز کی مانگ اور بڑھ جاتی ہے، اگر کوئی شخص سوال کرے کہ بھائی صاحب آپ اپنے لڑکے کی شادی میں کیا جہیز لیں گے تو بہت ہی شان کے ساتھ جواب دیگا کہ میرا لڑکا ایم۔اے، ہے میں جہیز میں ٹی وی لوں گا، اسی طرح اگر کسی کا لڑکا انجینئر ہے تو وہ کہے گا کہ میں جہیز میں کار لوں گا۔ اے جہیز کے فقیرو! اپنے اس قول و فعل پر نادم ہو کہ یہ کہنا کہ میں ٹی وی لوں گا یا راجدُوت لوں گا اللہ رب العزت نے آپ کو بھی لڑکیوں سے نوازا ہے کیا آپ اپنے لڑکیوں کی شادی میں ٹرین دیں گے؟ ہرگز نہیں! جیسے اپنی اولاد ایسے ہی دوسروں کی اولاد، جیسے اپنی عزت ایسے ہی دوسروں کی عزت، اے جہیز کی مانگ کرنے والو نادانو! کیا آپ نے

Scanned by CamScanner

حدیث نبوی نہیں سنی کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چہیتی بیٹی کی شادی میں صرف اور صرف چکی اور مشکیزہ چادر اور صرف ایک تکیہ پیش کیا اور یہ بھی صرف حضرت فاطمہؓ کو دیا دوسری صاحبزادی کو نہیں، اور اس لئے دیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ ہی کی پرورش میں تھے ان کے لئے کوئی مستقل رہائش نہیں تھی، کوئی چارپائی یا کوئی رہنے کا نظم ہی نہیں تھا، حضور ﷺ کے ساتھ ہی ان کی زندگی گذری تھی، اس لئے آپ ان کے حالات سے واقف تھے آپ نے ان کے عقد میں اپنی صاحبزادی کو عنایت فرما کر یہ چند اسباب دیئے تھے تاکہ ضرورت پوری ہو جائے یعنی ضرورت ہی نوازش فرمائی اس لئے اس سے یہ نہ مراد لیا جائے کہ آپ نے جہیز دیا ہو اور نہ اس سے جواز جہیز کی راہ نکلتی ہے۔

میرے دوستو.....! عظیم وہ شخص ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ مجھے جہیز نہیں چاہئے اللہ نے جو کچھ مجھے دیا ہے وہ بہت ہے مجھے مزید دولت کی تمنا نہیں، جاگ جاؤ مسلمانو اور اعلان کر دو کہ ہم فتنۂ جہیز کو ختم کر کے ٹھنڈی سانس لیں گے اسی بناء پر کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

وہ سنگِ گراں جو حائل ہے رستے سے ہٹا کر دم لیں گے
ہم وہ مردِ مجاہد ہیں اس لعنت کو مٹا کر دم لیں گے

یہ سنت رسول کے خلاف ہی نہیں بلکہ ہمارے معاشرے کے لئے مہلک مرض ہے جس نے ہزاروں گھروں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے

Scanned by CamScanner

جیسا کہ آپ حضرات یہ شکایت ضرور سن رہے ہوں گے کہ فلان بنت فلاں کے گھر کی عزت پامال کر دی گئی، آخر ایسا کیوں ہوا؟ اس لئے کہ ورثاء غریب ہیں اور اتنی وسعت نہیں کہ اپنی جوان لڑکی کی شادی کر سکیں اگر جہیز کا رواج نہ رہتا تو ایسا معاملہ ہر گز پیش نہ آتا، یہی نہیں بلکہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ شیخ طریقت حضرت مولانا منت اللہ رحمانیؒ کی خدمت میں ایک شخص تعویذ لینے آیا اور کہا کہ میری بیوی پاگل ہو گئیں ہیں حضرت مولانا نے دریافت کیا کہ ایسا کیوں ہوا؟ اس شخص نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے لڑکیوں سے نوازا تھا میں زندہ درگور کر دیا پھر اسی طرح دوسری لڑکی پیدا ہوئی اس کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا اسی طرح تقریباً سات لڑکیاں پیدا ہوئیں میں انہیں زندہ درگور کرتا رہا اسی بناء پہ میری بیوی پاگل ہو گئی ہے پھر حضرت مولانا نے فرمایا کہ آخر تم نے اپنی لڑکی کو موت کے گھاٹ کیوں اتارا جواب دیا کہ میرے پاس اتنی وسعت نہیں کہ میں اپنی لڑکی کی شادی کر سکوں چنانچہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اسی بناء پر کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

ضبط کروں کب تک آہ اب
چل اے دل کے خامے بسم اللہ اب

نوجوانانِ اسلام.....! اس واقعہ کو سننے کے بعد رونے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ جہیز کی بناء پر سارا گھر اجڑ گیا، اگر ہمارے معاشرے میں

Scanned by CamScanner

جہیز کی یہ لعنت نہ ہوتی تو یہ ہولناک صورت پیش نہ آتی لہٰذا اس عظیم فتنہ کو مٹانا ہمارا ایک اہم فریضہ ہے اور جن مسلمان بھائیوں کے گھروں میں جوان لڑکیاں کنواری بیٹھی ہیں ہم اپنی زندگی میں ان میں سے کچھ کی بطور مثال شادی کرائیں جس سے لوگوں کو یہ نمونہ ملے کہ دیکھو آج بھی دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو غریب مجبور بے سہارا لڑکیوں کو شادی کا نظم کر رہے ہیں، ہم زمانے کے گمراہ وذلیل لوگوں کے ساتھ کبھی نہیں آئیں گے اس کی باتوں میں کبھی نہیں پھنسیں گے دنیا کے ان تمام لوگوں سے کہہ دینا چاہتا ہوں کہ آپ دوسروں کی طرف نہ دیکھیں کہ فلاں شخص نے اپنے لڑکوں کی شادی میں فلاں چیز لی ہے لہٰذا میں بھی لوں گا ایسا نہ کریں اس سے معاشرے کے اندر بگاڑ ہی پیدا نہیں ہو سکتا بلکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم واحکام خداوندی کی نافرمانیاں بھی ہیں۔

دعاء فرمائیں کہ خداوند قدوس ہم تمام لوگوں کو اس بڑی لعنت سے محفوظ رکھے! (آمین)

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

دیدارِ خیرالوریٰ

نام احمد پہ جو بھی فدا ہو گیا
کیا بتاؤں کہ وہ کیا سے کیا ہو گیا

جس کے دل میں سمایا ہے عشق نبی
اس کا ناکام دل کام کا ہو گیا

سرخوشی اسکو دونوں جہاں کی ملی
جو غلام شہ ٔ انبیاء ہو گیا

دیکھ لی اس نے دنیا میں خلد بریں
جس کو دیدارِ خیر الوریٰ ہو گیا

کفر کا ہر صنم منھ کے بل گر پڑا
ان کی آمد کا جب فیصلہ ہو گیا

روضہ ٔ پاک پہ جس نے ڈالی نظر
اس کا دل نور کا آئینہ ہو گیا

قید عشق محمد جسے مل گئی
وہ غمِ دو جہاں سے رہا ہو گیا

جو مئے عشق سرور سے مخمور ہے
وہ ہزاروں میں اک پارسا ہو گیا

نسبت مصطفیٰ ہے متاع زبیر
کچھ تو سامان روزِ جزا ہو گیا

پیش کش :۔ مولوی زبیر احمد قاسمی متعلم دورۂ حدیث منسرا دربھنگہ (بہار)

Scanned by CamScanner

لڑکی کی پیدائش باعثِ رحمت

الحمدُ لِلّٰہِ کفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہِ الَّذِینَ اصطفیٰ۔

امّا بعد!

فاعوذُ باللّٰہ منَ الشّیطانِ الرَّجیم

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

لَقَدْ خَلَقْنَا الاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ،

محترم حضرات و موقر سامعین کرام.....! اسلام نے جس طرح جاہلیت کی بہت سی رسموں کو مٹادیا اور دنیا سے رنگ و نسل، بھید بھاؤ کی تفریق ختم کرنے میں اہم رول ادا کیا اسی طرح اسلام نے مرد و زن میں کسی قسم کی تفریق کو ناقابل برداشت سمجھا ہے اسلام سے قبل پوری دنیا کے اندر بالخصوص عرب میں لڑکیوں کی پیدائش کو منحوس اور ذلت آمیز سمجھا جاتا تھا، دنیا کا ہر معاشرہ لڑکی کی پیدائش پر رنجیدہ ہو جاتا تھا، باشندگان عرب اپنی لڑکیوں کو پیدائش کے وقت ہی زندہ در گور کردیا کرتے تھے ایسے ماحول میں عرب کے مکہ شہر میں خدا کے آخری نبی سرور کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوتے

Scanned by CamScanner

ہیں اور اس جہالت کو ختم کرنے کا بیڑہ اٹھاتے ہیں اسلام کا طلوع گویا آفتابِ اسلام کا طلوع پورے عرب ہی کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیا کے لئے رحمت بن گیا قرآن اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات نے ان عربوں پر یہ اثر کیا کہ جو پہلے لڑکی کی پیدائش کو عار تصور کرتے تھے اب باعث رحمت سمجھنے لگے عورت کو اسلام کے بخشے ہوئے ان حقوق نے پھر پوری دنیا کو متأثر کر دیا اور تقریباً ہر معاشرہ عورت کو مراعات دینے پر مجبور ہوا، غیر مسلموں نے اسلام کے بخشے ہوئے ان حقوق کا اعتراف کیا ہے ہندوستان بھی ایسے افراد سے خالی نہیں ہے چنانچہ تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ اسلام سے قبل عورت کی حالت کس قدر ناگفتہ بہ تھی کہ یہودیت اور عیسائیت اور اسی طرح دنیا کے ہر سماج میں عورت کو منحوس خیال کیا جاتا تھا اگرچہ کہیں کہیں اتنا تشدد نہیں تھا تو مگر لڑکی پر لڑکے کو ترجیح دی جاتی تھی لیکن قرآن نے یہ اعلان کیا کہ حضرت مریم علیہ السلام کی ماں نے خدا سے منت مانی کہ میں اس حمل سے پیدا ہونے والے بچہ کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کر دوں گی لیکن جب ان کے بطن سے مریم پیدا ہوئیں تو انہوں نے کہا کہ اے خداوند قدوس یہ تو لڑکی پیدا ہو گئی اس پر خداوند قدوس نے جواب دیا اللہ خوب جانتا ہے کہ تم نے ایک لڑکی کو جنم دیا ہے اور یہ وہی جانتا ہے کہ اس نذر کے لئے زیادہ نفع بخش کون ہے، لہٰذا حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا متعجب ہونا اس بات کو ثابت کرتا ہے

Scanned by CamScanner

کہ اس زمانے میں بھی لڑکے کو لڑکی پر ترجیح حاصل تھی۔

دوستو.....! اب تھوڑی سی بات ہندو دھرم کی لیں کہ ھندوؤں میں یہ عقیدہ ہے کہ اس وقت تک کسی شخص کی نجات ممکن نہیں جب تک مرنے کے بعد اس کا بیٹا مخصوص مذہبی رسمیں پوری نہ کرے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کے یہاں لڑکا نہیں ہے صرف لڑکیاں ہی ہیں تو ایسا شخص مرنے کے بعد نجات نہیں پاسکتا، کیا اس عقیدے کے ہوتے ہوئے ھندوؤں میں لڑکی کو برتری کا حق حاصل ہے کیونکہ اس عقیدے کے ہوتے ہوئے لازماً لڑکی پر لڑکے کو ترجیح حاصل ہے۔

میرے دوستو اور دینی بھائیو.....! عورت سے متعلق مختلف مذاہب وادیان کا جائزہ لینے کے بعد اب اس عالمگیر اور ہمہ گیر مذہب کی طرف رجوع کرتے ہیں جس کا نام اسلام ہے اور حقیقت میں مذہب ہی اسلام کا نام ہے اس مذہب کی صداقت اور حقانیت کا اعتراف صرف اپنوں ہی نے نہیں کیا بلکہ غیروں نے بھی کیا ہے، اس معتدل مذہب مذہبِ اسلام میں انسانیت کے اعتبار سے لڑکا اور لڑکی دونوں برابر کے درجے رکھتے ہیں بلکہ مذہب اسلام نے عورت کو عزت و عظمت بخشی، عورت کا نفقہ و سکنی یعنی خوراک و پوشاک مرد کے ذمے عائد ہوتی ہے، محنت و مشقت مرد کے ذمے ہے نہ کہ عورت کے ذمے، عورت چراغ خانہ ہے نہ کہ شمع محفل اور گوناگوں اوصاف ایسے موجود ہیں جس سے عورت کو

Scanned by CamScanner

ایک عزت حاصل ہوتی ہے جہاں تک ادیان باطلہ کی رسائی نہیں ہو سکتی ہے۔ اب واضح ہو گیا کہ لڑکے اور لڑکی میں کوئی فرق نہیں ہے تمام کی تمام مخلوقات اسی ایک خدا کی ہے وہ کسی کو لڑکیاں عطا کرتا ہے اور کسی کو لڑکے اور کسی کو لڑکے اور لڑکیاں دونوں عطا کرتا ہے لہٰذا نہ لڑکے کو لڑکی پر فوقیت حاصل ہے اور نہ لڑکے کے والدین کو لڑکی کے والدین پر کوئی فضیلت حاصل ہے، پیدائش کے اعتبار سے دونوں برابر ہیں نہ کوئی کسی سے کم اور نہ کوئی زیادہ، ہاں اعمال کے اعتبار سے دونوں میں فرق ہو جائے گا یعنی اگر لڑکے کے مقابلے میں کوئی لڑکی روحانی اعتبار سے بڑھ جاتی ہے تو وہ لڑکے سے فضیلت میں بھی بڑھ جائے گی اور اگر لڑکا اعمال صالحہ میں بڑھ گیا پھر لڑکے کو اہمیت حاصل ہو جائے گی۔ یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ رنگ و نسل کو اسلام نے ایک طرف مسترد کر دیا ہے اگر کوئی کالا شخص کسی خوبصورت گورے رنگ کے آدمی سے اعمال میں بڑھ گیا تو وہ اسلام میں پسندیدہ ہے اسی طرح اگر کوئی عورت مرد کے مقابلے میں اعمالِ صالحہ میں بازی لے جاتی ہے تو وہی اسلام کی نظر میں محبوب بن جائے گی اور اس کا عورت ہونا ہو کسی بھی معاملہ میں حائل نہ ہوگا اور اگر دونوں ہی (مرد و عورت) نیک ہوں تو ان دونوں کے اجر میں کسی قسم کی تفریق نہیں رہے گی ایسا نہیں ہے کہ مرد کو زیادہ اجر ملے جائے اور عورت کو اس سے کم ملے اسلام نے لڑکی کو پیدائشی اعتبار سے قابل قدر سمجھا اور مسلمانوں کو

Scanned by CamScanner

تلقین کی کہ لڑکی کو لڑکے کے مقابلے میں کمتر نہ سمجھا جائے ایسا کرنے والا خدا کا مجرم ٹھہرلیا جائے گا۔

میرے دوستو.....! جب عرب نے اسلام قبول کرلیا تو ان کی حالات بدلتی چلی گئی نہ صرف ان کے اندر کی تمام جاہلانہ رسمیں دور ہو گئیں بلکہ ان سے متاثر ہو کر دنیا کے بگڑے ہوئے دیگر معاشرے میں سدھار آگیا جیسا کہ اب دنیا میں حقوق پر بہت کچھ ہو رہا ہے اور عورت کو اس درجہ کا منحوس خیال نہیں کیا جاتا ہے جس درجہ کا پہلے کیا جاتا تھا یہ سب کچھ اسلام کی وجہ سے ہی ہوا ہے، حالانکہ ابھی بھی دیگر معاشروں میں بہت کچھ ہوتا ہے لیکن وہ دن دور نہیں اسی طرح جب اسلام میں لڑکی کے متعلق عزت واحترام اور انکے حقوق کو پوری دنیا نے اسلام کی وجہ سے قبول کرلیا تو اب ان کے جاہ وجلال میں کوئی شک باقی نہیں۔

دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو شریعت کے مطابق زندگی گذارنے کی توفیق بخشے! (آمین)

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

اسلام وحقوقِ انسانی

الحمد للّٰہِ نحمدُہٗ ونستعِیْنُہٗ و نَسْتَغْفِرُہٗ و نُؤمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا وَ مَنْ یَھْدہ اللّٰہ فلاَ مُضلَّ لہ ومن یُضللہ فلاَ ھَادِیَ لہٗ وَ نشھَدُ اَنْ لاَ اِلٰہ الاَّ اللّٰہ وحدہٗ لاَ شریک لَہٗ ونشھدُ اَنَّ مُحمَّداً عبدُہٗ ورَسُولُہٗ ..... امّا بعد!

فاعوذُ باللّٰہ منَ الشّیطانِ الرَّجیم

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنَدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ، الآیۃ

برادرانِ اسلام و معزز حاضرین جلسہ.....! قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے گذشتہ امتوں کی بد عقیدگی کو کئی جگہ ظاہر کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بزرگوں اور درویشوں "علماء" وراہبوں کو خدا کا درجہ دے دیا ہے اور ان کے کرامات کو مافوق الفطرت سمجھ کر ان کی الوہیت کا مقام دیا ہے مثلاً سورہ توبہ (پارہ ۱۰) میں ان کی گمراہی کو بیان کیا گیا، آیت مبارکہ کا ترجمہ یوں ہے "انہوں نے اپنے علماء وراہبوں و درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا خدا بنالیا ہے" اس بات سے تمام حضرات واقف ہیں کہ اسلام سے پہلے دنیا میں شخصی اور جبری حکومتوں کا بول بالا تھا رعایا، بادشاہ کو خدا مانتی تھی کہ وہ مافوق الفطرت ہستیاں ہیں جن کو ان کائنات میں تصرف حاصل ہے گویا کہ وہ دیوی دیوتاؤں کی اولاد

Scanned by CamScanner

ہیں، چنانچہ اطاعت کرنا رعایا کے ذمہ ہے بلکہ رعایا پر یہ اطاعت فرض ہے انکے اس طرز عمل نے رعایا کا ذہن بھی اطاعت کی طرف موڑ دیا تھا اور وہ ایک خدا کو چھوڑ کر اپنے ہی جیسے سیکڑوں لوگوں کو خدا کا درجہ دے بیٹھے تھے اس قسم کی ذہنیت سے فرمانبرداری واطاعت کے سوا اور کیا امید لگائی جاسکتی تھی لوگوں کا یہ حال تھا کہ ان پر چاہے جس قدر ظلم کیا جاتا مگر وہ اس کو بخوشی جھیلتے رہتے تھے اور ان کے علماء وراہبت بھی وقت کے حاکموں کے ساتھ مل گئے تھے یہ دونوں طبقے عوام کی بیدردی سے استحصال کر رہے تھے اسی درمیان مکہ کی سرزمین سے ایک اجنبی اور غیر مانوس آواز اٹھتی ہے جو شرف انسانیت، اخوت ومحبت اور تمام انسانوں کے برابری کی تعلیم پر مشتمل ہے اس آواز نے عرب کے اندر ہلچل مچادی، کہاں غریب لوگوں کو اپنے آقاؤں اور بادشاہوں کے سامنے کھڑے ہونے کی بھی جرأت نہ تھی اور کہاں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کی آپس میں برابری کا نعرہ بلند کیا اس آواز پر استحصال شدہ عوام دوڑ پڑے اور انہوں نے ایک خدا کو تسلیم کرتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرلیا پھر اس آواز کے ساتھ دوسری بہت سی آوازیں بلند ہوتی چلی گئیں لوگوں نے پہلی مرتبہ اسلام کے اندر انسانی حقوق کا خود مشاہدہ کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عملی طور پر کر دکھایا بڑے بڑے قریش شریف النسب کے پہلو میں اسلام سے قبل مکہ میں غلامی کی زندگی گذارنے والے بلال حبشی رضی اللہ عنہ بلا تکلف گھٹنے سے گھٹنا ملا کر بیٹھتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں اور باندیوں کے وہ حقوق متعین فرمادئے

Scanned by CamScanner

کہ موجودہ دور میں آج کسی گھریلو نوکر کو بھی وہ حقوق حاصل نہیں ہیں۔

میرے دوستو.....! حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفۂ وقت ہیں بیت المقدس فتح ہو چکا ہے یہاں کے عیسائی بیت المقدس کی چابیاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سونپنے پر بضد ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے دار الخلافت سے روانہ ہوتے ہیں آپ اپنے ہمراہ ایک خادم اور تھوڑا سا زادِ سفر اور ایک اونٹ ہے مسافر دو اور سواری ایک ہے، لہٰذا بڑی مشکل آپڑی، خادم کا اصرار ہے کہ خلیفہ اونٹ پہ سوار ہو جائیں لیکن وسیع و عریض خلافت کے مالک سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خادم کی یہ تجویز نہیں مانتے ہیں بلکہ اپنی طرف سے تجویز پیش کرتے ہیں جس کو عملی جامہ پہنایا گیا آپ نے کہا ایک منزل میں اونٹ پر بیٹھوں گا پھر تم اور تیسری منزل پر دونوں پیدل چلیں کیونکہ جانور کو بھی آرام کی ضرورت ہے، سبحان اللہ! سبحان اللہ! اس سے بڑھ کر انسانی حقوق کی ادائیگی کی مثال اور کیا ہو سکتی ہے خلیفۂ وقت اونٹ کی نکیل پکڑے ہوئے بیت المقدس کی طرف جا رہے ہیں اور انکا خادم اونٹ پر سوار ہے کیا انسانی تاریخ نے اس سے پہلے ایسی کوئی مثال پیش کی تھی اسی سفر میں جب حضرت عمرؓ بیت المقدس کے قریب پہونچے اور اسلامی لشکر کے سردار نے آپ کا یہ حال دیکھا کہ گرد آلود کپڑے ہیں اور کپڑے بھی معمولی، سفر کے لئے فقط ایک ہی اونٹ ہے تو انہوں نے آپ کو ایک گھوڑا اس غرض سے پیش کیا کہ خلیفۂ وقت کو زرق برق پسند عیسائیوں کے سامنے ذرا رعب و دبدبہ کے ساتھ آنا چاہئے

Scanned by CamScanner

حضرت عمرؓ نے یہ مشورہ مان لیا لیکن گھوڑے کی سواری تھوڑی ہی دور تک کی تھی کہ آپ نیچے کود پڑے اور کہا کہ مجھے میرا اونٹ لادو میں اسی پر سفر کروں گا کیونکہ گھوڑے پر چڑھ کر میرے دل میں تکبر پیدا ہو گیا تھا۔

گرامی قدر ساتھیو.....! غور کرنے کا مقام ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے وصال سے قبل ایک لشکر ترتیب دیا تھا جس کا امیر اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارث کے صاحبزادے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا آپ کے زیر کمان بڑے بڑے انصار و مہاجرین صحابی تھے لشکر ابھی مدینہ کی حدود میں ہی تھا کہ آپ کا وصال ہو گیا اور لشکر واپس آگیا آپ کے بعد جب حضرت ابو بکرؓ خلیفہ منتخب ہوئے تو سب سے پہلے آپ نے اس لشکر کو محاذ پر روانہ کیا حالانکہ کچھ لوگ حضرت اسامہ کی امارت پر متفق نہ تھے کہ ایک تو ان کی عمر صرف ۱۷/ سال اور دوسرے اعلیٰ نسبی کا معاملہ، لیکن حضرت ابو بکرؓ نے ان لوگوں کی رائے ماننے سے صاف انکار کر دیا جو تھوڑے سے لوگ اس امر پر شرمندگی کا احساس کر رہے تھے وہ بھی خاموش ہو گئے۔

چنانچہ حقوقِ انسانی اور مساوات پر مبنی تعلیم کا وہ سلسلہ جو مکہ کی سنگلاخ زمین سے تن تنہا اُٹھا تھا وہ دیکھتے ہی دیکھتے ایک مختصر عرصہ میں تناور درخت بن گیا یہی وہ آواز تھی جس نے اس شخصی حکومتوں اور رعایا میں دیوی دیوتاؤں کا روپ دھارن کرنے والے بادشاہوں کی قلعی کھول دی اس اسلامی مساوات کے عملی مظاہرہ نے استحصال شدہ قوموں کے اندر جوش و خروش بھر دیا ان کے مردہ جذبات انگڑائیاں لینے لگے اور ان کی ایک کثیر تعداد اسلام کی پناہ میں

Scanned by CamScanner

آگئی، اسلامی مساوات نے ان ممالک کے اقوام کو بھی اپنے حقوق کے سلسلے میں راہ دکھائی جو ابھی تک اسلام نہیں لا سکی تھیں یہ گرچہ دھیرے دھیرے ہوا ہے لیکن اس بات پر یورپی مصنفین بھی متفق ہیں کہ موجودہ انسانی کا عالمی منشور یا بیداری اسلام کے حقوقِ انسانی سے مستعار ہے اگر اسلامی مساوات کا ظہور نہ ہوتا اور اسلام کے ماننے والوں نے اسلام کے انسانی حقوق کو عملاً کر کے نہ دکھلایا ہوتا تو انسانیت کی کثیر تعداد ظلم وجبر کی چکی میں اسی طرح پستی رہتی اور اقتدار پر قابض لوگ عوام میں مافوق الفطرت کا درجہ حاصل کئے رہتے لیکن قرآن نے اس ظلم وستم کو پاش پاش کر دیا اور تمام انسانوں کو برابری کا درجہ دیا، نہ نسل کا معیار رہا اور نہ دولت اور نہ اقتدار کا بلکہ بڑائی کا معیار نیکی اور پرہیز گاری کو قرار دیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری حجۃ الوداع کے خطبہ میں بھی نسلی بڑائی پر ضرب لگائی اور فرمایا اے لوگو! تمہارا معبود ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے، تم سب آدم کی اولاد ہو آدم کو مٹی سے بنایا گیا ہے اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اللہ کا فرمانبردار ہے کسی عرب کو کسی عجم پر فوقیت نہیں سوائے پرہیز گاری اور تقویٰ کے۔

دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم تمام لوگوں کو سنت کے مطابق زندگی گذارنے کی توفیق بخشے! (آمین)

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

عیب جوئی

الحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمین والصَّلوٰۃ والسَّلامُ علی اشرفِ المُرسلین وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین امّا بعد!

فاعوذُ باللّٰہ منَ الشّیطانِ الرَّجیم

بسم اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ نِ الَّذِیْ جَمَعَ مَالاً وَّعَدَّدَہٗ،

[صَدق اللّٰہ العظِیْمُ۔]

محترم حضرات ومؤقر اساتذۂ کرام ومہمانانِ عظام.....!

میں آپ لوگوں کا شکر گذار ہوں کہ آپ لوگوں نے لب کشائی کا موقع دیا، خداوند قدوس کے دربار عالی میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحیح بات کہنے کی توفیق بخشے (آمین) میں نے دورانِ خطبہ کلام اللہ شریف کی ایک چھوٹی سے آیت مبارکہ کی تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ بڑی خرابیاں ہیں ایسے اشخاص کے لئے جو پس پشت غیبت کرتے ہیں اور روبرو طعنہ دینے والے ہوں، مال جمع کرتے ہوں اور گن گن کر رکھتے ہوں۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لاَ تَغْتَابُوْ الْمُسلِمِیْنَ وتَتَّبِعُوْا عَوراتِھِمْ فَاِنَّ مَنِ اتَّبَعَ عَوْراتِھِمْ یتَّبع اللّٰہ عورتہٗ ومنِ

Scanned by CamScanner

اتّبعَ اللّٰہ عورتہٗ یفضحہ فِی بیتِہٖ" (ترجمہ) مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کے عیوب کی جستجو نہ کرو کیونکہ جو شخص مسلمانوں کے عیوب تلاش کرتا ہے خداوند قدوس اس کے عیوب کو تلاش کرتا ہے اور جس کے عیب کی تلاشی اللہ تعالیٰ کرے اس کو اسکے گھر کے اندر بھی رسوا کر دیتا ہے" آگے ارشاد ربانی ہے "ولاَ یَغْتَبْ بعضُکُمْ بَعْضًا" یعنی ایک دوسرے کو پیٹھ پیچھے برا نہ کہو، اس آیت میں آگے ارشاد ہے کہ کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرنا چاہتا ہے اگر ایسا ممکن نہیں ہے تو چاہئے کہ بھائی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرے کیونکہ غیبت کرنا مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر ہے اور غیبت زنا سے سخت ہے کیونکہ زنا کے بعد اگر توبہ کرلی جائے تو اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو معاف فرمادیتا ہے لیکن غیبت ایسی چیز ہے کہ توبہ سے بھی معاف نہیں ہوتی جب تک کہ جس کی غیبت کی جارہی تھی وہ معاف نہ کرے۔

میرے دوستو.....! مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ جو آدمی سامنے ہو اور اس کی غیبت کی جائے تو اس کو کس قدر تکلیف ہوگی اسی طرح تکلیف ہوگی جس طرح زندہ انسان کا گوشت نوچ کر کھایا جائے، نیز جس طرح مردہ بھائی کا گوشت کھانا حرام ہے اسی طرح غیبت کرنا حرام ہے، جس طرح وہ ناپسند ہے اسی طرح یہ بھی ناپسند ہے اسکے معافی کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جس کے سامنے غیبت کی جارہی ہے اس کے سامنے اپنے

Scanned by CamScanner

قول و فعل کی تکذیب کرلے اس برے قول و فعل کا اقرار کرلے اور ایسا نہیں کیا تو ایک اور راستہ کھلا ہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعاء مغفرت کرے اور اپنے کئے ہوئے فعل پر نادم ہو اور توبہ کرلے (انہٗ التَّوابُ الرَّحیم) چغلی یہ ہے کہ ایک کی بات سن کر دوسرے سے جالگادے (جس کو لگائی بجھائی کہتے ہیں) ایسا کرنے والے کی جب قلعی کھولتی ہے تو شرمندہ اور نادم ہوتا ہے اللہ کے بندوں میں سے سب سے زیادہ بری خصلت والا وہ ہے جو چغلی کرتا ہے، بھائیوں میں فتنہ و فساد ڈالتا ہے، ہزاروں لوگوں کی جانیں جاتی ہیں، لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں، پر ایسے لوگوں کا کیا حال ہوگا جو یہ برے کام کرتے ہیں۔

جس سے لوگوں کو نقصان پہونچے مخلوق میں اس سے بدتر اور برا کوئی نہیں، چونکہ طعنہ دینا، چغلی کرنا یہ سب کے سب سے من وجہٍ تکبر اور تکبر کا منشا مال ہے جو حرص و طمع میں بڑھتا چلا جاتا ہے اور مارے بخل کے مال گن گن کر رکھتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ یہ مال ہمیشہ رہے گا یہ اسے معلوم نہیں کہ دنیا کی زندگی ایک خواب کی طرح ہے کب یہ ختم ہو جائے گی اس کا کوئی بھروسہ نہیں ۔ ع،

سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

ایسے لوگوں کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے، اس کی لپٹ بدن کو لگتی ہے دلوں تک پہونچ جاتی ہے، پھر دلوں سے لگ کر تمام جسم میں حلول

Scanned by CamScanner

ہو جاتی ہے پھر یہ لوگ تمنا کرینگے کہ موت آجائے، موت آجائے تاکہ عذاباتِ الٰہی سے نجات مل جائے اور ایسا ہونا ممکن ہی نہیں بلکہ برائے نام بھی تخفیف نہیں ہو سکتی، لیکن مسلم اور غیر مسلم کے عذابات میں زمین و آسمان کا فرق ہے چونکہ اہل ایمان کو جہنم میں اس لئے داخل کیا جائے گا تاکہ وہ گناہوں سے مبرہ و منزہ ہو جائے اور کفار و مشرکین کو عذاب ہمیشہ ہمیش کیلئے دیا جائے گا۔

میرے محترم بزرگو.....! جو شخص مسلسل گناہوں کا ارتکاب کرے گا خداوند قدوس اسے اہل جنت میں شمار نہیں کرتا ہے بلکہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور مزید جہنم کا دروازہ بند کر دیا جائے گا اور مزہ چکھتا رہے گا۔ بہر حال ایسے دردناک عذاب و وعیدوں سے بچنے کے لئے ایک شرط ہے وہ یہ ہے کہ ہماری زندگی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ہو جائے اور جن جن برائیوں سے اللہ اور اس کے رسول نے منع فرمایا ہے اسے کرنے سے بچے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو غیبت و چغل خوری کی لعنت سے نجات دے!

(آمین)

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

توبہ واستغفار کی اہمیت

الحمدُ لِلّٰہِ کفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہِ الَّذِینَ اصطفیٰ۔
امّا بعد ! فاعوذُ باللّٰہ منَ الشّیطانِ الرَّجیم
بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم
الَّذِیْ خَلَقَ المَوتَ وَالحَیوٰۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَملاً وَھُوَ العَزِیْزُ الغَفُوْر، [صدق اللّٰہ العظیم]

برادرانِ اسلام ومؤقر سامعین کرام.....! ابھی میں نے دورانِ خطبہ کلام اللہ شریف کی ایک آیت مبارکہ تلاوت کی جس میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ دنیا امتحان و آزمائش کی جگہ ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کی حقیقت کو واضح فرمادیا کہ اس نے موت اور زندگی کو اس لئے بنایا کہ تمہیں آزمائے (اور یہ دیکھے) کہ تم میں سے کون اچھا عمل کرتا ہے۔ (سورۂ ملک) پھر اس آزمائش کی غرض سے انسان کی فطرت اور اس کی شناخت ہی کچھ ایسی بنائی کہ اس سے غلطیاں سرزد ہوتی رہتی ہیں اور رضائے الٰہی کی حصول میں انسان کو کبھی اپنے نفس سے مجاہدہ کرنا پڑتا ہے کہ اس کی جھوٹی خواہشات اور جائز تمنائیں اس پر غالب آنا چاہتی ہیں اور کبھی انسان کو ازلی دشمن شیطان اسے اپنے مکر و فریب کے جال میں گھیر لیتا ہے جس کا مشن ہی بندوں کو اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری سے دور کرنا ہے اور انسان کے جسم میں اس تیزی سے دوڑتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے جیسے کہ رگوں

Scanned by CamScanner

میں خون دوڑتا ہے۔ انبیاء کرام کے علاوہ کسی کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس سے کوئی گناہ یا غلطی سرزد ہی نہیں ہوئی اگر کوئی اپنے نفس کے بارے میں یہ خیال رکھتا ہو تو یہ حقیقت میں شیطانی دھوکہ و فریب ہے۔

میرے دوستو.....! توبہ واستغفار اس بات کا نام ہے کہ بندوں سے جب کوئی گناہ یا غلطی ہو جائے تو وہ اسی حالت پر راضی و مطمئن نہ رہے بلکہ اپنی غلطی پر نادم و شرمندہ ہو کر اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرے اور اس سے مغفرت و معافی طلب کرے یہ اللہ کا اپنے بندوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ وہ بندوں کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے اور کیوں نہ ہو وہی خالق انسان کا ہے اور وہی اس کی فطرت سے اچھی طرح واقف ہے، چنانچہ اس کو یہ بات مطلوب نہیں کہ انسان سے کبھی کوئی غلطی یا گناہ سرزد ہی نہ ہو بلکہ جو چیز مطلوب اور پسندیدہ ہے وہ یہ ہے کہ حتی الامکان اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے اور اگر کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو فوراً بارگاہِ الٰہی میں معافی طلب کرے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے (سورۂ بقرہ) اور ترمذی، ابن ماجہ کی ایک حدیث ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ ہمیں معلوم ہے کہ ہر شخص خطاکار ہے اور بہترین خطاکار توبہ کرنے والے ہیں، اسی طرح قرآن میں جگہ جگہ خداوند قدوس کی یہ صفت بیان کی گئی کہ وہ رحمٰن، رحیم، غفار و تواب ہے یعنی وہ اپنے بندوں پر بہت زیادہ رحم کرنے والا، بہت زیادہ گناہوں کو معاف کرنے والا اور بہت زیادہ بندوں کی توبہ قبول کرنے والا

Scanned by CamScanner

ہے،اور کوئی گناہ اور نافرمانی ایسی نہیں کہ بارگاہِ الٰہی میں اس کی معافی ممکن نہ ہو بس شرط یہ ہے کہ دل سے سچی توبہ کی جائے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے اے ایمان والو اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ اس سے سچی وخالص توبہ کرو (سورۂ توبہ) پھر باری تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ تم سب اپنے رب سے مغفرت طلب کرو اور اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ اس کے علاوہ بھی قرآن وحدیث میں جگہ جگہ توبہ واستغفار کی ترغیب اور اس کی بہت زیادہ فضیلت واہمیت بیان کی گئی ہے اس سے بڑھ کر اور کیا ترغیب ہو گی کہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! اللہ سے توبہ اور مغفرت طلب کرو میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ سے معافی مانگتا ہوں (بخاری و مسلم) جب نبی برحق، شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہے تو ہر شخص کو اندازہ لگانا چاہئے کہ خود اس کو توبہ کی کتنی ضرورت ہے جس سے دن بھر میں نہ جانے کتنے گناہ ونافرمانیاں ہوتی ہیں۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ کو پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے اور پھر دن کے وقت اپنی رحمت کاملہ پھیلاتا ہے تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے (صحیح مسلم) اس سے اندازہ کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کو بندہ کی توبہ کا کس قدر اہتمام رہتا ہے کہ میرا بندہ گناہوں میں ملوث نہ ہو، اسی طرح ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر رات کے اخیر شب میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتا ہے کہ "ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ

Scanned by CamScanner

میں اس کو عطا کروں؟ اور ہے کوئی گناہوں سے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کے گناہوں کو معاف کردوں؟" میرے دوستو! توبہ اور استغفار اللہ کے نزدیک کس قدر محبوب اور پیارا عمل ہے اس کا اندازہ اس حدیث سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آقائے رحمت نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر ایک آدمی اپنی سواری پر تنہا کسی چٹیل میدان سے گزر رہا ہو اور آرام کرنے کے لئے نیچے اتر کر سو جائے اسی دوران اس کی سواری کھانے پینے کی اشیاء اور دیگر سامان کے ساتھ گم ہو جائے پھر وہ شخص اپنی سواری تلاش کرتے کرتے تھک جائے بھوک پیاس کی وجہ سے اسے موت دکھائی دے اور وہ مایوس ہو کر درخت کے سائے میں بیٹھ جائے اسکے بعد اچانک اس کی سواری اس کو مل جائے اور یہ آدمی اس کی نکیل پکڑے اور خوشی ومسرت کے جذبات سے مغلوب ہو کر یہ کہے اے اللہ بے شک تو ہی میرا بندہ اور میں تیرا رب یعنی یہ کہنے کے بجائے کہ تو ہی میرا رب اور میں تیرا بندہ ہوں یعنی خوشی کی شدت سے اس کی زبان سے وہ جملہ نکل جائے، چنانچہ گناہ سرزد ہو جانے کے بعد اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہئے کیونکہ اس کی رحمت انسان کے وہم وگمان سے بھی زیادہ وسیع ہے اور اللہ پر ایمان اور اس کا بندہ ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ اسی سے معافی کی امید ویقین رکھتے ہوئے مغفرت طلب کی جائے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک ایسے ظالم شخص کی توبہ قبول فرمایا جس نے سو آدمیوں کا ناحق خون بہایا تھا (بخاری) ـــــ جس طرح خداوند قدوس کی رحمت

Scanned by CamScanner

سے مایوس نہیں ہونا چاہئے اسی طرح اس کو غفور الرحیم جان کر عمداً گناہ کا ارتکاب کرتے جانا یا بار بار توبہ توڑ دینا بھی اچھی بات نہیں بلکہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مذاق کرنا ہے جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کوئی دھوکے باز تمہیں اللہ کے معاملے میں دھوکہ نہ دینے پائے (سورۂ لقمان) یعنی اس سے بچتے رہو اور دھوکہ نہ کھاؤ اللہ کے معاملے میں دھوکہ یہ ہے کہ انسان اسی فریب میں مبتلا رہے کہ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے لہٰذا گناہوں کا ارتکاب کرتے جاؤ وہ بخشتا جائے گا اور سزا نہیں دے گا انسان کو ایسا ہرگز نہیں گمان کرنا چاہئے کیونکہ جہاں اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے وہیں وہ قہار بھی ہیں لہٰذا انسان کو چاہئے کہ حتی الامکان گناہوں سے بچتا رہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی صحیح کیفیت امید اور خوف کے درمیان بتلایا ہے کہ انسان کو جتنی اللہ کی رحمت سے مغفرت کی امید رکھنی چاہئے اتنا ہی اللہ کی پکڑ اور گرفت کا خوف بھی ہونا چاہئے جیسا کہ سورۂ غافر کی آیت میں فرمایا گیا ہے کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، اور شدید پکڑنے والا اور قدرت و طاقت والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ توبہ و استغفار صرف زبان سے چند الفاظ ادا کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ توبہ کیلئے یہ ضروری ہے کہ جس گناہ سے توبہ کر رہا ہے وہ اس گناہ کو ترک کر دے اور گناہ پر نادم و شرمندہ ہو اور آئندہ پھر نہ کرے نیز اگر اس گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہو تو صاحب حق کو حق لوٹا دے یا اس سے معافی مانگ

Scanned by CamScanner

لے کیونکہ خداوند قدوس اپنی رحمت سے اپنا حق معاف کردیں گے لیکن حقوق العباد میں بندے کے حق کو معاف نہیں کریں گے، جب تک بندہ معاف نہ کردے اور سچی توبہ کرنے کے بعد بھی دوبارہ اگر گناہ ہو جائے تو پھر اسی اخلاص اور ندامت کے ساتھ معافی طلب کرے، اسی طرح توبہ واستغفار گناہوں کی معافی کے علاوہ دنیا میں کتنی نعمتوں اور برکتوں کا ذریعہ ہے اس کا اندازہ اس سے لگایئے کہ ایک مرتبہ حسن بصریؒ کی مجلس میں ایک شخص نے خشک سالی کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا اللہ سے گناہوں کی مغفرت طلب کرو، دوسرے نے تنگدستی کی شکایت کی، تیسرے نے کہا کہ میرے پاس اولاد نہیں اسی طرح چوتھے نے کہا کہ میری زمین کی پیداوار کم ہے حسن بصریؒ نے ہر ایک کو یہی جواب دیا کہ توبہ واستغفار کرو، لوگوں نے اس ایک طرح کے جواب پر تعجب کیا تو آپ نے سورۂ نوح کی یہ آیت کریمہ تلاوت کی جس کا مطلب یہ ہے کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اپنے رب سے استغفار کرو بے شک وہ بہت بڑا بخشنے والا ہے وہ تم پر آسمان سے خوب بارش نازل کریگا تمہیں مال واولاد سے نوازے گا، تمہارے لئے باغات پیدا کریگا اور نہریں جاری کرے گا۔

دعا فرمائیں کہ حق جل مجدہ ہم لوگوں کے گناہوں کو معاف کرے اور توبہ واستغفار کی توفیق بخشے! (آمین)

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

عیادت کی فضیلت

الحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمین والصَّلوٰۃ والسَّلامُ علی رسُولِہٖ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ، امّا بعد!

قَالَ رسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم انَّ المُسلِمَ اِذا دَعَااَخَاہُ المُسلِمَ لَمْ یزَلْ الخ (الحدیث)

صدر محترم وحضرات اساتذۂ کرام اور معزز ساتھیو.....! مالک حقیقی کا بہت بڑا احسان وکرم ہے کہ اس نے آج کی اس بابرکت مجلس میں لب کشائی کا موقع دیا دعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ حق بات کہنے کی توفیق بخشے! (آمین)

دنیا کا ایک کمزور طبقہ جو ہماری ہمدردیوں کا مستحق ہے وہ بیماروں اور مریضوں کا طبقہ ہے وہ اپنی خدمت آپ نہیں کر سکتے لہٰذا ان کی دیکھ بھال اور ان کی خدمت اور تیمار داری انسان کی ایک بڑی ذمہ داری ہے اسی تکمیل کا نام عیادت ہے۔

محترم بزرگو.....! عیادت صرف اجتماعی زندگی کی ایک ضرورت ہی نہیں بلکہ باہمی تعاون اور غم خواری کے جذبے کو ابھارنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے ہر ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان بھائی کا ایک دینی حق ہے اور خدا سے محبت کا لازمی تقاضا بھی ہے، خدا سے تعلق رکھنے والا خدا کے بندوں سے بے تعلق نہیں ہو سکتا، بیمار کی مزاج پرسی ہمدردی و دردمندی سے غافل رہنا اصل خدا سے غفلت برتنا ہے جیسا کہ آقائے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے میں بیمار

Scanned by CamScanner

پڑا تھا تو نے میری عیادت کیوں نہ کی تھی؟ بندہ کہے گا ائے پروردگار عالم! آپ ساری کائنات کے رب ہیں بھلا میں آپ کی عیادت کیسے کرتا؟ خداوند قدوس کہے گا میرا فلاں بندہ بیمار پڑا تھا تو نے اس کی عیادت نہ کی اگر تو اسکی عیادت کرتا تو مجھے وہاں پاتا۔ اس مذکورہ حدیث سے عیادت کی فضیلت واہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مالک حقیقی اپنے بندوں کے مرض کی نسبت اپنی طرف کر رہا ہے اور عیادت نہ کرنے پر ناراضگی کا اظہار بھی فرمارہے ہیں چونکہ بندے کو خدا سے اونچی نسبت ہے۔ اسی طرح دوسری جگہ سرورِ کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جب کوئی بیمار پڑے تو اس کی عیادت کی جائے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اس سے ملاقات کے لئے جاتا ہے تو ایک پکارنے والا پکارتا ہے تو مبارک تیرا چلنا مبارک، تو نے اپنا ٹھکانا جنت میں بنالیا، اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ عیادت کے لئے جانا گویا کہ جنت کے باغات کی سیر کرنا ہے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو مریض کی عیادت کر کے اس غیر معمولی عطا اور بخشش کے مستحق بنتے ہیں۔ ابن ماجہ کی ایک روایت میں آپ کا یہ ارشاد رہنمائی کرتا ہے کہ مریض کی عیادت کو جاؤ تو اس سے دعاء کی درخواست کرو چونکہ مریضوں کی دعائیں فرشتوں کے ہم مثل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماروں کی عیادت کی خاص تاکید فرمائی ہے آپ نے فرمایا "جو کسی مسلمان کے غموں کو ہلکا کرتا ہے خداوند قدوس اس کے غموں کو ہلکا کرتا ہے" چونکہ عیادت بھی

Scanned by CamScanner

غم ہلکا کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے آپس کے تعلقات کو سنوارنے کا ایک سبب ہے باہمی اختلافات وانتشار اور اخلاقی وسماجی بگاڑ کو دور کرنے کا بہترین وسیلہ ہے سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور پیارے رسول کے جانثاروں کا طریقہ بھی ہے اور مسلمان بھائی کا حق بھی ہے، اللہ اکبر! اللہ اکبر! کتنا بڑا مقام ہے عیادت کا۔ اسی طرح ایک جگہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی صبح کو کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو شام تک اس کے لئے فرشتے دعاءِ مغفرت کرتے رہتے ہیں اسی طرح جب کوئی شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک فرشتوں کا یہ عمل جاری رہتا ہے۔ بعض حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جب کوئی کسی بیماری کی عیادت کو جاتا ہے تو واپسی تک جنت کے میوے چنتا رہتا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا جب کوئی کسی کی عیادت کے لئے جائے تو تسلی دے اور اس کی صحت یابی کے واسطے خدا سے دعاء کرے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جانثار صحابہ کرام کے اندر مزاج پرسی اور عیادت کا جذبہ تھا اسے اسلامی حق تسلیم کرتے تھے، مسلم اور غیر مسلم کی تفریق نہیں اور نہ کسی کی خصوصیت، آپ نے یہودیوں کی بھی عیادت کی ہے اور منافقوں کی بھی عیادت فرمائی۔

میرے دوستو اور دینی بھائیو.....! عیادت کرنے والوں کو بھی قرب الٰہی اور تقرب الی اللہ کا شرف عظیم حاصل ہوتا ہے پھر کس قدر خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو مریضوں کی عیادت کر کے خدا کا قرب حاصل کرتے ہیں یہ قابل قدر اور قابل رشک عمل ہے اس کا ہر شخص کو اس کا پابند

Scanned by CamScanner

ہونا چاہئے، آقائے نامدار تاجدارِ کونین احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی مریضوں کی عیادت کرتا ہے گویا کہ وہ جنت میں آرام کر رہا ہے حتی کہ جب وہ مریضوں کے پاس سے اٹھتا ہے تو ستر ہزار فرشتے متعین ہوتے ہیں جو اس کے متعینہ وقت تک رحمت بھیجتے رہتے ہیں، فرمایا کہ جب کوئی آدمی کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو رحمت میں داخل ہوتا ہے اسی طرح جب مریضوں کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمتیں اسکے اندر مستحکم ہو جاتی ہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آدابِ عیادت بھی بتادیئے ہیں آپ کا ارشاد ہے کہ مریضوں کی عیادت اس طرح کی جائے کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھے اور حالت دریافت کرے، آپ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائیوں کی عیادت کرتا ہے یا ملاقات کرتا ہے تو اللہ رب العزت اس عمل کے بدلے اس کو مبارک باد دیتے ہیں اور گناہوں سے مغفرت کا وعدہ اور جنت کی بشارت اور خوشخبری بتاتے ہیں سبحان اللہ! سبحان اللہ!! اس شانِ غفاری پر تو ہر انسان کو پروردگارِ عالم کے خزانے پر ٹوٹ پڑنا چاہئے اور بیماروں کی مزاج پرسی اور عیادت کر کے اسکی رحمت کو لوٹ لینا چاہئے ورنہ محرومی قسمت یہ رونے کے علاوہ اور کیا رہ جاتا ہے۔

میرے گرامی قدر ساتھیو.....! اسلام نے اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ عیادت کے معاملے میں نرمی برتنا چاہئے اور مریضوں کو چاہئے کہ صبر وضبط سے کام لے، شکوہ وشکایت کا موقع نہ دے، اور دعاء خیر سے اپنی زبان تر رکھے اور خداوند قدوس پر بھروسہ کر کے علاج ومعالجہ

Scanned by CamScanner

جاری رکھے اور عیادت کرنے والوں کو چاہئے کہ اس کی عمر کی زیادتی کی امید دلائیں، شفاء تندرتی کا یقین دلائیں گرچہ یہ باتیں تقدیر کو ٹال نہیں سکتیں مگر غم کو ہلکا کرنے کا اچھا ذریعہ ہے۔

سامعین کرام.....! ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوند قدوس سے پوچھا کہ مؤمن کی عیادت کرنے والوں کے لیے تونے کیا جزاء بخشی؟ خدا تعالیٰ نے فرمایا میں اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کرتا ہوں کہ جب وہ شخص مرے تو قیامت تک قبر میں خبر گیری کرتا رہے۔ اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ اجر والا کام مریض کی عیادت ہے مگر افسوس ہے کہ آج ہم لوگوں نے آپسی اختلافات اور اخلاقی فساد و بگاڑ اور اعمال کی کمزوری کے بناء پر اسے چھوڑ دیا ہے۔ رشتہ دار اپنے رشتہ داروں کی عیادت نہیں کرتے، پڑوسی پڑوسی کی عیادت نہیں کرتا، استاذ شاگرد کی عیادت نہیں کرتے، شاگرد استاذ کی عیادت نہیں کرتے، یہ ہماری بداعمالی اور بداخلاقی اور باہمی اختلاف وانتشار کا کھلا ہوا نتیجہ ہے اگر ہم اپنے اخلاق درست کر کے عیادت کی ذمہ داریاں پوری کریں تو سنت کا ثواب ہی نہیں ملے گا بلکہ اختلافات وانتشار ختم ہو جائیں گے، دشمن محبت کا دم بھرنے لگیں گے، باہمی تفریق مٹ جائے گی اور سبھی آدمی باہم شیر و شکر ہو جائیں گے۔

دعاء فرمائیں کہ حق جل مجدہ ہم لوگوں کو حضور ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے! (آمین)

Scanned by CamScanner

انبیاء کرام کی وفات

نَحْمَدُہٗ ونُصَلِّی علیٰ رسُولِہِ الکَریم، امّا بعد!

فاعوذُ باللّٰہ منَ الشّیطانِ الرَّجیم

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

کُلُّ نفسٍ ذَائقَۃُ المَوتِ، [صدق اللّٰہ العظیم]

فرزندانِ ملّت وعاشقانِ نبوت.....! میں نے ابھی کلام اللہ کی آیت تلاوت کی جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے اندر جتنی بھی مخلوق پیدا فرمائی ہیں تمام کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اسی طرح سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تمام انبیاء کرام پر موت طاری ہوئی اور ان کی تجہیز و تکفین کی گئی اور مقابر میں دفن کئے گئے، چنانچہ حضرات متکلمین و محدثین فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام پر ایک مرتبہ موت طاری کرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے گئے اور قیامت تک زندہ رہیں گے انبیاء کرام پر اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے موت طاری ہوئی مگر وہ موت دائم و مستمر نہیں بلکہ عارض اور غیر مستمر تھی۔

جیسا کہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم النانوتویؒ فرماتے ہیں کہ حضرات انبیاء کرام کی وفات اور ممات تو کتاب و سنت و اجماع امت اور مشاہدۂ عالم سے ثابت ہے، جس کا اعتقاد ضروری ہے اور انکار ناجائز و باعث گناہ ہے لیکن انبیاء کرام کی موت اور وفات کی حقیقت و نوعیت اور کیفیت عامۃ المؤمنین کی موت کی نوعیت اور کیفیت سے مختلف ہے عامۃ المؤمنین کی

Scanned by CamScanner

موت مزیل حیات ہے اور انبیاء کرام کی موت وفات ساتر حیات ہے انبیاء کرام کی وفات ظاہری ہے جس کے بطن میں ان کی حیات مستور ہے۔

میرے محترم بزرگو.....! معاذ اللہ حضرت مولانا نانوتویؒ کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انبیاء کرام پر موت طاری نہیں ہوتی بلکہ مولانا موت اور وفات کے اعتقاد کو لازم وضروری سمجھتے ہیں، مولانا کا تمام کلام حضرات انبیاء کرام کی وقات اور موت کی نوعیت وکیفیت کی تعیین میں ہے انبیاء کرام کی وفات سے ذرہ برابر انکار نہیں جیسے حضرات متکلمین کا یہ اختلاف ہے کہ صفات باری تعالیٰ عین ذات ہیں یا لا عین؟ اور لا غیر یہ اتصاف کی نوعیت کی تعین میں کلام ہے نفس اوصاف میں کلام نہیں اسی طرح حضرت مولانا کا تمام کلام انبیاء کرام کی وفات اور ممات کی تعین میں ہے وہ نفس موت کے اعتقاد کو لازم وضروری سمجھتے ہیں چنانچہ حضرت مولاناؒ فرماتے ہیں کہ میں انبیاء کرام کو انہیں اجسام دنیاوی کے تعلق کے اعتبار سے زندہ سمجھتا ہوں پر حسب ہدایت "كُلُّ نفس ذَائِقَةُ المَوتِ" اور "اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ" لہٰذا تمام انبیاء کرام کی نسبت موت کا اعتقاد بھی ضروری ہے۔ (لطائف قاسمی ص ۴۰۳)

لیکن انبیاء کرام کی زندگی زیر پردۂ موت ظاہر نبیوں کی موت سے مستور ہے مثل امت کے ان کی موت میں زوال حیات نہیں حضرات انبیاء کرامؑ زندہ ہیں ان کی موت ان کی حیات کیلئے ساتر ہے رافع حیات ودافع حیات نہیں۔ (آب حیات از مولانا قاسم نانوتویؒ ص ۴۲) بلکہ

Scanned by CamScanner

موت کے وقت انبیاء کرام کی حیات اور بھی شدید ہو جاتی ہے، موتِ انبیاء کرام اور موتِ عوام میں ایسا فرق ہے جیسا کہ شمع یا چراغ کو کسی ہنڈیا میں رکھ کر اور اوپر سرپوش رکھ دینے میں اور شمع وچراغ کے گل ہو جانے میں فرق ہے گل ہو جانے میں نور زائل ہو جاتا ہے اور ہنڈیا میں رکھ کر سر پوش رکھ دینے سے نور مستور ہو جاتا ہے زائل نہیں ہوتا بلکہ سرپوش رکھ دینے سے تمام شعائیں باہر سے سمٹ کر اس ظرف میں آجاتی ہیں اور خود شعلہ چراغ میں سما جاتا ہے جس سے نور اور شدید ہو جاتا ہے پس عام مؤمنین کی موت سے ان کی حیات کا نور بالکل زائل ہو جاتی ہے اور انبیاء کرام کی موت سے ان کی حیات کا نور مستور ہو جاتا ہے زائل نہیں ہوتا، اگرچہ ظاہر نظر میں فرق نہ معلوم ہو، شمع اور چراغ گل ہو جائے یا کسی ظرف میں رکھ دینے کی وجہ سے وہ مستور ہو جائے باعتبار مکان کے اندھیرا دونوں صورتوں میں برابر ہے۔(آب حیات از مولانا قاسم نانوتویؒ ص ۴۲، ۴۳) اور اس ظاہری موت کی وجہ سے حضرات انبیاء کرام کا قبروں مین مستور ہو جانا بمنزلہ پردہ نشین یا گوشہ نشین سمجھا جائیگا (ایضاً ص ۴۴) اور اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام کے اجسام مبارک کا حسب مطابق صحیح وسالم رہنا اور تغیر ارضی سے بالکل محفوظ رہنا۔ اور دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے ان کی ازواج مطہرات کے نکاح کا حرام ہونا اور ان کے اموال میں میراث کا جاری نہ ہونا۔ امور ثلاثہ میں ہر امر حیات انبیاء پر شاہد عدل ہے۔

Scanned by CamScanner

میرے بزرگو اور دوستو.....! اس امر کی صریح دلیل یہ بھی ہے کہ ازواج مطہرات کے اجسام مبارکہ سے تعلق منقطع نہیں ہوا بلکہ موت کے بعد بھی انبیاء کرام کو اپنے ابدان سے اسی قسم کا تعلق ہے جس قسم کا پہلے تھا، بخلاف شہداء کی موت سے ان کی ازواج کا ان دنیاوی ابدان سے تعلق منقطع ہو جاتا ہے اور ان ابدان کو چھوڑ کر ابدانِ جنت سے تعلق ہو جاتا ہے۔ یہیں سے معلوم ہوا کہ شہداء کے مال میں میراث ہوئی اور انبیاء کرام کے مال میں میراث جاری نہ ہوئی حالانکہ "یُوصِیکُمُ اللّٰہُ فِیۡ اولاَدِکُمۡ لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ" سب کو عام ہے، نیز شہداء کی ازواج کو بعد عدت معروفہ نکاح کی اجازت ہوئی جو انقطاع حیات پر دال ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی شان میں یہ حکم آیا "لاَ ان تنکِحُوۡا ازواجہٗ من بعدہٖ ابداً" جو ابدی طور پر حرمت نکاح ازواج مطہرات پر دال ہے، معلوم ہوا کہ نکاح منقطع نہیں ہوا جیسا کہ "ازواجُہٗ اُمّھاتُھُم" بھی اس پر دال ہے کہ علاقۂ زوجیت حسب سابق قائم ہے کیونکہ ازواج جمع زوج کی ہے، صفت مشبہ ہے دوام اور ثبوت پر دلالت کرتا ہے اور اور والد جسمانی کی منکوحہ سے نکاح کی حرمت کو اسی طرح بیان فرمایا "ولاَ تنکِحُوۡا ما نکَحَ آبَاءُکُمۡ" نکح، فعل ماضی ہے جو حدوث اور تجدد پر دلالت کرتا ہے جس سے منکوحیت کا زوال ہو رہا ہے اور جب ازواج مطہرات کا نکاح ہی منقطع نہیں ہوا تو اوزاج مطہرات

Scanned by CamScanner

منجملہ والمُحصنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ، ہو جائیں گی۔

گرامی قدر ساتھیو.....! حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم النانوتویؒ فرماتے ہیں کہ جس طرح حیاتِ نبوی اور حیات مؤمن میں فرق ہے اور جس طرح نوم نبوی اور نوم مؤمن میں فرق ہے اسی طرح موت نبوی اور موتِ مؤمن میں بھی فرق ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے کہ موت اور نوم دونوں کو ایک سلک میں کھینچا ہے اور دونوں کی حقیقت توفی اور امساک بیان فرمائی ہے، عامہ مؤمنین کو بحالت خواب توفی وامساک روح کی وجہ سے ادراک وشعور میں جو تعطل ہوتا ہے وہ حضرات انبیاء کرام کو بوقت خواب نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ انبیاء کرام کی خواب میں اور وحی بیداری میں کچھ فرق نہیں ہوتا، انبیاء کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل ان کے بیدار رہتے ہیں اور ان کا خواب بمنزلہ وحی بیداری کے ہوتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام کا واقعہ "اِنِّی اریٰ فی المَنَامِ اَنِّی اَذْبحُكَ فانظُر مَاذَا تَریٰ" اس بات پر شاہد ہے کہ عامہ مؤمنین کی قوت علمیہ اور ادراکیہ بوقت خواب معطل ہو جاتی ہے مگر حضرات انبیاء کرام کی قوت علمیہ بوقت خواب بدستور باقی رہتی ہے۔ (ایضاً ص ۲۱۸)

مختصر طور پر اپنے موضوع پر گفتگو کر کے آپ حضرات سے رخصت ہوتا ہوں۔ (وما علینا الا البلاغ)

Scanned by CamScanner

سن ہجری

الحمدُ لِلّٰہِ کفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہِ الَّذِینَ اصطفیٰ۔

امّا بعد!

برادرانِ اسلام و عزیز ساتھیو.....!

احقر آج ایک ایسے موضوع پہ لب کشائی کرنا چاہتا ہے کہ جس کا تعلق اسلامی تاریخ سے ہے اور جس کو ہمارے درمیان نمایاں مقام حاصل ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے وطن مکہ سے مدینہ ہجرت فرمانا، اسی واقعہ نے مسلمانوں کو وہ بے پناہ طاقت عطا کی کہ بہت تھوڑے عرصہ میں پورے عرب اور پھر عرب سے باہر کی دنیا کے مالک بن گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مکہ کے مظلوم مسلمانوں نے جتنی قربانیاں دی تھیں اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنے ہی بڑے انعامات سے نوازا اپنا گھر، زمین، جائیداد، عزیز و اقارب، محلّہ، گلی، شہر اور وطن، غرض ہر چیز چھوڑ جانا معمولی بات نہیں ہے یہ اس وقت بھی غیر معمولی بن جاتی ہے جب وطن عزیز اور وطن کی ہر چیز کسی مادّی منفعت کیلئے نہ چھوڑی جارہی ہو بلکہ صرف اللہ کی خوشنودی اور دوسروں تک اس کا پیغام پہنچانے کے لئے ہجرت کی جارہی ہو۔

Scanned by CamScanner

میرے دوستو.....! جب مکہ کے رؤسا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کی شازشیں کرنے لگے یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں دار الندوہ مکہ کی پارلیمنٹ میں جمع ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ بنالیا اور طے کیا کہ ہر قبیلہ کا ایک ایک شخص محمد ﷺ کو قتل کرنے میں شریک ہو جائے تاکہ بنو ہاشم کسی سے بھی قصاص لینے کی پوزیشن میں نہ رہیں مکہ کے ظالم لوگ کئی سال کی مسلسل سازشوں اور داؤ و پیچ استعمال کرنے کے باوجود اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو لوگوں کے دلوں سے نہیں نکال پائے تھے حالانکہ انہوں نے ظلم و جبر کی انتہاء کر دی تھی خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ستایا اور بدنام کیا حتی کہ آپ کو ساحر، جادوگر کہنے میں بھی کوئی شرم محسوس نہیں کی، شمع نبوت تیز سے تیز ہوتی جارہی تھی بالآخر انہوں نے تنگ آکر دار الندوہ میں ایک ایسا فیصلہ کیا جو ان کی نظر میں اس مسئلہ کا آخری حل تھا۔ لہٰذا ادھر ان لوگوں نے طے شدہ پروگرام کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور ادھر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ اپنے محبوب کو ان کی سازشوں کی اطلاع دیدی قرآن میں کفار کی اس سازش کا پردہ فاش کرتے ہوئے آپ کو مخاطب کیا گیا آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ "اس واقعہ کو یاد کیجئے جب کافر آپ کے بارے میں تدبیریں سوچ رہے تھے کہ آپ کو قید کیا جائے گا یا آپ کو قتل کریں گے یا وطن سے نکال دیں گے وہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور

Scanned by CamScanner

اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے" (سورۂ انفال) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی اطلاع کے مطابق اپنے بستر پر حضرت علیؓ کو سلایا اور لوگوں کی امانتیں ان کے سپرد کر کے گھر سے باہر آئے مٹھی بھر خاک ہاتھ میں لی اور اس کو دشمنوں کی طرف اچھال دیا، خدا کے پیغمبر دشمنوں کے درمیان سے ایسے نکل گئے کہ ان کو ذرّہ برابر بھی خبر نہ ہوئی، پروگرام کے مطابق آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے ہمراہ لیا اور مکہ کی طرف الوداعی نظر ڈالتے ہوئے ہجرت کے لئے روانہ ہوگئے، صحیح تاریخی واقعہ کے مطابق آپ تین دن غارِ ثور میں رہے جب مکہ کے لوگ تھک ہار کر بیٹھ گئے تو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ عازم مدینہ ہوئے پہلے قبا میں کچھ روز قیام فرمایا اور پھر مدینہ پہونچ گئے۔

میرے محترم دوستو.....! آقائے نامدار تاجدارِ کونین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ سے قبل مسلمانوں کی زندگی کا دائرہ تنگ ہو گیا تھا اور ابھی تک براہِ راست آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کو خطرہ لاحق نہیں ہوا تھا آپ نے کچھ مسلمان مرد عورتوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دی کیونکہ حبشہ کا حکمراں نجاشی رحم دل اور صحیح العقیدہ عیسائی تھا اس نے مسلمانوں کے ساتھ انتہائی فیاضی کا سلوک کیا حتی کہ جب قریش کے نا ہنجار لوگ مسلمانوں کا پیچھا کرتے ہوئے حبشہ پہونچے اور مسلمانوں کو ان کے حوالے کر دینے کا مطالبہ کیا تو

Scanned by CamScanner

نجاشی نے ان کے مطالبہ کو مسترد کردیا شاہِ نجاشی ایمان نہ لاسکا مگر مسلمانوں کے ساتھ اس کا یہ عمل زندہ ہے اللہ تعالیٰ نے جابجا ہجرت کرنے والوں کو خوش خبری دی ہے اور ان کو انعام واکرام سے نوازنے کا وعدہ کیا ہے لیکن یہ ہجرت کرنے والے اللہ کی راہ میں ستائے گئے ہوں اور اللہ کے نام کی سربلندی کیلئے انہوں نے اپنا گھربار چھوڑا ہو دینِ حق کو مخلوق خدا تک پہونچانے کے جذبے نے ان کو رشتہ داروں، عزیزوں اور جائیدادوں سے محروم کردیا ہو انہی لوگوں کے لئے خدائی خوشخبری ہے جیسا کہ قرآن یہ اعلان کرتا ہے جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور وہ لڑے اور مارے گئے تو ضرور میں ان کی خطاؤں کو معاف کردوں گا اور ان کو ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ ہی کے پاس اچھا بدلہ ہے۔ (سورۂ آل عمران)

جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ اسلامی تاریخ میں ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ عظیم الشان واقعہ ہے جس نے مسلمانوں کو ظلم وتعدی کے دور سے نکال کر امن وامان اور سکون میں پہونچادیا اور دوسری طرف ان کو دین ودنیا کی دولت سے مالا مال کردیا انہوں نے ہجرت کی جو تکلیفیں برداشت کی تھیں اس کا صلہ دین ودنیا دونوں میں عطا ہوا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہجرت قیامت تک مسلمانوں کے لئے

Scanned by CamScanner

مشعل راہ ہے کیونکہ اس سے دونوں جہان کی کامیابی کا دروازہ کھلتا ہے اور مسلمانوں کو حوصلہ ملتا ہے۔

میرے دوستو اور دینی بھائیو.....! وطن کو خیر باد کہنے اور اتنی بڑی قربانی صرف خدا کی خوشنودی کے لئے دینے میں حیاتِ ابدی کا راز مضمر ہے اس لئے واقعۂ ہجرت کو فراموش نہیں کرنا چاہئے، چنانچہ اس واقعہ کی اہمیت و عظمت کی وجہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں باقاعدہ سن ہجری کا آغاز فرمایا اور سن ہجری کے ذکر کے سلسلے میں تاکید فرمائی۔ لیکن آج افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ عام مسلمانوں کے سوا واعظین نے بھی سن ہجری کو عملاً بھلا رکھا ہے عوام الناس کا تو کہنا ہی نہیں، مسلمانوں کے پڑھے لکھے باشعور حضرات بھی سن ہجری کو یاد نہیں رکھتے اس کے آغاز وانتہاء کو بھلا دیا گیا ہے اسلامی مہینوں کے ناموں کا معاملہ تو اس سے بھی کیا گذرا ہے یہ بات بہت ہی افسوس ناک ہے۔ بہر حال جمیع اہل ایمان کو بالخصوص ہمارے علماءِ کرام کو چاہئے کہ وہ سن ہجری کو زیادہ سے زیادہ استعمال کریں اور مسلمانوں کو اس کی اہمیت سمجھائیں تاکہ قربانی کا جذبہ باقی رہے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ

Scanned by CamScanner

علماء کرام کی فضیلت

الحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمین والصَّلوٰۃ والسَّلامُ علی اشرفِ المُرسلین وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ، امّا بعد!

فاعوذُ باللّٰہ منَ الشّیطانِ الرَّجیم

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

اِنَّمَا یَخشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ العُلَمٰٓؤُ ، الآیۃُ قالَ رسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم العُلَمٰٓؤُ وَرَثَۃُ الاَنبِیَاءِ ، کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام

محترم حضرات وسامعین کرام.....! اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو تقریباً ۷۰/ ہزار مخلوقات سے مزین فرمایا اور ان تمام مخلوقات میں سب سے افضل واشرف مخلوق انسان ہے اور انسانوں میں انبیاء کرام کے بعد سب سے زیادہ عظمت وفضیلت کے حامل حضرات علماء کرام ہیں جیسا کہ خداوند قدوس کا ارشاد ہے "انَّمَا یخشی اللّٰہَ مِنْ عِبادہِ العُلَمٰٓؤُ" اس مذکورہ آیتِ مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ مخلوقات میں سب سے زیادہ ڈرنے والے علماء کرام ہیں یعنی میری اطاعت میں سبقت لے جانے والے حضرات علماء کرام ہیں

خداوند قدوس کو سب سے زیادہ پہچاننے والے علماء کرام ہیں

Scanned by CamScanner

گمراہ لوگوں کو راہ دکھلانے والے علماء کرام ہیں

قوم کی بصارت حضرات علماء کرام ہیں

قوم کے خدمت گذار علماء کرام ہیں

قوم کی زینت علماء کرام ہیں

قوم کے اندر اتحاد پیدا کرنے والے علماء کرام ہیں

ایمان کی حفاظت کرنے والے علماء کرام ہیں

کلمۂ طیبہ کی آواز کو بلند کرنے والے علماء کرام ہیں

اسلام کی زینت علماء کرام ہیں

میرے دوستو.....! علماء کرام اخروی اعتبار سے تو قوم کے رہبر ہیں ہی لیکن دنیوی اعتبار سے بھی علماء کرام نے قوم کی جتنی خدمت کی ہے اس کا حال دنیا والوں پر مخفی نہیں، چنانچہ ہندوستان میں سب سے پہلے علم کا پرچم لہرانے والے حضرات علماء کرام ہیں جنہوں نے اپنی جان ومال کو قربان کیا وہ علماء کرام ہیں حتی کہ شہید ہوئے مگر قوم کی خدمت کو فراموش نہیں کیا، نیز علماء کرام انبیاء کے نائب ہیں یعنی جن امور کو حضرات انبیاء کرام نے انجام دیا ان تمام امور کو حضرات علماء کرام نے بھی پورا کرنے کی کوشش کی، انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک ان تمام کاموں کو انجام دیتے رہیں گے جیسا کہ آقائے نامدار تاجدار کونین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "العُلَمَاءُ ورثَۃُ الاَنبیاء" کہ علماء

Scanned by CamScanner

انبیاء کے وارث ہیں۔ جس نے علماء کرام کی توہین کی گویا کہ اس نے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی اور جس نے اللہ کے حبیب کی توہین کی گویا کہ اس نے نعوذ باللہ، نعوذ باللہ خداوند قدوس کی توہین کی، اب سوچئے کہ جس نے خدا تعالیٰ کی توہین کی تو اس کا ٹھکانا کہاں ہوگا یقین کیجئے کہ ایسے لوگ جہنم کا ایندھن ہونگے۔

میرے دوستو اور بزرگو.....! دنیا کا یہ اصول ہے کہ جس نے کسی کے ورثاء کو تکلیف دی یا ان کی غیبت کی تو ضرور بالضرور ان کو تکلیف ہوگی اسی طرح کسی نے علماء کرام کو تکلیف پہونچائی گویا کہ اللہ کے حبیب کو تکلیف دی، اسی طرح جس نے علماء کرام کا مذاق واستہزاء اڑایا گویا کہ اللہ کے حبیب کا مذاق اُڑایا۔ اسی طرح جس نے علماء کرام کی طعن و تشنیع کی گویا کہ اس نے اللہ کے حبیب کی طعن و تشنیع کی۔ اسی طرح جس نے علماء کرام سے بغاوت کی تو گویا کہ اللہ کے حبیبؐ سے بغاوت کی۔ اسی طرح جس نے علماء کرام سے جھگڑا کیا گویا کہ اللہ کے حبیبؐ سے جھگڑا کیا۔ اسی طرح جس نے علماء کرامؒ کو گالیاں دیں تو گویا کہ اللہ کے حبیبؐ کو گالیاں دیں۔ اسی طرح جس نے علماء کرام سے روگردانی کی تو گویا کہ اللہ کے حبیب سے روگردانی کی۔

اس موقعہ پر ایک واقعہ یاد آیا کہ (صوبہ بہار) کے اندر ایک شخص نے پوری زندگی علماء کرام سے بغض وعناد رکھا اور ان نائبین رسول ﷺ

Scanned by CamScanner

سے روگردانی کرتا رہا، غور فرمائیں کہ جب اس شخص کا انتقال ہوا تو اسکی نماز جنازہ پڑھی گئی اسے قبرستان میں لیجایا گیا اور قبر میں اتار دیا گیا، اتارنے کے بعد لوگوں نے چاہا کہ اس کا چہرہ قبلہ کی جانب کردیں لیکن جب لوگوں نے اسکے چہرے کو قبلہ کی جانب کیا تو فوراً قبلہ کی جانب سے پھر گیا اسی طرح لوگوں نے کئی بار ایسا ہی کیا اور اسکا چہرہ قبلہ کی جانب سے پھرتا رہا حتی کہ اسی حالت میں اس کی تدفین ہوئی اس کے بعد لوگوں نے تحقیق کی کہ ایسا واقعہ کیوں پیش آیا، محلے کے لوگوں نے اور ان کے رشتہ داروں نے کہا کہ یہ شخص حضرات علماء کرام سے بغض وعناد رکھتا تھا۔ میرے دوستو! علماء کرام کی عزت وتوقیر کرنا تمام اہل ایمان کا ایک اہم فریضہ بنتا ہے اس فریضہ سے ہمیں غفلت ہرگز نہیں برتنا چاہئے۔

دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ علماء کرام کی عظمت ہم لوگوں کے قلوب میں مستحکم کردے! (آمین)

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

آخری وقت

الحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلمینَ والصَّلوٰۃُ والسَّلامُ علیٰ رسُولِہٖ الکَریم، امّا بعد! فاعوذُ باللّٰہ منَ الشّیطانِ الرَّجیم

بسم اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

کُلُّ نفسٍ ذَائقَۃُ المَوتِ، [صدق اللّٰہ العظیم]

برادرانِ اسلام و فرزندانِ توحید.....! دنیا کے اندر جتنی مخلوقات موجود ہیں ان سب کو موت کا مزہ چکھنا ہے، چنانچہ روایات میں آیا ہے کہ جس شخص کو آخری وقت میں کلمۂ توحید نصیب ہو جائے اسکا بیڑا پار ہے یہی وجہ ہے کہ جب کوئی آدمی موت کے مرحلہ میں داخل ہوتا ہے تو لوگ چہار جانب سے کلمۂ توحید پڑھتے ہیں تاکہ جب روح پرواز کرے تو کلمۂ توحید پر اختتام ہو اور مؤمن کی موت کلمۂ توحید پر ہوئی تو یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ رب العزت اس کے تمام گناہوں کو بخش دیتے ہیں، نیز انسان کو چاہئے کہ جب مریض مرض الوفات میں مبتلا ہو تو اس کو یہ نہ کہئے کہ جناب آپ کلمہ پڑھ لیں، ہو سکتا ہے کہ اس وقت وہ کلمہ کا انکار کر دے چونکہ اس وقت مریض نہایت مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے آپ حضرات اس واقعہ سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ روح کس طرح پرواز کرتی ہے اور کتنی مشقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

چنانچہ حضرت مریم علیہا السلام نے اپنے لختِ جگر و نور نظر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہمراہ لیا اور پہاڑ پر تشریف لے گئیں اور آپ وہاں پورے دن روزہ رکھا کرتی تھیں اور رات کو عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتی تھیں اور

Scanned by CamScanner

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنگلات سے پتے چن کر لایا کرتے تھے تاکہ والدہ محترمہ روزہ افطار کرسکیں، چنانچہ ایک وقت ایسا آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حسب معمول جنگل کی طرف تشریف لے گئے اور پتے لیکر واپیش تشریف لائے تو اپنی والدہ محترمہ کو دیکھا کہ آرام فرمارہی ہیں اس حالت میں ان کو نیند سے بیدار نہیں کیا جب نصف رات گذر گئی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اماں! کیا بات ہے کہ آج تو نیند سے بیدار نہیں ہو رہی ہیں، چنانچہ اسی وقت فرشتے تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ کی والدہ محترمہ اللہ کی پیاری ہوگئیں ہیں لہٰذا آپ انکے کفن دفن کا نظم کریں، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے نیچے تشریف لائے اور لوگوں کو ان تمام واقعات سے واقف کیا اور مزید فرمایا کہ آپ لوگ تشریف لے چلیں تاکہ کفن دفن ہوسکے لیکن ان لوگوں نے انکار کیا اور کہا کہ ہم لوگ نہیں جاسکتے چونکہ اس پہاڑ پر بڑے بڑے زہریلے جانور رہتے ہیں، چنانچہ حضرت عیسیٰؑ والدہ محترمہ حضرت مریم علیہا السلام کی میت کے پاس تشریف لائے تو دیکھتے ہیں کہ صلوٰۃِ جنازہ تیار ہے اور ارد گرد فرشتے تشریف فرما ہیں لہٰذا حضرت مریمؑ کو دفن کیا گیا، چنانچہ فوراً قبر سے آواز آئی کہ بیٹا آخری وقت ہے اب میں قیامت میں ملوں گی۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اماں موت کا مزہ کیسا ہے دوسری مرتبہ قبر سے آواز آئی کہ بیٹا موت کا مزہ ایسا ہے کہ اگر تمام مٹھائیاں میرے منھ میں ڈال دو گے پھر بھی موت کی تلخی میرے منھ سے نہیں جاسکتی۔ غور فرمایئے کہ موت کی اذیت کس قدر شدید اور ناقابل برداشت ہے۔

میرے دوستو.....! اسی لئے کہا گیا کہ انسان کو چاہئے کہ جب کوئی

Scanned by CamScanner

جانکنی میں گرفتار ہو تو حاضرین کلمہ پڑھیں تاکہ لوگوں کی آواز کو سن کر مریض کی زبان پر بھی کلمۂ توحید جاری ہو جائے اور اگر ان کے کلمات کو اردگرد کے آدمی سن لیں تو بروز قیامت شہادت دینگے کہ یااللہ اس نے وفات کے وقت کلمۂ توحید کا ورد کیا تھا یہی نہیں بلکہ ہر ایک انسان کی حفاظت کے لئے تقریباً ۵/ فرشتے ہیں (کما قال عباسؓ) وہ بھی قیامت کے دن گواہی دیں گے کہ یا ارحم الراحمین اس نے آخری وقت میں بھی تیرا ورد کیا تھا لہٰذا اللہ رب العزت فرشتے کو حکم دیں گے کہ اس کو جنت میں داخل کردو۔

میرے دوستو.....! ان تمام مباحث کے بعد اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جس شخص کو آخری وقت میں کلمۂ توحید نصیب ہو جائے تو اس کا کتنا بڑا ثمرہ ہے۔

حضراتِ گرامی.....! یہ بات بھی واضح رہے کہ جنہوں نے پوری زندگی بت پرستی میں گذاری اور آخری وقت میں کلمہ پڑھا ہے تو اس کی بخشش نہیں ہوگی کیونکہ ملعون فرعون نے بھی پوری زندگی خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور آخری وقت میں کلمہ پڑھا پھر بھی اس کی بخشش نہیں ہو سکی کیونکہ کلمۂ توحید اس وقت قابل قبول ہے جب کہ مرض الوفات سے پہلے ایمان لایا ہو، چنانچہ جب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب موت کے قریب پہونچے تو اپنے چچا کا درد دل میں سمایا چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ آپ میرے کان میں کلمۂ توحید پڑھ لیں تاکہ بروز قیامت شہادت دوں، اور آپ کے حق میں میری شفاعت قبول ہو۔ لیکن ابو طالب نے کہا کہ اگر آج ہم ایمان لاتے ہیں تو لوگ ہم کو طعن و تشنیع کریں گے کہ دیکھو ابو طالب محمد کے ڈر سے ایمان لے آیا ہے۔

Scanned by CamScanner

آیئے اخیر میں تمام لوگ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمین اور تمام مسلمات کو کلمۂ توحید نصیب فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت فرمائیں!

وما علینا الا البلاغ

صد شکر کہ "بصیرت افروز" تقریروں کی تکمیل ہو گئی۔ فقط

دیگر کتب کا شدید انتظار ہے۔

دعاء

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ،

یااللہ ہم لوگوں کے گناہوں کو معاف فرما۔ یااللہ ہم لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والا بنا۔ یااللہ ہم لوگوں کو علم و عمل سے نواز دے۔ یااللہ ہم لوگوں کو دین کی حفاظت کرنے والا بنا۔ یااللہ ہم لوگوں کو دیَن کا داعی بنا۔ یااللہ ہم لوگوں کو ختم نبوت کی حفاظت کرنے والا بنا۔ یااللہ ہم لوگوں کے دلوں کے اندر ایک ایسی بات ڈال دے کہ باطل فرقوں کو زیر کر سکیں۔ یااللہ پورے عالم کے مساجد و مدارس کی حفاظت فرمایا۔ یااللہ تمام مساجد و مدارس کو تاقیامت قائم رکھ۔ بالخصوص مادر علمی دار العلوم وقف دیوبند و جامعہ رحمانی مونگیر و مدرسہ نظامیہ للجہ (بہار) کو ترقی دے۔ یااللہ ایمان والوں کی حفاظت فرما۔ یااللہ ایمان والوں کی عزتوں کو بچا۔ یااللہ ایمان

Scanned by CamScanner

والوں کی چہار جانب سے حفاظت فرما۔ یااللہ تمام مؤمن و مومنہ کی حفاظت فرما۔ اور تمام برائیوں سے نجات دے۔ یااللہ والدین کی خدمت و عزت کرنے والا بنا۔ یااللہ اساتذۂ کرام کی خدمت و عزت کرنے والا بنا۔ یااللہ بڑوں کی عزت کرنے والا بنا۔ یااللہ ہم لوگوں کے دلوں کے اندر سے تکبر و عداوت کو خارج کر دے۔ یااللہ ہر اس چیز سے ہم لوگوں کو نجات دے جس سے تیری ناراضگی ہوتی ہے۔ یااللہ ایمان والوں کے دلوں کے اندر اتحاد و اتفاق پیدا فرما۔ یااللہ ایمان والوں کو ہر ایک فتنہ و فساد سے نجات دے۔ یااللہ علماء کرام کی جو ذمہ داریاں ہیں ان کو بحسن و خوبی انجام دینے کی توفیق بخش۔ یااللہ جب بھی ہم لوگوں کا خاتمہ ہو تو کلمۂ توحید پر ہو۔ یااللہ ہم لوگوں کو کچھ نہ چاہئے فقط تیری رضا چاہئے۔ یااللہ اس کتاب کو ہمارے لئے نجات کا ذریعہ بنا اور ہمارے والدین کے گناہوں کو معاف فرما۔ یااللہ ہمیں نائب رسول بنا۔ یااللہ اس کتاب کے پڑھنے والوں کو عظیم الشان مقرر بنا۔ یااللہ اس گناہ گار بندہ کو دعا مانگنا نہیں آتا لہٰذا ان دعاؤں کو اپنے حبیب آقائے نامدار تاجدارِ کونین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل میں قبول فرما، آمین! ثم آمین!!

ربَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ وتُبْ عَلَينَا
إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، ربَّنا آتِنَا فِي الدُّنيا
حسنَةً وفي الآخِرَةِ حسنَةً وقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔
والحمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العٰلمين

Scanned by CamScanner

مرثیہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ
مہتمم دار العلوم دیوبند

شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں
ہر سمت ظلمتوں کی گھٹائیں ہیں اب عیاں
اُف! آج کتنے سالم واسلم اُداس ہیں
غمگین اہل علم ہیں اعظم اُداس ہیں
سب اہل دیوبند مکرم اُداس ہیں
جن وملک اُداس ہیں آدم اُداس ہیں
آنسو بہا رہے ہیں زمیں اور آسماں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

کشتی دیں کا آپ کو کیاناخدا کہیں
ہادی کہیں ہم آپ کو یا رہنما کہیں
شمع امم کہیں یا امام ہدی کہیں
محسن کہیں کریم کہیں پیشوا کہیں
ہر غنچۂ چمن ہے تمہارا ہی قدر داں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

اے شیخ آج تم ہی فصیح اللسان تھے
اخلاق کے نمونہ تھے شیریں بیان تھے
تم مشفق وشفیق تھے اور مہربان تھے
ہر شخص خاص وعام آپکے قدر داں تھے
اب ہند میں نظیر تمہاری بھلا کہاں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

Scanned by CamScanner

تم قاسم العلوم کے ایک نور عین تھے
اشرف علی کے قلب مبارک کے چین تھے
تم ہی تو آلِ حسین تھے
اک صف میں عالموں کے تمہیں بین بین تھے

تھا ناز بزرگوں کو تمہی پر بے گماں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں
ہر سمت ظلمتوں کی گھٹائیں ہیں اب عیاں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

ہے مضمحل ہمارا یہ دار العلوم آج
مسلا سا ہے بیچارہ یہ دار العلوم آج
ہے منتظر تمہارا یہ دارالعلوم آج
روشن کرو خدا را یہ دار العلوم آج

غنچے ہیں گوں فشاں لب گل پہ ہے فغاں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

جب آپ تھے چمن میں چمن پر شباب تھا
بے مثل بے نظیر بڑا لاجواب تھا
گلشن میں رنگ ونور بہت بے حساب تھا
ہر شخص فیض علم سے بھی فیضیاب تھا
خوش رنگ باغ علم کا تجھ سے تھا باغ باں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

کیوں میکدہ میں آج وہ محفل سجی نہیں
رندوں کی دھوم دھام بھلا کیوں مچی نہیں
کیا مے تری صراحی میں ساقی بچی نہیں
یا مے شرابیوں کے دلوں میں رچی نہیں

Scanned by CamScanner

سب کچھ وہی ہے آج وہ ساقی نہیں رہا
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

ہر سمت ظلمتوں کی گھٹائیں ہیں اب عیاں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

اے شیخ آج کذب وسیاست کا دور ہے
کینہ حسد کا، بغض وعداوت کا دور ہے

فتنہ فریب، مکر و بغاوت کا دور ہے
انسانیت کی آج اہانت کا دور ہے

برق تپاں کی زد میں ہے آج اپنا گلستاں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

طیب کا کاش آج چمن میں ظہور ہو
ورنہ بمثل شیخ کوئی ذی شعور ہو

پھر سے عطا چمن کو وہی رنگ ونور ہو
یہ التجاء قبول خدایا ضرور ہو

دست دعاء اٹھاتا ہوں اے مالک جہاں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

محسن کی یہ دعاء ہے الٰہ خبیر سے
جو بھی مری زباں پہ ہو نکلے ضمیر سے

عقبیٰ میں یہ قریب ہو شیخ کبیر سے
پھر حضرت رسولؐ کہیں مجھ فقیر سے

خدام شیخ ہم ہیں تمہارے ہی قدرداں
شیخِ زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں

ادارہ فیضان حضرت گنگوہی رح

ختم شد

Scanned by CamScanner